السیرۃ النبویہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام
(توقیتی تضادات کا جائزہ)
مبادیات

☆ ظفر احمد

زیر نظر مقالہ میری ایک غیر مطبوعہ زیر ترتیب کتاب کے بعض اہم حصوں کی تلخیص ہے مقالہ ھذا کے لیے مختص محدود صفحات کے پیش نظر عربی و انگریزی ماخذ و مصادر کے صرف اردو ترجمہ یا مفہوم پر اکتفا کیا گیا ہے ۔ کتب سیرت میں پائے جانے والے توقیتی تضادات کو کماحقہ سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ شمسی و قمری تقاویم اور ان کی باہم تحویل کے قواعد سے متعلق بنیادی معلومات حاصل ہوں تاکہ حسابی تخریجات کی صحت ہر طرح کے شکوک و شبہات سے بالا تر رہے ۔ سیرت کے اس پہلو کو افسوسناک حد تک نظر انداز کیا جاتا رہا ہے۔ بنیادی تقویمی معلومات پر مبنی قواعد و کلیات کی تشکیل کا ایک مقصد خود انحصاری کا اظہار بھی ہے چنانچہ یہ بنیادی معلومات "مبادیات" کے اس عنوان کے تحت اور ان پر مبنی تحویلی قواعد معہ توجیہات "تحویلات" کے عنوان کے تحت بیان کئے جاتے ہیں۔

(ا) گریگورین عیسوی تقویم=۔ سولھویں صدی عیسوی میں پوپ گریگوری کی اصلاح و ترمیم کے بعد گریگورین تقویم اب مسلمہ بین الاقوامی شمسی تقویم ہے اس سے پہلے جیولین عیسوی تقویم رائج تھی یہاں قمری تقویم کے ساتھ تقابل کے لیے عیسوی تقویم کو اختیار کیا گیا ہے

☆ پروفیسر گورنمنٹ ایس ای کالج بہاولپور۔

گریگورین عیسوی تقویم میں عام سال ۳۶۵ دن کا اور ۴ پر تقسیم ہونے والا ہر چوتھا سال ۳۶۶ دن کا ہوتا ہے مگر صدی کا وہ سال جو ۴۰۰ پر تقسیم نہ ہو لیپ کا سال شمار نہیں ہوتا یوں ۴۰۰ سالوں کے دنوں کی کل تعداد(۴۰۰ x ۳۶۵.۲۵) ـ ۳ = ۱۴۶۰۹۷ دن بنتی ہے اور اوسط تعداد فی سال ۴۰۰ / ۱۴۶۰۹۷=۳۶۵.۲۴۲۵ دن بنتی ہے جب کہ سورج کے گرد زمین کی سالانہ گردش کی صحیح مدت کا اوسط ۳۶۵.۲۴۲۲ دن یعنی ۳۶۵ دن ۵ گھنٹے ۴۸ منٹ اور کوئی چھیالیس سیکنڈ ہے اس طرح گریگورین عیسوی تقویم کے سال کی اوسط مدت بقدر ۰۰۰۳. دن (کوئی ۲۶ سیکنڈ) زائد ہے اس لیے ۰۰۰۳./ ۱ = ۳۳۳۳ سالوں کے بعد ایک دن بڑھ جائیگا اس لیے سال ۳۶۰۰ء یا سال ۴۰۰۰ء ‘۴۰۰ پر تقسیم ہونے کے باوجود لیپ کا سال محسوب نہیں ہونا چاہیے تاہم سیاروں کی سورج کے گرد گردش کے دورانیہ میں نامعلوم وجوہ کی بنا پر نہایت ہی آہستہ آہستہ تغیر ہورہاہے معلوم نہیں کہ سال ۳۶۰۰ء یا ۴۰۰۰ء تک کیا کیفیت ہوگی لہٰذا فی الحال موجودہ گریگورین تقویم کو ہی صحیح ترین شمسی تقویم سمجھا جاتاہے گریگورین تقویم میں دنوں کی تعداد معلوم کرنے کے لیے سالہائے گزشتہ کو ۳۶۵.۲۵ سے ضرب دیکر حاصل ضرب .بحذف کسرلیں اور سال رواں کے دنوں کی تعداد بھی جنوری سے شمار کرکے اس میں جمع کردیں چونکہ صدی کا وہ سال جو ۴۰۰ پر تقسیم نہ ہو لیپ کا سال نہیں ہوتا اس لیے صدی کے عدد x۴ / ۳ کاحاصل ضرب بہ تکمیل کسر لیکر دنوں کی مجموعی تعداد سے منہا کردیں مثلا ہم ۱۸ ستمبر۱۹۹۶ ء تک دنوں کی تعداد معلوم کرناچاہتے ہیں ۱۹۹۵ x ۳۶۵.۲۵ کا حاصل ضرب .بحذف کسر+ رواں لیپ سال ۱۹۹۶ء کے ۱۸ ستمبر تک کے ۲۶۲ دن)ـ(صدی کا عدد ۱۹ x ۴ / ۳ کا حاصل ضرب بہ تکمیل کسر یعنی ۱۵)= ۷۲۸۹۲۰ دن برآمد ہوئے۔

۱۸ ستمبر۱۹۹۶ء کو بدھ تھا ہر سات دن کے بعد ایام ہفتہ عود کرتے ہیں دنوں کی تعداد کو سات پر تقسیم کیا تو ۷ / ۷۲۸۹۲۰ کا باقی ماندہ عدد ۳ برآمد ہوا بدھ سے معکوس سمت میں دن شمار کئے تو سوموار کا دن برآمد ہوا پس اگر گریگورین تقویم کو مؤثر بہ ماضی کریں تو یکم جنوری ۱ء گریگورین کو سوموار تھاچونکہ ایام ہفتہ ہر سات دن کے بعدعود کرتے ہیں اور ۳۶۵.۲۵ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ ۱.۲۵ ھے اور چونکہ گریگورین تقویم میں ۴۰۰ سالوں کے دنوں کی تعداد ۱۴۶۰۹۷ دن سات پر پوری تقسیم ہوجاتی ہے اس لیے گریگورین تقویم میں ایام ہفتہ معلوم کرنے کے لیے سالہائے گزشتہ کو ۴۰۰ پر تقسیم کرکے باقی ماندہ سال لیں اور انہیں ۱.۲۵ سے ضرب دیکر حاصل ضرب .بحذف کسر برآمد کریں اس میں سال رواں کی تاریخ معلوم تک دن بھی جمع کریں اور اس مجموعہ سے سال تقسیم ۴۰۰ کے عمل سے حاصل ہونے والے باقی ماندہ عددلیں سالوں کا سینکڑے کا عدد تفریق کریں کیونکہ گریگورین تقویم میں ۴۰۰ پر تقسیم نہ

ہونے والی صدی لیپ کا سال محسوب نہیں ہوتی حاصل تفریق کو ۷ پر تقسیم کر کے چونکہ یکم جنوری ۱ء گریگورین کو سوموار تھا اس لیے سوموار سے دنوں کو محسوب کرلیں یعنی باقی ایک بچا تھا تو دن سوموار ہوگا دو بچے تھے تو دن منگل ہوگا اسی طرح آگے شمار کرتے جائیں اگر ۷ پر تقسیم پوری ہوگئی ہو تو دن اتوار ہوگا۔ مثلاً ہمیں ۱۸ ستمبر ۱۹۹۶ء کا دن معلوم کرنا ہے ۱۹۹۵ تقسیم ۴۰۰ کا باقی ماندہ = ۳۹۵ ' ۳۹۵ (x ۳۹۵ ۱.۲۵ کا حاصل ضرب بحذف کسر)+ سال ۱۹۹۶ء کے ۱۸ ستمبر تک کے ۲۶۲ دن= ۷۵۵ دن ہوئے ۳۹۵ کا سینکڑے کا عدد ۳ ہے اسے ۷۵۵ سے تفریق کیا تو ۷۵۲ دن حاصل ہوئے انہیں سات پر تقسیم کیا تو باقی ماندہ عدد ۳ حاصل ہوا پس دن سوموار سے شمار کرنے سے بدھ بر آمد ہوا۔

مذکورہ طریقہ کی بجائے اگر عیسوی تقویم کے تاریخ معلوم تک ایام بر آمد کر کے سات پر تقسیم کریں اور باقی ماندہ لیں تو بھی جواب یہی بر آمد ہوگا مثلاً ۱۸ ستمبر ۱۹۹۶ء گریگورین کے دن ۷۲۸۹۲۰ ہیں سات پر تقسیم کرنے سے باقی ماندہ عدد ۳ حاصل ہوا سوموار سے شمار کرنے پر تیسرا دن بدھ ہوا۔

(ب) جیولین عیسوی تقویم= سولہویں صدی عیسوں سے قبل رائج اس تقویم میں عام سال ۳۶۵ دن کا اور ۴ پر تقسیم ہونے والا لیپ کا سال ۳۶۶ دن کا تھا اس لیے سال کی اوسط مدت ۳۶۵.۲۵ دن تھی۔ جو صحیح اوسط مدت سے کوئی ۱۱ منٹ زائد ہے اس لیے سولہویں صدی عیسوی تک اس تقویم میں ۱۲ دن اصل مدت سے بڑھ گئے تھے اسی لیے پوپ گریگوری کی اصلاح سے گریگورین تقویم رائج کی گئی جسے برطانیہ میں ۱۷۵۲ء میں نافذ کیا گیا اس تقویم میں یکم جنوری ۱ء کو ہفتہ تھا جب کہ پہلے بیان کیا جاچکا ہے کہ یکم جنوری ۱ء گریگورین کو سوموار کا دن بنتا ہے لہٰذا ثابت ہوا کہ گریگورین تقویم کا آغاز جیولین تقویم سے دو دن بعد کا محسوب کیا گیا ہے جیولین تقویم میں دنوں کی تعداد معلوم کرنے کے لیے سالہائے گزشتہ کو ۳۶۵.۲۵ سے ضرب دے کر حاصل ضرب بحذف کسر لیں اور اس میں سال رواں کے تاریخ معلوم تک کے ایام بھی جمع کردیں مثلاً ہم ۱۶ جولائی ۶۲۲ء تک کے دن معلوم کرتے ہیں (۶۲۱ x ۳۶۵.۲۵ کا حاصل ضرب بحذف کسر)+ سال ۶۲۲ء کے ۱۶ جولائی کے ۱۹۷ دن =۲۲۷۰۱۷ دن بر آمد ہوئے۔ یکم محرم ۱ء کو جیولین عیسوی تقویم کی یہی تاریخ تھی یعنی ہجری تقویم کے آغاز سے پہلے جیولین عیسوی تقویم کے ۲۲۷۰۱۶ دن گزر چکے تھے اس تقویم میں ایام ہفتہ معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تاریخ معلوم تک کے کل دنوں کو سات پر تقسیم کر کے باقی ماندہ لیا جائے اگر باقی ایک بچے تو دن ہفتہ ہوگا دو بچیں تو اتوار ہوگا اسی طرح آگے شمار کرتے جائیں کیونکہ یکم جنوری ۱ء جیولین کو ہفتہ تھا اگر تقسیم سے کچھ باقی نہ بچے تو جمعہ ہوگا مثلاً ۱۶ جولائی ۶۲۲ء جیولین کے دن ۲۲۷۰۱۷ ہیں سات پر تقسیم کرنے سے باقی کچھ نہ بچا لہٰذا دن جمعہ تھا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ سالہائے گزشتہ کو ۱.۲۵ سے ضرب

دیگر حاصل ضرب۔ بحذف کسر حاصل کریں اور سال رواں کے بھی جنوری سے دن محسوب کرکے اس میں جمع کریں حاصل جمع کو سات پر تقسیم کرکے باقی ماندہ لیں مثلاً ۱۶ جولائی ۶۲۲ء تک ۶۲۱ سال پورے ہوئے تھے۔

۶۲۱ x ۱.۲۵ کا حاصل ضرب۔ بحذف کسر ۷۷۶ ہوا رواں سال ۶۲۲ء کے یکم جنوری سے ۱۶ جولائی تک ۱۹۷ دنوں کو بھی ان میں جمع کیا تو دنوں کی کل تعداد ۷۷۶ + ۱۹۷ = ۹۷۳ دن ہوئی انہیں سات پر تقسیم کیا تو باقی کچھ نہ بچا لہٰذا دن جمعہ تھا۔

اگر جیولین عیسوی تقویم کے قبل مسیح یعنی منفی سمت کے سالوں کے دن معلوم کرنے ہوں تو رواں قبل مسیح سال کو ۳۶۵.۲۵ سے ضرب دیگر حاصل ضرب۔ بحذف کسر لیں اب جنوری کے تاریخ معلوم تک مثبت سمت کے دن معلوم کرکے ایک دن کم کریں اور انہیں پہلے سے منفی سمت میں معلوم کردہ دنوں میں جمع کردیں مثلاً ۷ اکتوبر ۳۷۶۱ء ق م کے دن ہمیں مطلوب ہیں رواں منفی سال ۳۷۶۱ ہے (۳۷۶۱ x ۳۶۵.۲۵ کاحاصل ضرب۔ بحذف کسر)+ یکم جنوری سے ۱۷ اکتوبر تک ۲۸۰-۱ یعنی ۲۷۹ ایام = -۱۳۷۳۴۲۶ ایام برآمد ہوئے۔ مذکورہ تاریخ سے عبرانی (یہودی) قمریہ شمسی تقویم کا آغاز محسوب کیا گیا ہے یعنی یکم جنوری ۱ء جیولین سے پہلے عبرانی تقویم کے ۱۳۷۳۴۲۶ دن گزر چکے تھے قبل مسیح سالوں کے ایام کو سات پر تقسیم کرکے باقی ماندہ لیں اگر ایک باقی بچے تو دن جمعہ ہوگا دو بچیں تو دن جمعرات ہوگا اسی طرح معکوس سمت میں دنوں کو شمار کرتے جائیں کیونکہ یکم جنوری ۱ء جیولین کو ہفتہ تھا اس لیے منفی سمت میں پہلا دن جمعہ کا تھا اگر سات پر تقسیم کرنے سے کچھ باقی نہ بچے تو دن ہفتہ ہوگا مثلاً مذکورہ منفی ایام ۱۳۷۳۴۲۶ کو سات پر تقسیم کرنے سے باقی ماندہ عدد ۵ حاصل ہوا جمعہ سے معکوس سمت میں دن گنتے جائیں تو پانچواں دن سوموار ہوا۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ منفی سال رواں کو ۱.۲۵ سے ضرب دیگر حاصل ضرب۔ بحذف کسر لیں اب جنوری سے تاریخ معلوم سے ایک دن پہلے تک کے ایام ان میں جمع کرکے انہیں سات پر تقسیم کرکے باقی ماندہ لیں مثلاً مذکورہ تاریخ کو قبل مسیح رواں سال ۳۷۶۱ء ق م تھا (-۳۷۶۱ x ۱.۲۵ کا حاصل ضرب۔ بحذف کسر)+ ۲۷۹ ایام = -۴۴۲۲ دن سات پر تقسیم کیا تو باقی پانچ بچے پس دن سوموار تھا مذکورہ قواعد میں یہ ایک دن اس لیے کم کریں گے کہ مثلاً منفی سمت کو یکم جنوری عام سال کا ۳۶۵ واں دن ہوگا ۲ جنوری ۳۶۴ واں اور ۳ جنوری = ۳۶۳ واں دن ہوگا یعنی مثبت سمت میں ۳ جنوری = -۳۶۵ + ۲ = ۳۶۳ واں دن ہوا گویا ۳ جنوری کے عدد ۳ کی بجائے ۲ کو جمع کرنا ہوگا یا -۳۶۵ کی بجائے -۳۶۶ دن لیکر ۳ جمع کریں گے۔

(ج)(I) گریگورین عیسوی تقویم کے دنوں کو سالوں میں بدلنا ہو تو انہیں ۳۶۵.۲۴۲۵ پر تقسیم کرکے

حاصل قسمت .بحذف کسر یعنی صحیح اعداد لیں یہ صحیح عدد سالہائے گزشتہ کو ظاہر کریگا ان سالوں کے حسب قاعدہ دن بنا کر انہیں ' دنوں کی پہلی مجموعی تعداد سے تفریق کریں تو سال رواں کے دن بر آمد ہونگے اب یکم جنوری سے دنوں کو محسوب کرکے سال رواں کی تاریخ معلوم کرلیں مثلاً ہمیں ۷۲۸۹۲۰ گریگورین دنوں کے سال مطلوب ہیں انہیں ۳۶۵.۲۴۲۵ پر تقسیم کیا تو صحیح اعداد میں حاصل قسمت ۱۹۹۵ بر آمد ہوا ۔ یعنی ۱۹۹۵ سال پورے ہو کر سال ۱۹۹۶ء رواں ہے ۱۹۹۵ سالوں کے دن =(۱۹۹۵ x ۳۶۵.۲۵ کاحاصل ضرب .بحذف کسر۔ صدی کے عدد ۱۹ x ۳ تقسیم ۴ کاحاصل ضرب بہ تکمیل کسر) = ۷۲۸۶۷۳ ۔ ۱۵ = ۷۲۸۶۵۸ دن بر آمد ہوئے ان ایام کو ۷۲۸۹۲۰ دنوں سے تفریق کیا تو سال رواں ۱۹۹۶ء کے ۲۶۲ دن بر آمد ہوئے۔ یکم جنوری ۱۹۹۶ء سے دنوں کو محسوب کیا تو لیپ سال ۱۹۹۶ء کا ۲۶۲ واں دن ۱۸ ستمبر ہوا پس مذکورہ ایام کی مطلوبہ گریگورین عیسوی تاریخ ۱۸ ستمبر ۱۹۹۶ء ہے

(II) جیولین عیسوی تقویم کے دنوں کو سالوں میں بدلنا ہو تو انہیں ۳۶۵.۲۵ پر تقسیم کرکے حاصل قسمت کے صرف صحیح اعداد لیں یہ عدد سالہائے گزشتہ کوظاہر کرے گا اس کے دن معلوم کرکے دنوں کی سابقہ مجموعی تعداد سے انہیں تفریق کریں تو سال رواں کے دن بر آمد ہونگے جنوری سے دنوں کو محسوب کرکے تاریخ بر آمد کریں مثلاً ۲۲۷۰۱۷ دنوں کے سال بنانے ہیں ۲۲۷۰۱۷ تقسیم ۳۶۵.۲۵ سے حاصل قسمت کا صحیح عدد ۶۲۱ بر آمدہ یعنی ۶۲۱ سال پورے ہوکر رواں سال ۶۲۲ء چل رہاتھا ۶۲۱ سالوں کے دنوں (۶۲۱ x ۳۶۵.۲۵ کاحاصل ضرب .بحذف کسر) = ۲۲۶۸۲۰ دنوں کو ۲۲۷۰۱۷ دنوں سے تفریق کیا تو سال ۶۲۲ء کے ۱۹۷ دن بر آمد ہوئے یکم جنوری ۶۲۲ء سے دنوں کو محسوب کیا تو ۱۹۷ واں دن ۱۶ جولائی ۶۲۲ء بر آمد ہوا۔

(III) قبل مسیح جیولین عیسوی تقویم کے دنوں کو سالوں میں بدلنا ہو توانہیں ۳۶۵.۲۵ پر تقسیم کرکے حاصل قسمت کا صحیح عدد لیں جو منفی سمت کے سالہائے گذشتہ کو ظاہر کرے گا اس کے دن بنا کر پہلے دنوں سے تفریق کریں تو منفی سمت کے سال رواں کے دن بر آمد ہونگے یکم جنوری سے مثبت دنوں کے لیے ان منفی ایام میں عام سالوں میں ۳۶۶ دن اور لیپ کے سالوں میں ۳۶۷ دن جمع کریں تو یکم جنوری سے مثبت سمت میں دن بر آمد ہونگے انہیں حسب قاعدہ محسوب کرکے تاریخ بر آمد کریں مثلاً ہمیں منفی سمت کے ۱۳۷۳۴۲۶ دنوں کے سال مطلوب ہیں(۔۱۳۷۳۴۲۶ تقسیم ۳۶۵.۲۵) سے صحیح عدد حاصل قسمت (۔۳۷۶۰) حاصل ہوا یعنی منفی سمت میں ۳۷۶۰ سال پورے ہوکر رواں سال ۳۷۶۱ء قبل مسیح ہے ان گزشتہ سالوں کے دنوں (۔۳۷۶۰ x ۳۶۵.۲۵)= ۔۱۳۷۳۳۴۰ دنوں کو (۔۱۳۷۳۴۲۶) دنوں سے تفریق کیا تو سال رواں ۳۷۶۱ ق م کے ۔۱۳۷۳۴۲۶ ۔۱۳۷۳۳۴۰ ۔)=(۱۳۷۳۳۴۰)=(۱۳۷۳۴۲۶ +

۲۴۰(۱۳۲۶) = -۸۶ دن بر آمد ہوئے انہیں مثبت سمت میں لانے کے لیے ان میں ۳۶۶ دن جمع کئے تو مثبت سمت میں (۳۶۶-۸۶) = ۲۸۰ دن بر آمد ہوئے یکم جنوری سے دنوں * محسوب کیا تو ۲۸۰ واں دن ۷ اکتوبر بر آمد ہوا پس مطلوبہ تاریخ ۷ اکتوبر ۴۳۶۱ ق م بر آمد ہوئی۔

(د) گریگورین عیسوی تاریخ کو جیولین میں بدلنا ہو تو گریگورین سال کے صدی کے عدد x ۴ تقسیم ۳ کے حاصل ضرب بہ تکمیل کسر سے دو تفریق کریں کیونکہ گریگورین تقویم کا آغاز جیولین تقویم سے دو دن بعد ہوا تھا حاصل تفریق کو تاریخ کے عدد سے منہا کر دیں تو جیولین تاریخ بر آمد ہوگی مثلاً ۱۸ ستمبر ۱۹۹۶ء کو جیولین میں لانا ہے صدی کا عدد ۱۹ ہے ۱۹ x ۴ تقسیم ۳ کا بہ تکمیل کسر حاصل ضرب ۱۵ ہے اس سے دو کم کئے تو ۱۳ کا عدد حاصل ہوا اسے ۱۸ ستمبر کی تاریخ سے کم کیا تو جیولین تاریخ ۵ ستمبر ۱۹۹۶ء بر آمد ہوئی اور مثلاً ہم ۱۹ جولائی ۶۲۲ء گریگورین کو جیولین تقویم میں لانا چاہتے ہیں صدی کے عدد ۶ x ۴ تقسیم ۳ کا بہ تکمیل کسر حاصل ضرب ۵ ہے اس سے دو کم کئے تو ۳ کا عدد حاصل ہوا اسے ۱۹ جولائی سے تفریق کیا تو جیولین تاریخ ۱۶ جولائی ۶۲۲ء بر آمد ہوئی۔

اسی طرح اگر جیولین تقویم کو گریگورین تقویم میں بدلنا ہو تو مذکورہ بالا طریقہ سے بر آمد کردہ عدد کو تاریخ سے تفریق کرنے کی بجائے جمع کریں گے مثلاً ۱۶ جولائی ۶۲۲ء جیولین کو گریگورین میں بدلنا ہے تو گریگورین تاریخ ۱۶ + ۳= ۱۹ جولائی ۶۲۲ء ہوگی ۱۹ جولائی ۶۲۲ء گریگورین کے ایام (۶۲۱ x ۳۶۵.۲۵ کا حاصل ضرب بحذف کسر)۔ (۶ x ۴ تقسیم ۳ کا حاصل ضرب بہ تکمیل کسر)= ۲۲۶۸۲۰ - ۵ =۲۲۶۸۱۵ دنوں میں یکم جنوری سے ۱۹ جولائی کے ۲۰۰ دن جمع کئے تو میزان ۲۲۷۰۱۵ دن بر آمد ہوئی پہلے یہ بیان کیا جاچکا ہے کہ ہجری تقویم کا آغاز ۱۶ جولائی ۶۲۲ء جیولین سے ہوا تھا جس کی گریگورین تاریخ ۱۹ جولائی ۶۲۲ء بر آمد ہوئی جسکے ۲۲۷۰۱۵ دن بنے پس یکم محرم ۱ھ بروز جمعہ کو گریگورین عیسوی تقویم کا ۲۲۷۰۱۵ واں دن تھا یعنی اس سے پہلے ۲۲۷۰۱۴ دن گزر چکے تھے جب کہ جیولین تاریخ ۱۶ جولائی ۶۲۲ء بروز جمعہ تھی اور اسکے دن ۲۲۷۰۱۷ تھے یعنی جیولین عیسوی تقویم کے ۲۲۷۰۱۶ دن گزر چکے تھے۔

(ھ) * قمری ہجری تقویم= قمری سال کی اوسط مدت ۳۵۴.۳۶۷۰۶ دن یعنی ۳۵۴ دن ۸ گھنٹے ۴۸ منٹ اور کوئی ۳۴ سیکنڈ ہے اور قمری ماہ کی اوسط مدت ۲۹.۵۳۰۵۸۸ دن یعنی ۲۹ دن ۱۲ گھنٹے ۴۴ منٹ اور کوئی ۳ سیکنڈ ہے صحیح اعداد میں قمری مہینہ ۲۹ یا ۳۰ دن کا اور قمری سال ۳۵۴ یا ۳۵۵ دن کا ہوتا ہے قمری مہینوں کے نام بالترتیب یہ ہیں۔ محرم۔ صفر۔ ربیع الاول۔ ربیع الثانی۔ جمادی الاولی۔ جمادی الاخری۔ رجب۔ شعبان۔ رمضان۔ شوال۔ ذیقعدہ۔ ذی الحجہ۔ ہجری سالوں کے دن معلوم کرنے کے لیے سالہائے گزشتہ کو

۳۵۴.۳۶۷۰۶ سے ضرب دیں اب سال رواں کے گزشتہ مہینوں کو ۲۹.۵۳۰۵۸۸ سے ضرب دیکر اس میں ماہ رواں کی تاریخ کا عدد بھی شامل کریں اس مجموعہ کو گزشتہ سالہائے ہجری کے پہلے سے معلوم کردہ دنوں میں جمع کر دیں چنانچہ ۴ جمادی الاولی ۱۴۱۷ھ کے دن (۱۴۱۶ x ۳۵۴.۳۶۷۰۶) + سال ۱۴۱۷ ھ کے محرم سے ربیع الثانی تک کے چار مہینوں کے ایام یعنی ۴ x ۲۹.۵۳۰۵۸۸)+ ماہ رواں جمادی الاولی کی ۴ تاریخ = ۵۰۱۷۸۳.۷۵ + ۱۱۸.۱۲۲۳۵ + 4 = ۵۰۱۹۰۵.۸۷ دن چونکہ کسر اعشاریہ نصف سے زائد ہے اس لیے اسے بھی پورا دن شمار کریں گے لہٰذا دنوں کی تعداد ۵۰۱۹۰۸ دن برآمد ہوئی - اس سے پہلے ہم معلوم کرچکے ہیں کہ (مذکورہ ہجری تاریخ کے بالمقابل گریگورین عیسوی تقویم کی) تاریخ ۱۸ ستمبر ۱۹۹۶ء کو بدھ تھا۔ اس عیسوی تاریخ کے کل دن ۷۲۸۹۲۰ برآمد ہوئے تھے ان سے ۴ جمادی الاولی ۱۴۱۷ھ کے دن ۵۰۱۹۰۶ تفریق کئے تو باقی ۲۲۷۰۱۴ برآمد حاصل ہوئے جن کی گریگورین عیسوی تاریخ ۱۸ جولائی ۶۲۲ء برآمد ہوئی۔ ۴ جمادی الاولی ۱۴۱۷ھ کو بدھ تھا اور دنوں کی تعداد ۵۰۱۹۰۶ دن برآمد ہوئی تھی انہیں سات پر تقسیم کیا تو باقی ماندہ عدد ۶ حاصل ہوا۔ بدھ سے معکوس سمت میں چھٹا دن جمعہ کا برآمد ہوا۔ یعنی ۱۹ جولائی ۶۲۲ء بروز جمعہ ہجری تاریخ یکم محرم ۱ھ تھی اس گریگورین تاریخ کو جیولین میں بدلنے سے یکم محرم ۱ھ کو جیولین عیسوی تاریخ ۱۶ جولائی ۶۲۲ء بروز جمعہ برآمد ہوئی اس طرح کی تخریجات سے بعض اوقات ۱۵ جولائی کی تاریخ برآمد ہوتی ہے لیکن اکثر وبیشتر ۱۶ جولائی کی تاریخ برآمد ہوگی قمری سال کی قمری مہینہ کی مدت میں کئی گھنٹوں کی کمی بیشی ہوجاتی ہے یعنی اوسط مدت میں ہرماہ یہ کمی بیشی ہوتی رہتی ہے نیز اختلاف مطالع کی بناپر اور رویت وعدم رویت ہلال کی وجہ سے بھی قمری تاریخ میں ایک دن کا فرق ممکن ہے مگر اصولی طور پر ایک دن سے زیادہ کا فرق نہیں ہوسکتا قمری ہجری تقویم میں ایام ہفتہ معلوم کرنے کے لیے تاریخ معلوم تک کے کل ایام کو سات پر تقسیم کرکے باقی ماندہ لیں اگر باقی ایک بچے تو دن جمعہ ہوگا دو بچیں تو دن ہفتہ ہوگا اسی طرح آگے شمار کرتے جائیں مثلاً ۴ جمادی الاولی ۱۴۱۷ھ کے ۵۰۱۹۰۶ دنوں کو سات پر تقسیم کیا تو باقی ماندہ عدد ۶ ہے جمعہ سے دنوں کو شمار کیا تو چھٹا دن بدھ برآمد ہوا۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ سالہائے گزشتہ کو ۴.۳۶۷۰۶ سے ضرب دیں کیونکہ ۳۵۴.۳۶۷۰۶ کو سات پر تقسیم کرنے سے باقی ماندہ عدد ۴.۳۶۷۰۶ اور ۲۹.۵۳۰۵۸۸ کو سات پر تقسیم کرنے سے باقی ماندہ عدد ۱.۵۳۰۵۸۸ حاصل ہوتا ہے اب گزشتہ مہینوں کو ۱.۵۳۰۵۸۸ سے ضرب دیں اور ان میں ماہ رواں کی تاریخ کا عدد بھی شامل کریں سالوں اور مہینوں اور تاریخ کے سب دن جمع کرکے انہیں سات پر تقسیم کر کے حسب قاعدہ مذکورہ دن برآمد کرلیں مثلاً ۴ جمادی الاولی ۱۴۱۷ھ کا دن = (۱۴۱۶ x

(۴.۳۶۷۰۶) + (۱.۵۳۰۵۸۸ x ۴) = ۶۱۹۳.۸۷ = ۶۱۹۴ دن حاصل ہوئے ۶۱۹۴ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ = ۶ پس دن بدھ برآمد ہوا۔

قبل ہجرت سالوں کے دن معلوم کرنے کے لیے رواں منفی قبل ہجری سال کو ۳۵۴.۳۶۷۰۶ سے ضرب دیں اب مثبت سمت کے گزشتہ قمری مہینوں کو ۲۹.۵۳۰۵۸۸ سے ضرب دیکر ان میں رواں قمری مہینے کی تاریخ معلوم سے ایک دن پہلے تک کے ایام بھی جمع کریں اس مجموعہ کو پہلے سے حاصل کردہ منفی ایام میں جمع کریں تو منفی سمت میں ہجری تقویم کے دن برآمد ہونگے مثلاً ہمیں ۲۸ شعبان ۴۵۱۷ ق.ھ. (قبل ہجرت) کے دن مطلوب ہیں (ـ۴۵۱۷ x ۳۵۴.۳۶۷۰۶) + (۲۹.۵۳۰۵۸۸ x ۷) + ۲۸ ـ ۱ = (ـ۱۶۰۰۶۷۶ + ۲۰۶.۷۱۴۱۱ + ۲۷) = ـ ۱۶۰۰۴۴۲.۳ = ـ۱۶۰۰۴۴۲ دن (کیونکہ کسر اعشاریہ نصف سے کم ہے) ان منفی ایام کو سات پر تقسیم کرنے سے باقی ماندہ عدد لیکر معکوس سمت میں جمعرات سے دن شمار کریں تو متعلقہ ایام ہفتہ برآمد ہونگے کیونکہ یکم محرم ۱ء کو جمعہ تھا اور منفی سمت میں پہلا دن جمعرات تھا مذکورہ منفی ایام ۱۶۰۰۴۴۲ کو سات پر تقسیم کرنے سے باقی ماندہ عدد ۴ حاصل ہوا جمعرات سے معکوس سمت میں چوتھا دن سوموار برآمد ہوا۔ ایام ہفتہ معلوم کرنے کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ رواں منفی سال کو ۴.۳۶۷۰۶ سے ضرب دیں اور مثبت سمت کے گزشتہ قمری مہینوں کو ۱.۵۳۰۵۸۸ سے ضرب دیکر رواں ماہ کی تاریخ سے ایک دن پہلے تک کے ایام بھی جمع کریں اور اس مجموعہ کو پہلے سے حاصل کردہ منفی ایام میں جمع کرکے انہیں سات پر تقسیم کرکے باقی ماندہ حاصل کریں اگر باقی ایک بچا تو دن جمعرات ہوگا دو بچیں تو دن معکوس سمت میں بدھ ہوگا تین بچیں تو دن منگل ہوگا اسی طرح معکوس سمت میں شمار کرتے جائیں اگر تقسیم پوری ہوجائے اور کچھ باقی نہ بچے تو دن جمعہ ہوگا۔ چنانچہ ۲۸ شعبان ۴۵۱۷ ق.ھ. کا دن = (ـ۴۵۱۷ x ۴.۳۶۷۰۶) + (۱.۵۳۰۵۸۸ x ۷) + ۲۷ = (۱۹۶۸۸.۲۹) دن یعنی (ـ۱۹۶۸۸) دن کیونکہ کسر اعشاریہ نصف سے کم ہے سات پر تقسیم کرنے سے باقی ماندہ عدد منفی سمت میں ۴ برآمد ہوا جمعرات سے معکوس سمت میں دنوں کو شمار کیا تو چوتھا دن سوموار برآمد ہوا۔

اگر منفی سمت کے ہجری سالوں یعنی قبل ہجرت قمری تقویم کے دنوں کو سالوں میں بدلنا ہو تو انہیں ۳۵۴.۳۶۷۰۶ پر تقسیم کریں حاصل قسمت کا صحیح عدد گذشتہ قبل ہجرت سالوں کو ظاہر کرے گا کسر اعشاریہ کو ۱۲ سے ضرب دیں تو منفی سمت کے گزشتہ مہینے برآمد ہونگے انہیں مثبت سمت میں لانے کے لیے ان میں 12 جمع کردیں مثلاً ۱۶۰۰۴۴۲ دن منفی سمت میں ہیں (۱۶۰۰۴۴۲ تقسیم ۳۵۴.۳۶۷۰۶) = ۴۵۱۶.۳۳۹۶ یعنی منفی سمت میں ۴۵۱۶ سال پورے ہوکر سال ۴۵۱۷ ق.ھ. چل رہا تھا (ـ۳۳۹۶. x ۱۲) = ـ۴.۰۷۵۲ یعنی مثبت سمت میں مہینہ ۱۲ـ۴ = ۸ = شعبان چل رہا تھا (ـ۰۷۵۲ x ۲۹.۵۳۰۵۸۸)

+ ۳۰.۵۳۰۵۸۸ = ۲۸.۳ = ۲۸ یعنی مطلوبہ تاریخ ۲۸ شعبان ۲۵۱۷ ق.ھ. برآمد ہوئی۔

(و) اوقات قران) (اجتماع شمس وقمر) قمری تقویم کی بنیاد زمین کے گرد چاند کی ماہانہ گردش پر ہے اور ہر مہینے کا آغاز نئے چاند سے ہوتا ہے جب سورج اور چاند کا کسی نقطۂ فلک پر اجتماع ہوتا ہے تو اسے قران کہتے ہیں اسی وقت سے نئے چاند کی طبعی عمر شروع ہوتی ہے اور آہستہ آہستہ اسکا حجم بڑھنے لگتا ہے چاند کی طبعی عمر کے اس آغاز کو فلکی اصطلاح میں ولادت قمر کہاجاتاہے ماہرین کے مشاہدات اور محتاط اندزوں کے مطابق رویت ہلال (آنکھوں سے چاند نظر آنے) اور ولادت قمر کا درمیانی وقفہ کم از کم 20 گھنٹوں کا ہونا چاہیے یعنی ولادت قمر سے غروب شمس کے وقت تک بیس گھنٹے ہوگئے ہوں تو چاند کا نظر آنا ممکن ہے یہ وقفہ بیس گھنٹوں سے جس قدر بڑھتا جائے گا رویت ہلال کا امکان بھی اسی تناسب سے بڑھتا جائے گا۔

راقم الحروف کے پاس گرین وچ کی رصد گاہ کے جاری کردہ اوقات قران ۵۶۹ء سے ۹۰۷ء تک اور ۱۹۸۰ء سے ۲۰۴۹ء تک کے سالوں کے موجود ہیں ۵۶۹ء سے ۹۰۷ء تک کے اوقات بغداد کے معیاری وقت کے اور ۱۹۸۰ء سے ۲۰۴۸ء تک کے اوقات قران گرین وچ کے معیاری وقت کے مطابق ہیں پاکستان کا معیاری وقت ۵ گھنٹے آگے ہے لہٰذا پاکستان کے لیے گرین وچ کے اوقات میں ۵ گھنٹے کا اضافہ کرناہوگا نہایت موافق حالات میں جبکہ مطلع بے غبار اور خوب صاف ہو نیز چاند کا زمین سے زاویائی فاصلہ بھی مناسب ہو تو ولادت قمر سے سترہ اٹھارہ گھنٹ کے بعد بھی بوقت غروب شمس چاند نظر آنے کا خفیف احتمال ہے۔

سالہائے ۱۹۹۷ ۱۹۹۸ء اور ۱۹۹۹ء کے اوقات قران پیش کیے جارہے ہیں تاکہ دلچسپی رکھنے والے حضرات ہرماہ کے نئے چاند کی رویت کی ممکنہ تاریخ کا اندازہ کرسکیں۔

وقت قرآن	تاریخ	مہینہ	وقت قرآن	تاریخ	مہینہ	وقت قرآن	تاریخ	مہینہ
15-47	17	جنوری	6 - 02	28	جنوری	4 - 26	9	جنوری
6-40	16	فروری	17 - 27	26	فروری	15 - 08	7	فروری
18-49	17	مارچ	3 - 15	28	مارچ	1 - 15	9	مارچ
4-23	16	اپریل	11 - 43	26	اپریل	11 - 03	7	اپریل
12-06	15	مئی	19 - 34	25	مئی	20 - 48	6	مئی
19-04	13	جون	3 - 52	24	جون	7 - 05	5	جون
2-25	13	جولائی	13 - 45	23	جولائی	18 - 41	4	جولائی
11-09	11	اگست	2 - 04	22	اگست	8 - 15	3	اگست
22-03	9	ستمبر	17 - 02	20	ستمبر	23 - 53	1	ستمبر
11-36	9	اکتوبر	10 - 10	20	اکتوبر	16 - 53 10 - 02	31 - 1	اکتوبر
3-54	8	نومبر	4 - 28	19	نومبر	2 - 15	30	نومبر
22-32	7	دسمبر	22-44	18	دسمبر	16 - 58	29	دسمبر

۹ جنوری ۱۹۹۷ کو وقت قران گرین وچ کے وقت کے مطابق ۲۶-۴ اور پاکستان معیاری وقت کے مطابق ۳۶-۹ ہے پاکستان میں ۹ جنوری کو غروب شمس کا وقت تقریبا ۱۸ بجے کا ہے یعنی ولادت قمراور غروب شمس کا درمیانی وقفہ نو گھنٹے کے قریب ہے لہٰذا چاند کا ۹ جنوری کو غروب شمس کے وقت نظر آنا ممکن نہیں ۱۰ جنوری کو چاند نظر آئے گا اور ۱۱ جنوری ۱۹۹۷ء کو چاند کی پہلی تاریخ ہوگی اس سے پہلے ہم ہجری تقویم کے آغاز کی جیولین عیسوی تاریخ معلوم کرچکے ہیں جو ۱۶ جولائی ۶۲۲ء بروز جمعہ ہے بغداد کے وقت کے مطابق ۱۴ جولائی کو بوقت ۳۱-۸ قران ہوا چونکہ غروب شمس تک بیس گھنٹے کا وقفہ نہیں بنتا لہٰذا چاند ۱۵ جولائی کو نظر آیا اور ۱۶ جولائی ۶۲۲ء کو پہلی تاریخ تھی یوں وقت قران سے بھی ہماری حسابی تخریج کا صحیح ہونا ثابت ہوگیا یہاں یہ یاد رہے کہ قمری تقویم میں تاریخ کا آغاز غروب شمس سے ہوتا ہے اور عیسوی تقویم میں آجکل دن کا آغاز رات کے بارہ بجے سے ہوتا ہے اس لیے حقیقت میں یکم محرم ۱ھ کو جیولین تاریخ ۱۵ جولائی تھی کیونکہ غروب شمس کے وقت یہی تاریخ تھی چونکہ ہم ہجری تقویم کا تقابل عیسوی شمسی تقویم سے کررہے ہیں لہٰذا شمسی تقویم کا اعتبار کرتے ہوئے یہی کہا جاتا ہے کہ یکم محرم ۱ھ کو عیسوی تاریخ ۱۶ جولائی تھی۔

(2) تحویلات (حصہ اول)

(ا) ہجری تقویم کی گریگورین عیسوی تقویم میں تحویل

پہلا طریقہ = ہجری سال کے تاریخ معلوم تک دن برآمد کرکے ان میں ۲۲۷۰۱۴ دن جمع کریں تو عیسوی تقویم کے ایام برآمد ہونگے ان ایام کو حصہ "مبادیات" میں بیان کردہ قواعد کے مطابق عیسوی تقویم میں لے آئیں مثلاً ہمیں ۴ جمادی الاولی ۱۴۱۷ھ کی گریگورین عیسوی تقویم میں تحویل مطلوب ہے۔

(۳۵۴.۳۶۷۰۶ x ۱۴۱۶) + (۲۹.۵۳۰۵۸۸ x ۴) + ۴ + ۲۲۷۰۱۴ = ۷۲۸۹۱۹.۸۷ دن= ۷۲۸۹۲۰ دن'

۷۲۸۹۰ تقسیم ۳۶۵.۲۴۲۵ کا صحیح اعداد میں حاصل قسمت ۱۹۹۵ ہے یعنی عیسوی تقویم کے ۱۹۹۵ سال پورے ہو کر سال ۱۹۹۶ء چل رہا ہے اب ۱۹۹۵ء سالوں کے ایام معلوم کرکے انہیں ۷۲۸۹۲۰ دنوں سے تفریق کرنے سے ۱۹۹۶ء کے دن معلوم ہوجائیں گے جنوری سے دنوں کو محسوب کرکے تاریخ برآمد کی جائی گی چنانچہ (۱۹۹۵ x ۳۶۵.۲۵ کا حاصل ضرب بحذف کسر)-۱۵ = ۷۲۸۶۵۸ دنوں کو ۷۲۸۹۲۰ دنوں سے تفریق کیا تو لیپ سال ۱۹۹۶ء کے ۲۶۲ دن برآمد ہوا پس مطلوبہ عیسوی تاریخ ۱۸ ستمبر ۱۹۹۶ء گریگورین برآمد ہوئی۔

(II) دوسرا طریقہ = اس طریقہ میں بغرض سہولت ہم سال رواں کے ہی حساب کریں گے اور یہ چاہیں گے کہ عیسوی تقویم کا رواں سال ہی برآمد ہو۔ یکم محرم ۱ھ=۱۹ جولائی ۶۲۲ء گریگورین ہے رواں ہجری سال ۱ھ ہے ہم اسے ۳۵۴.۳۶۷۰۶ سے ضرب دیکر حاصل ضرب کو ۳۶۵.۲۴۲۵ پر تقسیم کریں تو یہ عیسوی سال میں بدل جائے گا چونکہ ۳۵۴.۳۶۷۰۶ تقسیم ۳۶۵.۲۴۲۵ = .۹۷۰۲۲۴ بالفاظ دیگر ہم سال رواں "۱" کو "۹۷۰۲۲۴" سے ضرب دیں گے تو حاصل ضرب .۹۷۰۲۲۴ ہی رہے گا چونکہ یکم محرم ۱ھ سے پہلے عیسوی تقویم کی ۱۸ جولائی ۶۲۲ء تک کی مدت گزر چکی ہے لہٰذا اب .۹۷۰۲۲۴ میں ایسی رقم جمع ہونی چاہیے جس سے جواب میں برآمد ہونے والی رقم کا صحیح عدد عیسوی سال رواں یعنی ۶۲۲ء کو ظاہر کرے اور کسر اعشاریہ x ۳۶۵.۲۴۲۵ سے اس سال رواں کے ایام برآمد ہوں تاکہ یکم جنوری سے ان ایام کو محسوب کرکے ۱۹ جولائی کی تاریخ برآمد کی جاسکے۔ ۱۹ جولائی تک کے ایام ۲۰۰ ہیں انہیں سالوں میں تبدیل کیا تو ۲۰۰ تقسیم ۳۶۵.۲۴۲۵ = .۵۴۷۵۸ سال بنے ان میں رواں سال ۶۲۲ کو جمع کیا

تو ۱۹ جولائی ۶۲۲ء کی اعشاری تحویل ۶۲۲.۵۴۷۵۸ حاصل ہوئی اس سے ۹۷۰۲۲۴. کو تفریق کیا تو رقم ۶۲۱.۵۷۷۳۶ برآمد ہوئی اسے ۶۲۱.۵۷۷۴ سمجھ لیں یعنی اب اگر ہم رواں ہجری سال "۱" کو ۹۷۰۲۲۴. سے ضرب دیکر حاصل ضرب میں ۶۲۱.۵۷۷۴ جمع کریں تو جواب ۶۲۲.۵۴۶۷۲ برآمد ہوگا جس میں ۶۲۲ کا عدد عیسوی سال کو ظاہر کرے گا کسر اعشاریہ کو ۳۶۵ سے ضرب دی تو ۵۴۶۷۲. x ۳۶۵ = ۱۹۹.۸۸ یا ۲۰۰ دن برآمد ہوئے کیونکہ کسر اعشاریہ ۸۸. نصف سے زائد ہے سال ۶۲۲ء کا ۲۰۰ واں دن ۱۹ جولائی برآمد ہوا۔ پس کلیہ یوں بنا=(رواں ہجری سال x ۹۷۰۲۲۴.) + ۶۲۱.۵۷۷۴ کے عمل سے برآمد ہونے والے صحیح اعداد سے رواں عیسوی سال برآمد ہوگا کسر اعشاریہ کو ۳۶۵ سے ضرب دیں اگر لیپ کا سال ظاہر ہوا ہو تو ۳۶۶ سے ضرب دیں حاصل ضرب سے سال رواں کے دن برآمد ہونگے ان تمام تحویلات کے دوسرے طریقہ کے عملی اطلاق میں بغرض سہولت عام عیسوی سال ۳۶۵ دن کا لیپ کا عیسوی سال ۳۶۶ دن کا 'ہجری سال ۳۵۴ دن کا اور ہجری مہینہ ۲۹.۵ دن کا لیا جائے گا مثلاً ہمیں یکم محرم ۱۴۰۸ھ کی گریگورین عیسوی تقویم میں تحویل مطلوب ہے (۱۴۰۸ x ۹۷۰۲۲۴.) + ۶۲۱.۵۷۷۴ = ۱۹۸۷.۶۵۲۷' ۶۵۲۷. x ۳۶۵= ۲۳۸.۲۲ = ۲۳۸ دن 'سال ۱۹۸۷ء کا ۲۳۸ واں دن = ۲۶ اگست ۱۹۸۷ء برآمد ہوا۔

۴ جمادی الاولی ۱۴۱۷ھ = (۲۹.۵ x ۴) + جمادی الاخری کی تاریخ ۴-۱ = ۱۲۱ دن حاصل ہوئے تاریخ سے ایک عدد اس لیے کم کیا کہ اس کلیہ کی تشکیل میں یکم محرم کی "یکم" تاریخ نظر انداز کردی گئی تھی (۱۲۱ تقسیم ۳۵۴ + ۱۴۱۷) = ۱۴۱۷.۳۴۱۸ کلیہ کے مطابق (۱۴۱۷.۳۴۱۸) x ۹۷۰۲۲۴. + ۶۲۱.۵۷۷۴ = ۱۹۹۶.۷۱۶۴ یعنی رواں عیسوی سال ۱۹۹۶ء برآمد ہوا جو لیپ کا سال ہے (۷۱۶۴.x۳۶۶) = ۲۶۲.۲۰ = ۲۶۲ دن 'سال ۱۹۹۶ء کا ۲۶۲ واں دن= ۱۸ ستمبر ۱۹۹۶ء برآمد ہوا۔

(ب) ہجری تقویم کی جیولین عیسوی تقویم میں تحویل۔

(I) پہلا طریقہ= تاریخ معلوم تک ہجری تقویم کے دن معلوم کرکے ان میں ۲۲۷۰۱۶ دن جمع کریں تو جیولین عیسوی تقویم کے دن برآمد ہونگے حسب قواعد ان دنوں کو عیسوی تقویم میں لے آئیں مثلاً یکم محرم ۶۱ھ 'ہجری سالہائے گزشتہ =۶۰(۶۰ + ۳۵۴.۳۶۷۰۶) + ۶۱ھ کے محرم کی پہلی تاریخ + ۲۲۷۰۱۶ = ۲۴۸۲۷۹.۰۲ = ۲۴۸۲۷۹ دن' انہیں عیسوی تقویم میں لانا ہے ۲۴۸۲۷۹ تقسیم ۳۶۵.۲۵ سے برآمد ہونے والا صحیح عدد ۶۷۹ ہے یعنی ۶۷۹ سال پورے ہوکر لیپ سال ۶۸۰ء تھا۔ ۶۷۹ء سالوں کے دنوں (۶۷۹ x ۳۶۵.۲۵ کے حاصل ضرب ,بحذف کسر) = ۲۴۸۰۰۴ کو ۲۴۸۲۷۹ دنوں سے تفریق کیا تو سال ۶۸۰ء کے ۲۷۵ دن برآمد ہوئے۔ ۲۷۵ واں دن یکم اکتوبر کا برآمد ہوا پس مطلوبہ عیسوی

(جیولین) تاریخ یکم اکتوبر ۶۸۰ء برآمد ہوئی۔ سانحہ کربلا ۱۰ محرم ۶۱ کو ہوا تھا پس اس کے مقابل جیولین عیسوی تاریخ ۱۰ اکتوبر ۶۸۰ء تھی۔

(II) دوسرا طریقہ = یکم محرم ۱ھ = ۱۶ جولائی ۶۲۲ء جیولین ہجری سال کی مدت تقسیم جیولین عیسوی سال کی مدت = ۱۶.۹۷۰۲۰۴ جولائی کی اعشاری تحویل ۱۹۷ تقسیم ۳۶۵.۲۵ + ۶۲۲ = ۶۲۲.۵۳۹۵ (اس میں بغرض سہولت رواں سال شامل کیا ہے) اب ۶۲۲.۵۳۹۵ سے ۰.۹۷۰۲۰۴ کو تفریق کیا تو مطلوبہ تحویلی قدر = ۶۲۱.۵۶۹۱۵ برآمد ہوئی اسے ۶۲۱.۵۶۹۲ سمجھ لیا جائے پس کلیہ یوں ہوگا (ہجری سال x ۰.۹۷۰۲۰۴) + ۶۲۱.۵۶۹۲ کے عمل سے برآمد ہونے والے صحیح اعداد سے رواں جیولین عیسوی سال ظاہر ہوگا کسر اعشاریہ کو ۳۶۵ سے ضرب دیکر رواں عیسوی سال کے دن معلوم کریں گے اگر لیپ کا سال ہو تو ۳۶۶ سے ضرب دیں گے (ا)

یکم محرم ۶۱ ھ = ۶۱ x ۰.۹۷۰۲۰۴ + ۶۲۱.۵۶۹۲ = ۶۸۰.۷۵۱۶۴، ۰.۷۵۱۶۴ x ۳۳۶ = ۲۷۵.۱۰ = ۲۷۵ دن = یکم اکتوبر ۶۸۰ء۔

(II) ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ ھ (یوم شہادت حضرت عثمان) = ہم ۱۸ ذی الحجہ کی بجائے ۱۷ ذی الحجہ کی تاریخ محسوب کریں گے کیونکہ کلیہ کی تشکیل میں محرم کی یکم کو ہم نے نظرانداز کردیا تھا۔

۱۷ ذی الحجہ ۳۵ ھ کی اعشاری تحویل = (۲۹.۵ x ۱۱) + ۱۷ تقسیم ۳۵۴ + ۳۵ = ۳۵.۹۶۴۶۸۹

(۳۵.۹۶۴۶۸۹ x ۰.۹۷۰۲۰۴) + ۶۲۱.۵۶۹۲ = ۶۵۶.۴۶۲۲۸

۰.۴۶۲۲۸ x ۳۶۶ = ۱۶۹.۱۹ = ۱۶۹ دن = ۱۷ جون ۶۵۶ء جیولین

(ج) قبل ہجرت قمری تقویم کی جیولین عیسوی تقویم میں تحویل جب کہ عیسوی مثبت ہو یعنی قبل مسیح نہ ہو۔

(I) پہلا طریقہ = قبل ہجرت تقویم کے تاریخ معلوم تک دن برآمد کرکے ان میں ۲۲۷۰۱۷ دن جمع کریں تو جیولین عیسوی تقویم کے ایام برآمد ہونگے انہیں حسب قواعد عیسوی تقویم میں لے آئیں یہاں ۲۲۷۰۱۶ دن کی بجائے ۲۲۷۰۱۷ دن اس لیے محسوب ہونگے کہ۔ ۱ دن ہجری = ۲۲۷۰۱۶ واں دن جیولین عیسوی یا بالفاظ دیگر ۱ = ۲۲۷۰۱۷ واں دن = ۲۲۷۰۱۶ دن ہوئے۔ مثلاً ہم ۸ رمضان المبارک ۵۵ ق.ھ. کو جیولین عیسوی تقویم میں لانا چاہتے ہیں۔

(۵۵- x ۳۵۴.۳۶۷۰۶) + (۸ x ۲۹.۵۳۰۵۸۸) + ۷ + ۲۲۷۰۱۷ = ۲۰۷۷۷۰.۰۶ = ۲۰۷۷۷۰ دن

۲۰۷۷۷۰ تقسیم ۳۶۵.۲۵ کا صحیح اعداد میں حاصل قسمت = ۵۶۸ یعنی ۵۶۸ سال پورے ہوکر رواں عیسوی سال ۵۶۹ء تھا (۵۶۸ x ۳۶۵.۲۵) = ۲۰۷۴۶۲ دنوں کو ۲۰۷۷۷۰ دنوں سے تفریق کیا تو سال

۵۶۹ء کے ۳۰۸ دن بر آمد ہوئے ۳۰۸ واں دن ۴ نومبر ہے پس مطلوبہ تاریخ ۴ نومبر ۵۶۹ء بر آمد ہوئی۔

(II) دوسرا طریقہ=یکم محرم ۱ھ = ۱۶ جولائی ۶۲۲ء پس یکم محرم ۱ ق.ھ. =۱۶ + ۱۱ = ۲۷ جولائی ۶۲۱ء (کیونکہ شمسی و قمری سال کا فرق عموماً 11 دن کا ہوتا ہے) ۲۷ جولائی ۶۲۱ء کی اعشاری تحویل = ۲۰۸ تقسیم ۳۶۵.۲۵ + ۶۲۱ = ۶۲۱.۵۶۹۴۷،

رواں منفی ہجری سال یعنی ۱ ق.ھ. کی عیسوی تحویل = (-۱ x .۹۷۰۲۰۴) = -.۹۷۰۲۰۴، اب (۶۲۱.۵۶۹۴۷)۔

(-.۹۷۰۲۰۴) = (۶۲۱.۵۶۹۴۷) + (.۹۷۰۲۰۴) = ۶۲۲.۵۳۹۶۷ = ۶۲۲.۵۳۹۷ پس کلیہ یوں بنا = (منفی ہجری سال x .۹۷۰۲۰۴) + ۶۲۲.۵۳۹۷ کے عمل سے برآمد ہونے والے صحیح اعداد رواں جیولین عیسوی سال کو ظاہر کریں گے کسر اعشاریہ x ۳۶۵ سے اس رواں سال کے دن برآمد ہونگے اگر لیپ کا سال ہو تو ۳۶۶ سے ضرب دیں گے۔(ا) یکم محرم ۵۳ ق.ھ. =(-۵۳ x .۹۷۰۲۰۴) + ۶۲۲.۵۳۹۷ = ۵۷۱.۱۱۸۸۹، ۳۶۵.۱۱۸۸۹= ۴۳.۳۹ = ۴۳ دن = ۱۲ فروری ۵۷۱ء (II) ۸ رمضان ۵۵ ق.ھ. = ۲۹.۵ x ۸ + ۷ تقسیم ۳۵۴ - ۵۵) x .۹۷۰۲۰۴ + ۶۲۲.۵۳۹۷ = ۵۶۹.۸۴۴۴۷،

.۸۴۴۴۷ x ۳۶۵ = ۳۰۸.۲۳ = ۳۰۸ دن = ۴ نومبر ۵۶۹ء

(د) قبل ہجرت قمری سالوں کی قبل مسیح جیولین تقویم میں تحویل (I) پہلا طریقہ = قبل ہجرت تقویم کے تاریخ معلوم تک ایام برآمد کر کے ان میں ۲۲۷۰۱۶ دن جمع کریں منفی سمت میں عیسوی تقویم قبل مسیح کے ایام برآمد ہونگے انہیں حسب قواعد قبل مسیح عیسوی تقویم میں لے آئیں مثلاً ۲۸ شعبان ۴۵۱۷ ق.ھ. =

(-۴۵۱۷ x ۳۵۴.۳۶۷۰۶) + (۷ x ۲۹.۵۳۰۵۸۸ + ۲۷) + ۲۲۷۰۱۶=

-۱۳۷۳۴۲۶.۳ = -۱۳۷۳۴۲۶ دن اب انہیں عیسوی تقویم میں لانا ہے ۳۶۵.۲۵ پر تقسیم سے صحیح اعداد میں حاصل قسمت ۳۷۶۰ حاصل ہوا یعنی منفی سمت میں ۳۷۶۰ عیسوی سال پورے ہوکر سال ۳۷۶۱ ق.م. رواں تھا۔ (-۳۷۶۰ x ۳۶۵.۲۵) = -۱۳۷۳۳۴۰ دنوں کو ۱۳۷۳۴۲۶ دنوں سے تفریق کی -۱۳۷۳۴۲۶- (-۱۳۷۳۳۴۰)=

-۱۳۷۳۴۲۶ + ۱۳۷۳۳۴۰ = -۸۶ دن پس مثبت سمت میں دن = ۳۶۶-۸۶ = ۲۸۰ دن = ۷ اکتوبر ۳۷۶۱ ق.م.

(II) دوسرا طریقہ:۔ یکم جنوری ۱ء جیولین کو ہجری تقویم کا منفی سمت میں ۲۲۷۰۱۶ واں دن تھا ۲۲۷۰۱۶ تقسیم ۳۵۴.۳۶۷۰۶ = -۶۴۰.۶۲۳۸۷ یعنی منفی سمت میں ۶۴۰ قمری سال پورے ہوکر سال

۶۴۱ ق ھ رواں تھا۔ (-.۶۲۳۸۷ x ۱۲) = -۷.۴۸۶۴۴ پس مثبت سمت میں مہینہ ۱۲ - ۷ = ۵ جمادی الاولی تھا (-.۴۸۸۴۴ x ۲۹.۵۳۰۵۸۸) + ۳۰.۵۳۰۵۸۸ = ۱۶.۱۶
= ۱۶ جمادی الاولی ۶۴۱ء ق ھ پس یکم جنوری ۱ قبل مسیح = ۱۶ - ۱۱ = ۵ جمادی الاولی ۶۴۲ ق.ھ. تھی۔ ۵ جمادی الاولی ۶۴۲ق ھ کی اعشاری تحویل = (۲۹.۵۳۰۵۸۸) + ۴ تقسیم ۳۵۴.۳۶۷۰۶ - ۶۴۲ = -۶۴۱.۶۵۵۳۸، اب اسے .۹۷۰۲۰۴ سے ضرب دی تو حاصل ضرب (-۶۴۱.۶۵۵۳۸ x .۹۷۰۲۰۴) = -۶۲۲.۵۳۶۶۱ برآمد ہوا۔ یکم محرم ۱ ق.ھ. کی اعشاری تحویل = -۱.۹۹۹۹۹ (اس میں بلکہ ان تمام کلیات میں بغرض سہولت رواں سال شامل کیا ہے۔

اب (-1.۹۹۹۹۹) - (-۶۲۲.۵۳۶۶۱) = (-۱.۹۹۹۹۹ + ۶۲۲.۵۳۶۶۱) = ۶۲۰.۵۳۶۶۲ = ۶۲۰.۵۳۶۷
تو کلیہ یوں بنا (منفی ہجری سال x .۹۷۰۲۰۴) + ۶۲۰.۵۳۶۷ کے عمل سے برآمد ہونے والے صحیح اعداد سے قبل مسیح عیسوی سال (رواں) ظاہر ہوگا کسر اعشاریہ x ۳۶۵ اور لیپ کا سال ہو تو کسر اعشاریہ x ۳۶۶ سے منفی سمت میں رواں منفی ایام برآمد ہونگے ان میں حسب ضرورت ۳۶۶ یا ۳۶۷ میں جمع کرنے سے مثبت سمت میں رواں قبل مسیح عیسوی سال کے ایام ظاہر ہونگے یکم جنوری سے دنوں کو محسوب کرکے تاریخ برآمد لیں۔

(I) یکم محرم ۱۹۳۵ ق.ھ. = (-۱۹۳۵ x .۹۷۰۲۰۴) + ۶۲۰.۵۳۶۷ = -۱۲۵۶.۸۰۸،
(-.۸۰۸ x ۳۶۶) = -۲۹۵.۷۲ = -۲۹۶ + ۳۶۷ = ۷۱ دن = ۱۱ مارچ ۱۲۵۶ قبل مسیح

(II) ۲۸ شعبان ۴۵۱۷ ق.ھ. = (۲۹.۵ x ۷ + ۲۷) تقسیم ۳۵۴ - ۴۵۱۷ = -۴۵۱۶.۳۴۰۴
(-۴۵۱۶.۳۴۰۴ x ۹۷۰۲۰) + ۶۲۰.۵۳۶۷ = -۳۷۶۱.۲۳۴۸،
(-.۲۳۴۸ x ۳۶۵) + ۳۶۶ = ۲۸۰.۲۹ = ۲۸۰ دن = ۷ اکتوبر ۳۷۶۱ ق.م.

(ھ) گریگورین عیسوی تقویم کی ہجری تقویم میں تحویل = (I) پہلا طریقہ = تاریخ معلوم تک عیسوی تقویم کے ایام برآمد کرکے ان سے ۲۲۷۰۱۴ دن کم کرنے سے ہجری تقویم کے ایام برآمد ہونگے انہیں حسب قواعد ہجری تقویم میں لے آئیں مثلاً ہمیں ۱۸ ستمبر ۱۹۹۶ء کی ہجری تقویم میں تحویل مطلوب ہے۔

(۱۹۹۵ x ۳۶۵.۲۵ کا حاصل ضرب۔ بحذف کسر) + ۲۶۲ - ۱۵ - ۲۲۷۰۱۴ = ۵۰۱۹۰۶ ہجری دن، ۵۰۱۹۰۶ تقسیم ۳۵۴.۳۶۷۶ = ۱۴۱۶.۳۴۴۹ یعنی ۱۴۱۶ ہجری سال پورے ہوکر سال ۱۴۱۷ ھ رواں ہے، (.۳۴۴۹ x ۱۲) = ۴.۱۳۸۸ یعنی ۴ ماہ پورے ہوکر پانچواں مہینہ جمادی الاولی رواں ہے (.۱۳۸۸ x ۲۹.۵۳۰۵۸۸) = ۴.۹۰ = ۴ پس مطلوبہ تاریخ = ۴ جمادی الاولی ۱۴۱۷ ھ

(II) دوسرا طریقہ = اس طریقہ میں بغرض سہولت رواں عیسوی سال لے کر ایسا عمل کرنا ہے جس سے رواں ہجری سال برآمد ہو ہم نے چونکہ اس کلیہ میں یکم جنوری کی "یکم" کو نظرانداز کرنا ہے لہٰذا یکم محرم ۱ھ بالمقابل گریگورین تاریخ ۱۹ جولائی ۶۲۲ء سے ایک دن کم کرکے ۱۸ جولائی ۶۲۲ء کی اعشاری تحویل لینی ہے جو ۱۹۹ تقسیم ۳۶۵.۲۵ + 622) = ۶۲۲.۵۴۴۸۴ برآمد ہوئی ظاہر ہے کہ اسے ہجری سالوں میں بدلنے کے لیے ۹۷۰۲۲۴. پر تقسیم کرنا ہوگا کیونکہ ہجری کو گریگورین عیسوی میں بدلنے کے لیے ہم نے ہجری سال کو ۹۷۰۲۲۴. سے ضرب دی تھی پس ۶۲۲.۵۴۴۸۴ تقسیم ۹۷۰۲۲۴. = ۶۴۱.۶۵۰۶۲‘ چونکہ ہجری تقویم کا آغاز عیسوی تقویم کے بعد ہوا تھا اس لیے مذکورہ رقم سے اب ایسی رقم تفریق ہوگی جس سے یکم محرم ۱ھ کی اعشاری رقم برآمد ہو یعنی (۳۵۴.۳۶۷۰۶ تقسیم ۱) + ۱ = ۱.۰۰۲۸۲۱۹ کی رقم برآمد ہو پس مطلوبہ رقم (۶۴۱.۶۵۰۶۲ - ۱.۰۰۲۸۲۱۹) = ۶۴۰.۶۴۷۸ ہوگی پس کلیہ یوں بنا=(عیسوی سال تقسیم ۹۷۰۲۲۴.) - ۶۴۰.۶۴۷۸ کے عمل سے برآمد ہونے والا صحیح عدد رواں ہجری سال کو ظاہر کرے گا کسر اعشاریہ x ۱۲ سے برآمد ہونے والا صحیح عدد سال رواں کے گزشتہ مہینوں کو ظاہر کریگا مہینوں کے ساتھ والی کسر اعشاریہ x ۲۹.۵ سے رواں ہجری سال کی رواں مہینہ کی تاریخ برآمد ہوگی۔

(I) یکم جنوی ۱۹۷۰ء = (۹۷۰۲۲۴. تقسیم ۱۹۷۰) - ۶۴۰.۶۴۷۸ = ۱۳۸۹.۸۱۱۱ یعنی رواں ہجری سال ۱۳۸۹ھ تھا (۸۱۱۱. x ۱۲) = ۹.۷۳۳۲ یعنی نو مہینے پورے ہوکر دسواں مہینہ شوال چل رہا تھا (۷۳۳۲. x ۲۹.۵) = ۲۱.۶۳ = ۲۲ یعنی ۲۲ شوال ۱۳۸۹ھ

(II) ۱۸ ستمبر ۱۹۹۶ء = ۱۸ ستمبر کے دنوں ۲۶۲ سے ایک دن کم کیا کیونکہ کلیہ میں ہم نے یکم جنوری کی تاریخ "یکم" نظرانداز کردی تھی (۲۶۱ تقسیم ۳۶۶ + ۱۹۹۶)

= ۱۹۹۶.۷۱۳۱‘(۹۷۰۲۲۴. تقسیم ۱۹۹۶.۷۱۳۱) - ۶۴۰.۶۴۷۸ = ۱۴۱۷.۳۴۴‘

۳۴۴. x ۱۲ = ۴.۱۲۸ یعنی ۴ ماہ پورے ہوکر پانچواں مہینہ جمادی الاولی رواں تھا۔

(۱۲۸. x ۲۹.۵) = ۳.۷۷ = ۴ یعنی ۴ جمادی الاولی ۱۴۱۷ھ

(و) جیولین تقویم کی ہجری میں تحویل (I) پہلا طریقہ = تاریخ معلوم تک عیسوی تقویم کے ایام برآمد کرکے ان سے ۲۲۷۰۱۶ دن کم کرنے سے ہجری تقویم کے ایام برآمد ہوگے حسب قواعد انہیں ہجری تقویم میں لے آئیں مثلاً ۱۰ اکتوبر ۶۸۰ء جیولین کی ہجری تقویم میں تحویل مطلوب ہے (۶۹۷ x ۳۶۵.۲۵ کا حاصل ضرب بحذف کسر)+سال ۶۸۰ء کے ۱۰ اکتوبر تک کے ۲۸۴ دن - ۲۲۷۰۱۶ = ۲۱۲۷۲ دن‘ ۳۵۴.۳۶۷۰۶ تقسیم ۲۱۲۷۲ = ۶۰.۰۲۸۱۵۲ یعنی ۶۰ سال پورے ہوکر سال ۶۱ھ چل رہا تھا (۰۲۸۱۵۲.

x .۳۳۷۸۲۴ تھا (x ١٢) = ۴۳۳۷۸۲۴.۰ یعنی ابھی پہلا مہینہ محرم کا پورا نہیں ہوا تھا بلکہ رواں مہینہ تھا (۴۳۳۷۸۲۴.
۲۹.۵۳۰۵۸۸) = ۱۰.۹.۹۷ یعنی مطلوبہ تاریخ = ۱۰ محرم ۶۱ھ

(II) دوسرا طریقہ = ۱۶ جولائی ۶۲۲ء جیولین = یکم محرم ۱ھ، ۱۵ جولائی ۶۲۲ء کی رواں سال ۶۲۲ء کے ساتھ اعشاری تحویل (۱۹۶ تقسیم ۳۶۵.۲۵ + ۶۲۲) = ۶۲۲.۵۳۶۶۱،

۹۷۰۲۰۴. تقسیم ۶۲۲.۵۳۶۶۱ = ۶۴۱.۶۵۵۳۷، یکم محرم ۱ھ کی رواں سال ۱ھ کے ساتھ اعشاری تحویل = (۳۵۴.۳۶۷۰۶ تقسیم ۱) + 1 = ۱.۰۰۲۸۲۱۹ پس مطلوبہ تحویلی قدر=

(۶۴۱.۶۵۵۳۷ - ۱.۰۰۲۸۲۱۹) = ۶۴۰.۶۵۲۵۵ = ۶۴۰.۶۵۲۶ ہے یہاں کسر اعشاریہ ۹۷۰۲۰۴. اس لئے لی گئی کہ ۳۶۵.۲۵ تقسیم ۳۵۴.۳۶۷۰۶ = ۹۷۰۲۰۴. ہے پس کلیہ یوں بنا= (عیسوی سال تقسیم ۹۷۰۲۰۴.) - ۶۴۰.۶۵۲۶ کے عمل سے برآمد ہونے والا صحیح عدد رواں ہجری سال کو ظاہر کرے گا کسر اعشاریہ x ۱۲ سے صحیح عدد رواں ہجری سال کے گزشتہ مہینوں کو ظاہر کرے گا مہینوں کے ساتھ والی کسر اعشاریہ x ۲۹.۵ سے رواں ہجری مہینہ کی تاریخ برآمد ہوگی

(I) مثلاً یکم جنوری = (۹۷۰۲۰۴. تقسیم ۶۳۰) - ۶۴۰.۶۵۲۶ = ۸.۶۹۵۳۷ یعنی رواں ہجری سال ۸ھ تھا (۶۹۵۳۷. x ۱۲) = ۸.۳۴۴۴۴ یعنی ۸ قمری ماہ پورے ہوکر نواں مہینہ رمضان المبارک کا چل رہا تھا (۳۴۴۴۴. x ۲۹.۵) = ۱۰.۱۶ = ۱۰ رمضان ۸ھ۔

(II) ۱۰ اکتوبر ۶۸۰ء (۲۸۴ تقسیم ۳۶۶ - ۱ + ۶۸۰) = ۶۸۰.۷۷۳۲۲،

(۹۷۰۲۰۴. تقسیم ۶۸۰.۷۷۳۲۲) - ۶۴۰.۶۵۲۶ = ۶۱.۰۲۷۸۹، (۰۲۷۸۹. x ۱۲) = ۳۳۴۶۸.۰ یعنی ابھی پہلا مہینہ محرم کا بھی پورا نہیں ہوا تھا بلکہ محرم چل رہا تھا (۳۳۴۶۸. x ۲۹.۵) = ۹.۸۷ = ۱۰ یعنی ۱۰ محرم ۶۱ھ

(ز) جیولین عیسوی تقویم کی ہجری تقویم میں تحویل جبکہ ہجری تقویم منفی سمت میں ہو

(I) پہلا طریقہ:۔

تاریخ معلوم تک عیسوی تقویم کے ایام برآمد کرکے ان سے ۲۲۷۰۱۷ دن کم کرنے سے ہجری تقویم کے منفی سمت میں ایام برآمد ہونگے حسب قواعد انہیں قبل ہجرت تقویم میں لے آئیں مثلاً ۴ نومبر ۵۶۹ء کی تحویل ہجری مطلوب ہے (۵۶۸ x ۳۶۵.۲۵) + ۳۰۸ - ۲۲۷۰۱۷ = - ۱۹۲۴۷ دن،

(۳۵۴.۳۶۷۰۶ تقسیم -۱۹۲۴۷) = - ۵۴.۳۱۳۷۳۸ یعنی منفی سمت میں ۵۴ قمری سال پورے ہوکر

سال ۵۵ ق.ھ. رواں تھا (-.۳۱۳۷۳۸ x ۱۲) = -۳.۷۶۴۸۵۶ یعنی مثبت سمت میں مہینہ ۱۲ - ۳ = ۹ = رمضان المبارک چل رہا تھا۔

(-.۷۶۴۸۵۶ x ۲۹.۵۳۰۵۸۸) + ۳۰.۵۳۰۵۸۸ = ۷.۹۴ = ۸ یعنی مطلوبہ تاریخ=۸ رمضان المبارک ۵۵ ق.ھ.

(II) دوسرا طریقہ = ۲۷ جولائی ۶۲۱ء = یکم محرم ۱ ق.ھ.، ۲۶ جولائی ۶۲۱ء کی رواں سال کے ساتھ اعشاری تحویل = (۲۰۷ تقسیم ۳۶۵.۲۵ + ۶۲۱) = ۶۲۱.۵۶۶۷۳، اس عیسوی اعشاری تحویل کی ہجری تقویم میں تحویل (۶۲۱.۵۶۶۷۳ تقسیم .۹۷۰۲۰۴) = ۶۴۰.۶۵۵۷، یکم محرم ۱ ق.ھ. کی اعشاری تحویل = -۱.۹۹۹۹۹، پس مطلوبہ تحویلی قدر=

(۶۴۰.۶۵۵۷) - (-۱.۹۹۹۹۹) = ۶۴۰.۶۵۵۷ + ۱.۹۹۹۹۹ = ۶۴۲.۶۵۵۶۹ = ۶۴۲.۶۵۵۷ پس کلیہ یوں بنا= (عیسوی سال تقسیم .۹۷۰۲۰۴) - ۶۴۲.۶۵۵۷ کے عمل سے صحیح عدد رواں قبل ہجرت سال کو ظاہر کرے گا کسر اعشاریہ x ۱۲ سے رواں ہجری سال کے صحیح عدد کے عمل سے صحیح عدد میں منفی سمت میں گزشتہ مہینے برآمد ہونگے انہیں مثبت سمت میں لانے کے لیے ان میں ۱۲ جمع کریں۔ مہینوں کے ساتھ والی کسر اعشاریہ x ۲۹.۵ میں ۳۰.۵ جمع کرنے سے مثبت سمت کی تاریخ برآمد ہوگی۔

(I) یکم جنوری ۵۷۱ء = (۵۷۱ تقسیم .۹۷۰۲۰۴) - ۶۴۲.۶۵۵۷ = -۵۴.۱۱۹۶۹، (-.۱۱۹۶۹ x ۱۲) = -۱.۴۳۶۲۸ یعنی مثبت سمت میں مہینہ ۱۲-۱ = ۱۱ = ذی قعدہ چل رہا تھا (.۴۳۶۲۸ x ۲۵.۵) + ۳۰.۵ = ۱۷.۶۲ = ۱۸ یعنی ۱۸ ذی قعدہ ۵۴ ق.ھ.

(II) ۴ نومبر ۵۶۹ء =(۳۰۸ - ۱ تقسیم ۳۶۵ + ۵۶۹) = ۵۶۹.۸۴۱۰۹

(۵۶۹.۸۴۱۰۹ تقسیم .۹۷۰۲۰۴) - ۶۴۲.۶۵۵۷ = -۵۵.۳۱۴۱۹،

(-.۳۱۴۱۹ x ۱۲) = -۳.۷۷۰۲۸ یعنی مثبت مہینہ = ۱۲- ۳ = ۹ = رمضان المبارک

(-.۷۷۰۲۸ x ۲۹.۵) + ۳۰.۵ = ۷.۷۷ = ۸ یعنی ۸ رمضان المبارک ۵۵ ق.ھ.

(ح) قبل مسیح عیسوی تقویم کی قبل ہجرت قمری تقویم تحویل:۔

پہلا طریقہ :۔ قبل مسیح عیسوی تقویم کے تاریخ معلوم تک ایام برآمد کرکے ان سے ۲۲۷۰۱۶ دن کم کرنے سے قبل ہجرت قمری تقویم ایام برآمد ہونگے حسب قواعد انہیں قبل ہجرت تقویم میں لے آئیں مثلاً ہمیں ۷ اکتوبر ۳۷۶۱ ق.م. کی قبل ہجرت تقویم میں تحویل مطلوب ہے (-۳۷۶۱ x ۳۶۵.۲۵ کا حاصل ضرب بحذف کسر) + ۲۸۰ - ۱ - ۲۲۷۰۱۶ = -۱۶۰۰۴۴۲ دن، انہیں ۳۵۴.۳۶۷۰۶ پر تقسیم کیا حاصل قسمت = -۴۵۱۶.۳۳۹۶، یعنی منفی سمت میں ۴۵۱۶ قمری سال پورے ہو کر سال ۴۵۱۷

ق.ھ. چل رہا تھا (-.۳۳۹۶ x ۱۲) = -۴.۰۷۵۲ یعنی مثبت سمت میں مہینہ ۱۲-۴ = ۸ = شعبان رواں تھا - 4517 ق.ھ. چل رہا تھا-(-.۰۷۵۲ x ۲۹.۵۳۰۵۸۸) + ۳۰.۵۳۰۵۸۸ = ۲۸.۳ = ۲۸ شعبان ۴۵۱۷ ق ھ

(II) دوسرا طریقہ = یکم جنوری ۱ ق.م. = ۵ جمادی الاولی ۶۴۲ ق.ھ.، ۰.۹۷۰۲۰۴ تقسیم -۱ = -۱.۰۳۰۷۱۱، ۵ جمادی الاولی ۶۴۲ ق.ھ. (۲۹.۵۳۰۵۸۸ x ۴) + ۴ تقسیم ۳۵۴.۳۶۷۰۴ - ۶۴۳ = -۶۴۲.۶۵۵۳۸ (یہاں رواں منفی سال ۶۴۲ ق.ھ. کی بجائے ۶۴۳ ق.ھ. اس لئے لیا گیا کہ متعلقہ عمل سے رواں منفی سال ۶۴۲ ق.ھ. برآمد ہوا) پس مطلوبہ تحویلی قدر = -۱.۰۳۰۷۱۱ - (-۶۴۲.۶۵۵۳۸) = -۱.۰۳۰۷۱۱ + ۶۴۲.۶۵۵۳۸ = ۶۴۱.۶۲۴۶۷ = ۶۴۱.۶۲۴۷ پس کلیہ یوں برآمد ہوا (قبل مسیح عیسوی سال تقسیم ۰.۹۷۰۲۰۴) - ۶۴۱.۶۲۴۷ کے عمل سے برآمد ہونے والا صحیح عدد رواں قبل ہجرت سال کو ظاہر کرے گا کسر اعشاریہ x ۱۲ سے صحیح عدد رواں منفی سال کے گزشتہ مہینوں کو ظاہر کریگا انہیں مثبت سمت میں لانے کے لیے ان میں ۱۲ جمع کریں مہینوں کے ساتھ والی کسر اعشاریہ x ۲۹.۵ کے حاصل ضرب میں ۳۰.۵ جمع کرنے سے رواں ماہ کی تاریخ برآمد ہوگی۔

(I) یکم جنوری ۱۲۵۶ ق.م. = (۰.۹۷۰۲۰۴ تقسیم -۱۲۵۶) - ۶۴۱.۶۲۴۷ = -۱۹۳۶.۱۹۷۸، (.۱۹۷۸ x ۱۲) = -۲.۳۷۳۶، مثبت سمت میں مہینہ = ۱۲ - ۲ = ۱۰ شوال
(-.۳۷۳۶ x ۲۹۰۵) + ۳۰.۵ = ۱۹.۴۷ = ۱۹ پس مطلوبہ تاریخ ۱۹ شوال ۱۹۳۶ ق.ھ. برآمد ہوئی۔

(II) ۱۷ اکتوبر ۳۷۶۱ ق.م. = (۲۸۰ - ۱ تقسیم ۳۶۵ - ۳۷۶۱) = -۳۷۶۰.۲۳۵۷
(۰.۹۷۰۲۰۴ تقسیم -۳۷۶۰.۲۳۵۷) - ۶۴۱.۶۲۴۷ = -۴۵۱۷.۳۴۱۲،
(-.۳۴۱۲ x ۱۲) = -۴.۰۹۴۴ یعنی مثبت سمت میں مہینہ ۱۲ - ۴ = ۸ = شعبان رواں تھا (-.۰۹۴۴ x ۲۹.۵) + ۳۰.۵ = ۲۷.۷۱ = شعبان ۴۵۱۷ ق.ھ.

(ط) تحویلی اقدار ایک نظر میں = مذکورہ تحویلات میں پہلے طریقہ میں سالوں کو دنوں میں تبدیل کرکے تحویلی عمل کیا گیا ہے اس میں شمس و قمر کی اوسط گردشی مدت کو اس طرح ملحوظ رکھا گیا ہے کہ تحویلی عمل سے صحیح ترین نتائج برآمد ہوں دوسرے طریقہ میں رواں سال کے دنوں کو سالوں میں تبدیل کرکے اور متعلقہ رواں سال کو ساتھ شامل کرکے ایسی اعشاری اقدار برآمد کی گئی جن سے تحویلی عمل میں رواں سال برآمد ہو یہ طریقہ پہلے طریقہ کی نسبت مختصر اور آسان ہے ہر دو طریقوں سے جواب اکثر و بیشتر رویت ہلال کی تواریخ کے مطابق ہوگا اگر کبھی فرق ہوا بھی تو یہ فرق ہرگز ایک

دن سے زیادہ کا نہیں ہو سکتا یاد رہے کہ یہ قواعد رویت ہلال کے حساب سے وضع کئے گئے ہیں ولادت قمر کے اعتبار سے وضع نہیں کیے گئے یہودی اپنی قمریہ شمسی تقویم میں اور عیسائی ایسٹر کے تعین کے لیے ولادت قمر کو ملحوظ رکھتے ہیں للذا انکی قمری تورخ ایک یا دو دن زیادہ ہونگی مذکورہ قواعد میں وضع کردہ تحویلی اقدار قارئین کرام کی سہولت کے لیے یکجا پیش کی جارہی ہیں۔

جدول

سالہائے ہجری x ‏.۹۷۰۲۲۴ اور
سالہائے ہجری x ‏.۹۷۰۲۰۴ کے
حاصل ضرب میں جمع ہونے والی تحویلی اقدار

1) برائے گریگورین ۶۲۱.۵۷۷۴
2) برائے جیولین ۶۲۱.۵۶۹۲
3) برائے مثبت جیولین و منفی ہجری ۶۲۲.۵۳۹۷
4) برائے منفی جیولین و منفی ہجری ۶۲۰.۵۳۶۷

سالہائے عیسوی تقسیم ‏.۹۲۰۲۲۴ اور
سالہائے عیسوی تقسیم ‏.۹۷۰۲۰۴ کے
حاصل قسمت سے منہا ہونے والی تحویلی اقدار

1) برائے گریگورین ۶۴۰.۶۴۷۸
2) برائے جیولین ۶۴۰.۶۵۲۶
3) برائے مثبت جیولین و منفی ہجری ۶۴۲.۵۶۵۷
4) برائے منفی جیولین و منفی ہجری ۶۴۱.۶۲۴۷

تحویلات (حصہ دوم)

(ا) ۱۹ شمسی سالوں کی مدت ۲۳۵ قمری مہینوں کے تقریبا برابر ہوتی ہے کوئی صرف ڈیڑھ گھنٹہ کا فرق پڑتا ہے(۳۶۵.۲۵x۱۹)=۶۹۳۹.۷۵ دن ہوئے اور ۲۳۵ قمری مہینوں کے (۲۹.۵۳۰۵۸۸x۲۳۵)=۶۹۳۹.۶۸۸۱ دن برآمد ہوئے دنوں کا فرق ۰۶۱۹. دن یعنی کوئی ڈیڑھ گھنٹہ کا ہے اسطرح (۱؍۰۶۱۹.)=۳۰۶.۹۴= ۳۰۷ سالوں کے بعد قمری ایام میں ایک دن کا اضافہ کرنا پڑیگا اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ۱۹ شمسی سالوں کے بعد قمری تواریخ کا اعادہ ہوگا اور کوئی ۳۰۰ سالوں کے بعد قمری تواریخ میں اک دن کا اضافہ ہوگا جبکہ شمسی سال کی اوسط مدت فی سال ۳۶۵.۲۵ دن لی جائے شمسی سالوں کا۱۹ سالہ یہ دور فلکی اصطلاح میں میٹانک سائیکل یا دور میطونی کہلاتا ہے

اگر ہم کسی بھی جیولین عیسوی سال کی یکم جنوری کو قمری تاریخ معلوم کرنا چاہیں تو رواں عیسوی سال کو ۱۹پر تقسیم کرکے باقی ماندہ لیں اور اسے ۱۱ سے ضرب دیں کیونکہ شمسی و قمری سالوں میں عام طور پر ۱۱ دن کا فرق ہوتا ہے اگر حاصل ضرب ۳۰ سے بڑھ جائے تو اسے ۳۰ پر تقسیم کرکے باقی ماندہ عدد لیں اور اس میں ۶ جمع کردیں کیونکہ یکم جنوری اقبل مسیح جیولین کو قمری تاریخ ۵ یا ۶ تھی اس حساب میں ۶ جمع لی گئی ہے چونکہ کوئی ہر ۳۰۰ سال کے بعد قمری تواریخ میں ایک دن کا اضافہ ہوگا اس لیے صدی کے عدد ر۳ کے حاصل قسمت .بحذف کسر کو بھی اس میں جمع کردیں حاصل جمع سے متعلقہ عیسوی سال کی یکم جنوری کے مقابل قمری تاریخ ظاہر ہوگی مثلا ہم نے یکم جنوری ۶۲۲ء کو قمری تاریخ معلوم کرنی ہے (۱۹؍۶۲۲) کاباقی ماندہ=۱۴ ہے ۱۴x۱۱=۱۵۴ دن ہوئے انہیں ۳۰ پر تقسیم کرکے باقی ماندہ لیا جو ۴ ہے اسے ۶ میں جمع کیا تو حاصل جمع ۱۰ ہوا اب اس میں صدی کا عدد ر۳ کا حاصل قسمت یا ۶؍۳=۲ کو جمع کیا تو یکم جنوری ۶۲۲ء جیولین کو قمری تاریخ ۱۲ برآمد ہوئی اب باقی عیسوی مہینوں کی یکم تاریخ کو قمری تواریخ کی ترتیب بجز چند مستثنیات کے یوں ہوگی .بحذف طوالت ان مستثنیات کو یہاں نظرانداز کیا جاتاہے یادرہے کہ یہ سال ۶۲۲ء جیولین کے مہینوں کی جدول ہے

یکم جنوری	یکم فروری	یکم مارچ	یکم اپریل	یکم مئی	یکم جون
۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵

یکم جولائی	یکم اگست	یکم ستمبر	یکم اکتوبر	یکم نومبر	یکم دسمبر
۱۶	۱۷	۱۹	۱۹	۲۱	۲۱

مذکورہ قمری تواریخ کو اگر ہم بالترتیب ۳۲ اور ۳۱ سے تفریق کرتے جائیں تو عیسوی مہینوں کی تواریخ برآمد ہونگی جن کے مقابل اگلے قمری ماہ کی پہلی تاریخ ہوگی چنانچہ جدول یوں بنے گی

جنوری	فروری	مارچ	اپریل	مئی	جون	جولائی	اگست	ستمبر	اکتوبر	نومبر	دسمبر
۲۰	۱۸	۲۰	۱۸	۱۸	۱۶	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱

جدول سے مثلاً معلوم ہوا کہ ۱۶ جولائی ۶۲۲ء جیولین کو چاند کی پہلی تاریخ تھی اور ہم یہ پہلے معلوم کرچکے ہیں کہ ۱۶ جولائی ۶۲۲ء جیولین کو یکم محرم ۱ھ کی قمری تاریخ تھی لہٰذا ہماری تخریج درست ہے چاند کی پہلی تاریخ کے بالمقابل کسی بھی عیسوی سال (جیولین) کی تاریخ معلوم کرنے کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ عیسوی سال ر۱۹ کے باقی ماندہ x۱۱ اور پھر حسب ضرورت ۳۰ پر تقسیم کرنے کے بعد جو باقی ماندہ عدد حاصل ہوا تھا اسے ۲۶ سے تفریق کریں کیونکہ یکم جنوری ۱ ق م کو قمری تاریخ ۶ تھی لہٰذا اگلے قمری ماہ کی پہلی تاریخ جنوری کے مہینہ میں ۳۲-۶=۲۶ جنوری تھی حاصل تفریق سے صدی ر۳ کا حاصل قسمت بحذف کسر بھی کم کریں تو جنوری کی وہ تایخ ظاہر ہوگی جس کے مقابل چاند کی پہلی تاریخ ہوگی مثلاً ہمیں یہ معلوم کرنا ہے کہ جنوری ۶۲۲ء جیولین میں جنوری کی کون سی تاریخ کو قمری ماہ کی یکم تاریخ ہوگی ۱۹ر۶۲۲ کا باقی ماندہ =۱۴، ۳۰ر۱۴x۱۱ کا باقی ماندہ=۴ میں سے ۲۶ کو تفریق کیا تو حاصل تفریق ۲۲ برآمدہ ہو اب اس سے صدی کا عدد تقسیم ۳=۳ تقسیم ۶=۲ کم کیا تو ۲۲-۲=۲۰ جنوری کی تاریخ برآمد ہوئی جنوری کے بعد باقی عیسوی مہینوں کی تاریخ کی ترتیب پہلے ہی بیان کی جاچکی ہے

(ب) اگر گریگورین عیسوی تقویم میں کسی بھی سال کی یکم جنوری کے مقابل قمری تاریخ معلوم کرنا ہو تو معمولی تبدیلی کے ساتھ جیولین تقویم والا کلیہ ہی مستعمل ہو گا۔ جیولین طریقے میں جو تاریخ برآمد ہوئی تھی اس میں سے صدی کے عدد x۴ تقسیم ۳ کا حاصل ضرب بہ تکمیل کسر تفریق کریں اگر حاصل تفریق منفی عدد میں ظاہر ہو تو ۳۰ جمع کر کے اسے مثبت سمت میں لے آئیں یہ تبدیلی اس لیے کی گئی ہے کہ جیولین تقویم میں عیسوی سال کی اوسط مدت ۳۶۵.۲۵ دن ہے جب کہ گریگورین تقویم میں صدی کا ۴۰۰ پر تقسیم نہ ہونے والا سال لیپ کا محسوب نہیں ہوتا نیز دوسری تبدیلی یہ کرنی ہوگی کہ یکم جنوری ۱ ق م گریگورین کی قمری تاریخ ۸ لی جائے گی کیونکہ گریگورین تقویم کا آغاز جیولین سے دو دن موخر ہے مثلاً ہم یکم جنوری ۱۹۹۶ء کے بالمقابل قمری تاریخ معلوم کرنا چاہتے ہیں (۱۹۹۶ر۱۹) کا باقی ماندہ=۱، ۱x۱۱=۱۱، ۱۱+۸=۱۹، ۱۹+صدی کا عدد تقسیم ۳ کا حاصل قسمت بحذف کسر یعنی ۶=۲۵، اب

۲۵۔(صدی کا عدد ۴x۳/۴ کا حاصل ضرب بہ تکمیل کسر)=۲۵۔۱۵=۱۰ یعنی جنوری ۱۹۹۶ء کی پہلی تاریخ کو چاند کی ۱۰ تاریخ تھی باقی عیسوی مہینوں کی پہلی تاریخ کے بالمقابل قمری تواریخ کی ترتیب بجز چند مستثنیات کے حسب سابق یوں ہوگی

یکم جنوری	یکم فروری	یکم مارچ	یکم اپریل	یکم مئی	یکم جون
۱۰	۱۱	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
یکم جولائی	**یکم اگست**	**یکم ستمبر**	**یکم اکتوبر**	**یکم نومبر**	**یکم دسمبر**
۱۴	۱۵	۱۷	۱۷	۱۹	۱۹

مذکورہ بالا قمری تواریخ کو بالترتیب ۳۲ اور ۳۱ سے تفریق کرتے جائیں تو اگلے قمری مہینوں کی یکم تاریخ کے مقابل عیسوی تواریخ بر آمد ہونگی چنانچہ یہ جدول یوں بنے گی

جنوری	فروری	مارچ	اپریل	مئی	جون	جولائی	اگست	ستمبر	اکتوبر	نومبر	دسمبر
۲۴	۲۰	۲۲	۲۰	۲۰	۱۸	۱۸	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲

یاد رہے کہ مذکورہ تواریخ تقریبا یہی ہیں ان کا اصل تواریخ سے ایک دن کا اور کبھی کبھار دو دن کا فرق ممکن ہے گو اکثر یہ رویت ہلال کے مطابق ہونگی چنانچہ پاکستانی رویت ہلال کے مطابق ۱۵ ستمبر کو واقعی چاند کی پہلی تاریخ یکم جمادی الاولی ۱۴۱۷ھ تھی

قمری مہینہ کی پہلی تاریخ کے بالمقابل کسی بھی گریگورین عیسوی سال کے جنوری کی تاریخ معلوم کرنے کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ سال /۱۹ کے باقی ماندہ x۱۱ کے حاصل ضرب کو حسب ضرورت ۳۰ پر تقسیم کرنے سے جو باقی ماندہ عدد حاصل ہو اسے ۲۴ سے تفریق کریں کیونکہ یکم جنوری ۱ق م گریگورین کو قمری تاریخ ۸ تھی لہٰذا اگلے قمری ماہ کی پہلی تاریخ ۳۲۔۸=۲۴ جنوری کے مقابل تھی اب اس حاصل تفریق سے صدی کے عدد تقسیم ۳ کا حاصل قسمت بحذف کسر بھی تفریق کریں اب اس حاصل تفریق میں صدی کے عدد x ۴/۳ کے حاصل ضرب بہ تکمیل کسر کو جمع کریں تو مطلوبہ عیسوی تاریخ بر آمد ہونگی مثلا ہمیں یہ معلوم کرنا ہے کہ جنوری ۱۹۹۶ء میں جنوری کی کونسی تاریخ کو چاند کی پہلی تاریخ ہوگی(۱۹/۱۹۹۶) کا باقی ماندہ=۱'۱x۱۱=۱۱'۲۴۔۱۱=۱۳ اب ۱۳۔صدی کا عدد تقسیم ۳ کا حاصل قسمت بحذف کسر یعنی ۱۹/۳ کا حاصل قسمت بحذف کسر یعنی ۶=۱۳۔۶=۷' اب ۷+ صدی کے عدد x۴/۳ کا حاصل ضرب بہ تکمیل کسر=۷+۱۵=۲۲ جنوری ۱۹۹۶ء کو چاند کی پہلی تاریخ ہوگی باقی عیسوی مہینوں کی تواریخ کی ترتیب کی جدول پہلے ہی دی جاچکی ہے

مذکورہ قواعد پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ۱۹۰۰ء سے ۲۱۹۹ء تک کے تین سو سالون کے لیے

آسان طریقہ یکم جنوری کے مقابل قمری تاریخ معلوم کرنے کا یہ ہے کہ سال تقسیم ۱۹ کے باقی x۱۱ کے حاصل ضرب کو حسب ضرورت ۳۰ پر تقسیم کرنے سے جو باقی ماندہ عدد حاصل ہوا تھا اس سے ایک کم کردیں مثلاً سال ۱۹۹۶ء کے لیے ۱۱ کا عدد برآمد ہوا تھا اس سے ایک کم کیا تو یکم جنوری ۱۹۹۶ء کو قمری تاریخ ۱۰ برآمد ہوئی اسے ۳۲ سے کم کریں تو اگلے قمری ماہ کی پہلی تاریخ کے بالمقابل جنوری کی تاریخ ۳۲-۱۰=۲۲ جنوری ۱۹۹۶ء برآمد ہوگی

مذکورہ قواعد کے استعمال سے اگر تاریخ ۳۰ سے اوپر برآمد ہوتو اسے ۳۰ پر تقسیم کرکے باقی ماندہ عدد لیں اگر تاریخ منفی عدد میں برآمد ہو تو اسمیں ۳۰ جمع کرکے مثبت عدد حاصل کرلیں

(ج) مذکورہ قواعد کی روشنی میں ہم کیلکولیٹر کی مدد کے بغیر کسی بھی عیسوی تاریخ کے بالمقابل ہجری تقویم معلوم کر سکتے ہیں یکم جنوری ۱ء جیولین کو قمری تاریخ ۱۶ جمادی الاولی ۶۴۱ ق ھ تھی تو جیولین عیسوی سال سے ۶۴۱ سال تفریق کردیں اور جمادی الاولی تک مثبت سمت کے ۵ مہینے جمع کردیں اب عیسوی سال تقسیم ۱۹ کا حاصل قسمت کا صحیح عدد لیں اور اسے ۷ سے ضرب دیکر بارہ پر تقسیم کرکے مزید سال اور مہینے حاصل کریں اور انہیں بھی پہلے کے حاصل جمع میں جمع کردیں اب سال تقسیم ۱۹ سے جو عدد باقی بچا تھا اسے ۱۱ سے ضرب دیں اور حاصل ضرب میں ۶ جمع کریں اس میں صدی کے عدد تقسیم ۳ کا حاصل قسمت بحذف کسر بھی جمع کریں اگر میزان ۳۰ سے بڑھ گئی ہو تو ان دونوں کو ۳۰ پر تقسیم کرکے ان مہینوں اور دنوں کو بھی سابق حاصل جمع میں جمع کردیں تو عیسوی جیولین تقویم کی رواں تاریخ مھینہ اور سال برآمد ہوگا مثلاً ہمیں یکم جنوری ۶۸۰ء کے مقابل ہجری تقویم مطلوب ہے

	دن	ماہ	سال
یکم جنوری ۶۸۰ء	۰	۰	۶۸۰
تفریق ۶۴۱ ق.ھ.	۰	۰	۶۴۱

	۰	۰	۳۹
+ جمادی الاولی	۰	۵	۰

	۰	۵	۳۹
+ ۲۰ سال ۵ ماہ	۰	۵	۲۰

	۵۹	۱۰	۰
+ ۵ ماہ ۲۳ دن	۰	۵	۲۳
	۶۰	۳	۲۳

عیسوی سال ۶۸۰ تقسیم ۱۹ کا حاصل قسمت ۳۵ ہے۔ (۳۵ x ۷) = ۲۴۵ ماہ انہیں بارہ پر تقسیم کر کے سال بنائے تو بیس سال پانچ ماہ ہوئے سال ۶۸۰ تقسیم ۱۹ کا باقی ماندہ = ۱۵ (۱۵ x ۱۱) + ۶ + ۶ تقسیم ۲ = ۱۷۳ دن۔ ان ۱۷۳ دنوں کو ۳۰ پر تقسیم کیا تو ۵ ماہ ۲۳ دن حاصل ہوئے۔

یعنی یکم جنوری ۶۸۰ء جیولین کو ہجری تاریخ ۲۳ ربیع الاول ۶۰ھ تھی اب مثلا ہم ۱۰ اکتوبر ۶۸۰ء کے مقابل ہجری تاریخ معلوم کرنا چاہتے ہیں ۲ جنوری سے ۱۰ اکتوبر تک دنوں کی تعداد ۲۸۳ دن ہے ہم نے یکم جنوری کا ایک دن نہیں لیا کیونکہ یہ پہلے ہی محسوب ہوچکا ہے ۲۸۳ دنوں کے قمری مہینے اسطرح بنائیں کہ ایک ماہ ۳۰ دن کا اور دوسرا ماہ بالترتیب ۲۹ دن کا ہو اس طرح ۹ ماہ اور ۱۷ دن حاصل ہوئے انہیں مذکورہ سالوں مہینوں اور دنوں پر جمع کردیں

	سال	ماہ	دن
	۶۰	۳	۲
+	۰	۹	۱۷
	۶۱	۱	۱۰

پس ۱۰ اکتوبر ۶۸۰ء جیولین کو ہجری تاریخ ۱۰ محرم ۶۱ھ تھی اس طریقہ سے رواں تاریخ رواں میھنہ اور رواں سال برآمد ہوتا ہے یوں یہ تحویل خاصی دلچسپ اور سہل ہے گریگورین عیسوی تقویم کے لیے بھی یہی عمل ہوگا سوائے ان چندتبدیلیوں کے جن کا ذکر پہلے ہوچکاہے مثلا ہمیں یکم جنوری۱۹۹۶ء کے مقابل ہجری تقویم مطلوب ہے

دن	ماه	سال
٠	۵	١٩٩٦
٠	٠	٦۴١
٠	۵	١٣۵۵
٠	٣	٦١
١٠	٠	٠
١٠	٨	١۴١٦

١٩٩٠ کا حاصل قسمت = ١٠۵، ١٠۵ x ٧ = ٣۵٧ ماه انہیں بارہ پر تقسیم کیا تو ٦١ سال تین ماہ ہوئے۔
بم ١٩ کا باقی ماندہ = ١، ١ x ١١ = ١١، ١١ + ٨ = ١٩، ١٩ + ١٩ تقسیم ٣ = ٢۵، ٢۵ - ١٩ x ٣ تقسیم ۴ بہ تکمیل کسر
١۵ = ١٠ دن۔ پس یکم جنوری ١٩٩٦ء = ١٠ شعبان ١۴١٦ھ
ب مثلاً ہمیں ٢۴ اکتوبر ١٩٩٦ء کی ہجری تحویل مطلوب ہے ٢ جنوری ١٩٩٦ء سے ٢۴ اکتوبر ١٩٩٦ء تک
تعداد ٢٩٧ ہے ان کے قمری مہینے بالترتیب ٣٠ اور ٢٩ دنوں کے حساب بنائے تو دس ماہ دو دن
ئے انہیں بھی مذکورہ دنوں مہینوں اور سالوں میں جمع کیا

دن	ماه	سال
١٠	٨	١۴١٦
٢	١٠	٠
١٢	٦	١۴١٧

پس ٢۴ اکتوبر ١٩٩٦= ١٢ جمادی الاخری ١۴١٧ھ لیکن اصل تاریخ ١٢ کی بجائے ١٠ جمادی الاخری
(١١x١١) ر ١٩٠٠ سے ٢١٩٩ء تین سو سالوں کے لیے آسان طریقہ یہ ہے کہ ١١x١ کے حاصل ضرب ١١
یک کم کردیں اسی طرح اگلی مثال میں یہ طریقہ تقریباً یہی ہے اس میں بعض اوقات ایک دو دن کا

فرق پڑجاتا ہے لیکن کیلکولیٹر اور کسور اعشاریہ کی الجھن سے بچاتا ہے لہٰذا نادر اور قابل قدر ہے مثلاً ہمیں ۲۶ اگست ۱۹۸۷ء کی ہجری سال تحویل مطلوب ہے

	دن	ماہ	سال
	۰	۵	۱۹۸۷
-	۰	۰	۶۴۱
	۰	۵	۱۳۴۶
+	۰	۸	۶۰
+	۰	۴	۰
	۰	۵	۱۴۰۷
ایک ماہ تاریخ میں تبدیل کیا	۰	۱	۰
۰	۴	۱۴۰۷	
+ ۳۰ تاریخ	۳۰	۰	۰
	۳۰	۴	۱۴۰۷

نوٹ:۔ ۱۹۸۷ تقسیم ۱۹ کا حاصل قسمت = ۱۰۴، ۱۰۴ x ۷ تقسیم ۱۲ = ۶۰ سال ۸ ماہ، ۱۹۸۷ تقسیم ۱۹ کا باقی ماندہ = ۱۱، ۱۱ x ۱۱ = ۱۲۱، ۱۲۱ + ۸ + ۱۹ تقسیم ۶ کا حاصل قسمت .بحذف کسر = ۱۳۵، ۱۳۵ ـ (۱۹ x ۳ تقسیم ۴ بہ تکمیل کسر) = ۱۳۵ ـ ۱۵ = ۱۲۰، ۱۲۰ دن تقسیم ۳۰ = ۴ ماہ، پس یکم جنوری ۱۹۸۷ء = ۳۰ ربیع الثانی ۱۴۰۷ھ

اب ۲ جنوری سے ۲۶ اگست تک ۲۳۷ دنوں کو بالترتیب ۳۰ اور ۲۹ دنوں کے حساب سے قمری مہینوں اور دنوں میں تبدیل کیا تو ۸ ماہ اور ایک دن حاصل ہوئے انہیں مذکورہ دنوں مہینوں اور سالوں میں جمع

کردیں

دن	ماہ	سال
۳۰	۴	۱۴۰۷
۱	۸	۰
۱	۱	۱۴۰۸

پس ۲۶ اگست ۱۹۸۷ء= یکم محرم ۱۴۰۸ ھ چنانچہ پاکستانی رویت کے مطابق یہ تخریج بالکل صحیح ہے تحدیث نعمت کے طور پر عرض ہے کہ یہ قواعد معہ توجیہات راقم الحروف سے پہلے غالبا کسی نے وضع نہیں کئے تحویل آسان طریقہ ہے جبکہ اکثر حضرات اس معاملے میں الجھن اور مشکل پسندی کا شکار ہوئے ہیں اس قاعدہ میں سال تقسیم ۱۹ کے حاصل قسمت کو ۷ سے ضرب اس لیے دی کہ ۲۸۸ شمسی مہینے یا ۱۹ شمسی سال ۲۳۵ قمری مہینوں کے تقریبا برابر ہوتے ہیں جیسا کہ پہلے بھی تفصیلا مذکور ہوچکا ہے یوں ۱۹ سالہ شمسی دور میں ۷ قمری ماہ زائد ہوجاتے ہیں سال تقسیم ۱۹ کے باقی ماندہ کو ۱۱ سے اسلیے ضرب دی گئی کہ شمسی و قمری سال کی مدت میں عموما ۱۱ دن کا فرق ہوتا ہے

اسی طرح اگر ہجری تقویم کی عیسوی تحویل مطلوب ہو تو ہجری سالوں کو ۳۳ پر تقسیم کرکے حاصل قسمت کو ہجری سالوں سے تفریق کردیں اور حاصل تفریق میں ۶۲۱ سال جمع کردیں تو ہجری سال کے بالمقابل عیسوی سال برآمد ہوگا کیونکہ ۳۳ قمری سال تقریبا ۳۲ شمسی سالوں کے برابر ہوتے ہیں اور ہجری تقویم سے پہلے عیسوی شمسی تقویم کے ۶۲۱ سال گزر چکے تھے اس طرح جو عیسوی سال برآمد ہو مذکورہ طریقہ کے مطابق اسے ہجری تقویم میں لاکر تقابل کرلیں مثلا ۱۴۱۷ھ کو ہم لیتے ہیں

۱۴۱۷ تقسیم ۳۳ کا حاصل قسمت=۴۲ ہے (۱۴۱۷-۴۲+۶۲۱)=۱۹۹۶ء ہوا۔ اب مذکورہ قواعد کے مطابق سال ۱۹۹۶ء کے مہینوں اور تواریخ کو ہجری کے بالمقابل لایا جاسکتا ہے

(د) عبرانی تقویم۔ سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے توقیتی تضادات کو سمجھنے کے لیے یہودیوں کی عبرانی تقویم کی مبادیات کا علم ضروری ہے مروجہ عبرانی تقویم کا آغاز چوتھی صدی عیسوی میں کیا گیا درمیانی ادوار میں بعض معمولی تغیرات ہوتے رہے مثلا یہودی قمری ماہ کا آغاز رویت ہلال سے کرتے رہے اور کبھی ولادت قمر کے اوقات کا حسابی تعین کرکے کرتے رہے یہ تقویم قمریہ شمسی تقویم ہے

جس کا دارو مدار اگرچہ قمری مہینوں پر ہے لیکن ان مہینوں کو موسموں کے مطابق رکھتے اور قمری سال کو شمسی سال کی مدت سے قریب ترین لانے کے لیے کبیسہ(لیپ) کے مہینے بڑھانے پڑے ۱۹ سالہ دور میں تیسرا چھٹا آٹھواں گیارہواں چودہواں سترواں اور انیسواں سال ۱۳ قمری مہینوں کا اور باقی بارہ سالوں کے بارہ بارہ مہینے ہی محسوب ہوتے ہیں یوں ۱۹سالوں کے کل قمری مہینے (۷x۱۳) + (۱۲x۱۲)=۲۳۵ ماہ بنتے ہیں جو ۱۹ شمسی سالوں یا ۱۹x۱۲= ۲۲۸ شمسی مہینوں کے برابر ہو جاتے ہیں صرف معمولی سا فرق رہتا ہے یوں عبرانی تقویم کے یہ قمری مہینے موسموں کے مطابق رہتے ہیں مہینوں کے نام یہ ہیں= تشری حشواں کیسلیو تبت شباط ادار نیساں ایالہ سیواں تموز آب ایلول۔ کبیسہ (لیپ) کے سالوں میں ادار کا مہینہ دو مرتبہ(ادار اول اور ادار ثانی)لایا جاتاہے یہ عام اور مکبوس(کبیسہ والے) سال تین قسم کے ہوتے ہیں مکمل متوسط اور ناقص۔ عام مکمل سال ۳۵۵ دن کا عام متوسط سال ۳۵۴ دن کا اور عام ناقص سال ۳۵۳ دن کا ہوتا ہے جبکہ مکمل مکبوس سال ۳۸۵ دن کا۔ متوسط مکبوس ۳۸۴ دن کا اور ناقص مکبوس سال ۳۸۳ دن کاہوتا ہے۔ دور حاضر میں سال کا آغاز ولادت قمر سے کیا جاتا ہے لیکن اگر تشری کی پہلی تاریخ جمعہ اتوار یا بدھ کے دنوں میں آ رہی ہو تو اکثروبیشتر یکم تشری کو ایک دن موخر اور بعض اوقات ایک دن مقدم کردیا جاتاہے کسی زمانہ میں سال کا آغاز نیساں کے مہینہ سے کیا جاتا ہے لیکن بعد میں یہودیوں نے انکے ہاں دنیوی مقاصد کے لیے تمدنی سال (civil year) کا آغاز تشری سے اور دینی مقاصد کے مذہبی سال کا آغاز نیساں سے کیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا زمانہ چھٹی اور ساتویں صدی عیسوی کا ہے جبکہ مروجہ عبرانی تقویم کا آغاز چوتھی صدی عیسوی سے کیا گیا ہے بالفاظ دیگر اسکا ابتدائی ڈھانچہ تیار کیا گیا مدینہ منورہ (یثرب) کے نواح میں یہودی قبائل آباد تھے لہٰذا مدینہ کے یہ یہودی قمری و شمسی تقویم استعمال کرتے تھے دیگر امور کی طرح یہودیوں کی قمریہ شمسی تقویم نے بھی عربوں کے تمدن کو متاثر کیا دور حاضر کی عبرانی تقویم میں سال کی اوسط مدت ۳۶۵ دن ۵ گھنٹے ۵۵ منٹ اور ۲۵٫۲۵٫۵۷ سیکنڈ یعنی ۳۶۵.۲۴۶۸۲ دن ہوتی ہے جبکہ گریگورین عیسوی تقویم کے سال کی اوسط مدت ۳۶۵.۲۴۲۵ دن ہے۔ یوں عبرانی سال کی مدت ۰.۰۰۴۳۲ دن یعنی کوئی چھ منٹ زائد ہے۔ اس قمریہ شمسی تقویم کا آغاز یہودیوں نے خود اپنے ظن و تخمین اور حساب سے حضرت آدم علیہ اسلام کی تخلیق سے ایک سال پہلے ۷ اکتوبر ۳۷۶۱ ق م بروز سوموار سے کیا جیسا کہ تحویلات حصہ اول میں بتایا جاچکا ہے عبرانی تقویم کے آغاز پر قبل مسیح جیولین تقویم کے دنوں کی تعداد (۔۳۴۲۶۷۳۱۱۳) دن تھی۔ ۱۹ سالہ عبرانی دور کی دنوں میں مدت (۳۶۵.۲۴۶۸۲x۱۹)=۶۹۳۹.۶۸۹۵ دن بنتی ہے اس طرح قمری مہینوں ۲۳۵ کی اوسط مدت فی ماہ

۲۹.۵۳۰۵۹۳=۶۹۳۹.۶۸۹۵ر۱۲ دن بنتی ہے اسطرح عام قمری سال کی اوسط مدت ۳۵۴.۳۶۷۱۱=(۲۹.۵۳۰۵۹۳x۱۲) دن بنتی ہے یکم جنوری ۱ء جیولین کو عبرانی سال کو ۳۷۶۲=۳۷۶۱+۱ خلیقہ تھا اب ہمیں دیکھنا ہے کہ سال ۱ء جیولین کے کونسے مہینے اور کونسی تاریخ کو یکم تشری ۳۷۶۲ خلیقہ کی تاریخ تھی۔

۳۷۶۱/۱۹=۱۹۷' باقی=۱۸ سال 'یعنی ۱۹ سالہ ۱۹۸ ویں دور کا اٹھارہواں سال چل رہاتھا۔ ۱۹۷ ادوار کے دن (۶۹۳۹.۶۸۹۵x۱۹۷)=۱۳۶۷۱۱۸.۸ دن برآمد ہوئے اٹھارہ سالوں کے دن (۳۵۴.۳۶۷۱۱x۱۸)=۶۳۷۸.۶۰۷۹ دن برآمد ہوئے چونکہ ان اٹھارہ سالوں میں تیسرا چھٹا آٹھواں گیارہواں چودھواں اور سترہواں سال تیرہ تیرہ مہینوں کا تھا اس لیے ان چھ زائد مہینوں کے دن بھی لئے (۲۹.۵۳۰۵۹۳x۶)=۱۷۷.۱۸۳۵۵ دن برآمد ہوئے ان تمام ایام کو جمع کیا تو (۱۷۷.۱۸۳۵۵+۸۳۷۸.۶۰۹۷+۱۳۶۷۱۱۸.۸)=۱۳۷۳۶۷۴.۵ دن یا ۱۳۷۳۶۷۵ دن برآمد ہوئے ہم پہلے معلوم کر چکے ہیں کہ عبرانی تقویم کے آغاز سے یکم جنوری ۱ء جیولین تک دنوں کی تعداد ۱۳۷۳۴۲۶ دن تھی انہیں مذکورہ دنوں سے تفریق کیا تو سال ۱ء کے (۱۳۷۳۶۷۵-۱۳۷۳۴۲۶)=۲۴۹ دن برآمد ہوئے سال ۱ء کا ۲۴۹ واں دن ۶ ستمبر برآمد ہوا پس یکم تشری ۳۷۶۲ خلیقہ کے بالمقابل جیولین عیسوی تاریخ ۶ ستمبر ۱ء برآمد ہوئی جیولین عیسوی سال کی اوسط مدت ۳۶۵.۲۵ دن سے عبرانی سال کی اوسط مدت ۳۶۵.۲۴۶۸۲ تفریق کی تو جیولین عیسوی سال بقدر ۰۶۰۷. دن زائد نکلا یعنی (۰۶۰۷.ر۱)x۱۹=۳۱۳.۰۱ یا ۳۱۳ سالوں کے بعد جیولین عیسوی تواریخ سے ایک دن کم کرنا ہوگا بغرض سہولت یہ سمجھ لیں کہ ہر ۳۰۰ سال کے بعد ایک دن کی کمی واقع ہوگی پس عیسوی سالوں کے تین سو سالہ گروپ از ۶۰۰ء تا ۸۹۹ء کے لیے ۶۰۰ر۳۰۰=۶ر۳=۲ دنوں کی کمی ہوگی سال ۱ء جیولین عیسوی تقویم کے ۱۹ سالہ دور کا پہلا سال ہے ۶۰۰ء کے بعد سال ۶۰۹ء کو ۱۹ پر تقسیم کیا تو حاصل قسمت ۳۲ اور باقی ایک حاصل ہوا یعنی جیولین عیسوی تقویم میں ۱۹ سالہ ۳۲ ادوار پورے ہونے کے بعد ۳۳ ویں دور کا پہلا سال ہوا مذکورہ قواعد کے مطابق یکم جنوری ۶۰۹ء جیولین عیسوی سال میں عبرانی یکم تشری کا آغاز ۶ـ۲=۴ ستمبر ۶۰۹ء جیولین سے ہونا چاہیے عبرانی سال ۶۰۹+۳۷۶۱=۴۳۷۰ خلیقہ ہو اسے ۱۹ پر تقسیم کیا تو ۲۳۰ حاصل قسمت برآمد ہو باقی کچھ نہیں بچا یعنی سال ۴۳۷۰ خلیقہ عبرانی ۱۹ سالہ دور کے لحاظ سے ۲۳۰ ویں دور کا آخری انیسواں سال تھا جبکہ عیسوی تقویم میں اس کا مقابل سال ۶۰۹ء انیس سالہ ۳۳ویں دور کا پہلا سال تھا اس سے معلوم ہوا کہ عیسوی تقویم کے انیس سالہ دور کا جو سال نمبر ہو اس سے ایک کم کردیں تو عبرانی تقویم کے انیس سالہ دور کا سال نمبر برآمد ہوگا پس عیسوی انیس

سالہ دور کا پہلا سال نمبر عبرانی تقویم کا انیسواں سال نمبر ہوگا اور عیسوی تقویم کے ۱۹ سالہ دور کا دوسرا سال نمبر عبرانی تقویم کے ۱۹ سالہ دور کا پہلا سال نمبر ہو گا۔ ۶۰۹ء سے شروع ہونے والا عیسوی انیس سالہ دور ۶۲۷ء تک ختم ہوگا شمسی سالوں میں قمری ایام کا سالانہ فرق ۱۱ دن کا ہے یعنی قمری سال ۱۱ دن چھوٹا ہوتا ہے مگر کبیسہ کا سال ۳۸۴-۳۶۵=۱۹ دن بڑھ جائے گا اسطرح ۶۰۹ء سے ۶۲۷ء تک یکم تشری کے بالمقابل تقریبی عیسوی تواریخ کی جدول یوں بنے گی کبیسہ کے سالوں کے نمبروں پر گول دائرہ لگایا گیا ہے

عیسوی سال	۱۹ سالہ ۳۳ ویں دور کا سال نمبر	عبرانی سال	۲۳۰ ویں اور ۲۳۱ ویں دور کا سال نمبر	یکم تشری کے بالمقابل عیسوی تواریخ
۶۰۹	۱	۴۳۷۰	۱۹	۴ ستمبر ۶۰۹ء
۶۱۰	۲	۴۳۷۱	۱	۲۳ ستمبر ۶۱۰ء
۶۱۱	۳	۴۳۷۲	۲	۱۲ ستمبر ۶۱۱ء
۶۱۲	۴	۴۳۷۳	۳	یکم ستمبر ۶۱۲ء
۶۱۳	۵	۴۳۷۴	۴	۲ ستمبر ۶۱۳ء
۶۱۴	۶	۴۳۷۵	۵	۹ ستمبر ۶۱۴ء
۶۱۵	۷	۴۳۷۶	۶	۲۹ اگست ۶۱۵ء
۶۱۶	۸	۴۳۷۷	۷	۱۷ ستمبر ۶۱۶ء
۶۱۷	۹	۴۳۷۸	۸	۶ ستمبر ۶۱۷ء
۶۱۸	۱۰	۴۳۷۹	۹	۲۵ ستمبر ۶۱۸ء
۶۱۹	۱۱	۴۳۸۰	۱۰	۱۴ ستمبر ۶۱۹ء
۶۲۰	۱۲	۴۳۸۱	۱۱	۳ ستمبر ۶۲۰ء
۶۲۱	۱۳	۴۳۸۲	۱۲	۲۲ ستمبر ۶۲۱ء
۶۲۲	۱۴	۴۳۸۳	۱۳	۱۱ ستمبر ۶۲۲ء
۶۲۳	۱۵	۴۳۸۴	۱۴	۳۱ اگست ۶۲۳ء
۶۲۴	۱۶	۴۳۸۵	۱۵	۱۹ ستمبر ۶۲۴ء
۶۲۵	۱۷	۴۳۸۶	۱۶	۸ ستمبر ۶۲۵ء

۶۲۶	۱۸	۴۳۸۷	۱۷	۲۸ اگست ۶۲۶ء
۶۲۷	۱۹	۴۳۸۸	۱۸	۱۶ ستمبر ۶۲۷ء

ہم یہ تو جانتے ہی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا زمانہ چھٹی اور ساتویں صدی عیسوی کا ہے لہذا آپ کے زمانہ میں عبرانی سالوں کی یکم تشری کے بالمقابل جیولین عیسوی تواریخ ۲۷ اگست سے ۲۶ ستمبر کے درمیان کی تواریخ میں آیا کرتی تھیں اسکا مطلب یہ ہوا کہ بیسویں صدی عیسوی کے ۱۹ سالہ ادوار میں ان تواریخ میں مزید چار دن کی کمی ہوگی کیونکہ ہر ۳۰۰ سال کے بعد ایک دن کی کمی محسوب کی گئی ہے لیکن اب جیولین کی بجائے گریگورین عیسوی تقویم مروج ہے جس میں ۴۰۰ پر تقسیم نہ ہونے والا صدی کا سال لیپ کا نہیں ہوتا لہذا ان تواریخ میں ۱۹ x ۴ / ۳ کے حاصل ضرب بہ تکمیل کسر یعنی ۱۵ دنوں کا اضافہ ہونا چاہیے مگر گریگورین تقویم کا آغاز جیولین تقویم سے دو دن بعد کا محسوب کیا گیا ہے لہذا ۱۵-۲=۱۳ دن کا اضافہ ہوگا یعنی ۴ دنوں کی کمی اور تیرہ دنوں کااضافہ یا بالفاظ دیگر ۱۳-۴=۹ دنوں کا اضافہ ہوگا ۲۷ اگست اور ۲۶ ستمبر کی تواریخ میں ۹ دنوں کا اضافہ کیا تو معلوم ہوا کہ بیسویں صدی عیسوی میں عبرانی تقویم کا یکم تشری ۵ ستمبر اور ۵ اکتوبر کی تواریخ کے درمیان کی تواریخ میں واقع ہوتا ہے جیولین عیسوی تقویم میں یکم تشری کے مقابل عیسوی تاریخ معلوم کرنے کا ایک طریقہ تو وہی ہے جس سے ہم نے یکم تشری ۳۷۶۲ خلیقہ کے بالمقابل عیسوی تاریخ ۶ ستمبر ۱ء برآمد کی تھی لیکن یہ طریقہ پیچیدہ اور طویل ہے آسان طریقہ یہ ہے کہ عیسوی سال تقسیم ۱۹ کے باقی ماندہ عدد کو ۱۱ سے ضرب دیں حاصل ضرب ۳۰ سے زائد ہو تو اسے ۳۰ پر تقسیم کرکے اسکا باقی ماندہ عدد لیں اور اسے ۱۷ سے تفریق کریں کیونکہ سال ۱ء جیولین میں یکم تشری کے بالمقابل عیسوی تاریخ ۶ ستمبر تھی پس سال ا ق م میں یکم تشری کے بالمقابل عیسوی تاریخ ۶+۱۱=۱۷ تھی اب حاصل تفریق سے صدی کا عدد تقسیم ۳ حاصل قسمت .بحذف کسر مزید کم کریں تو مطلوبہ عیسوی تاریخ برآمد ہوگی مثلاً ۶۲۲ ء میں یکم تشری کے بالمقابل عیسوی تاریخ معلوم کرنا چاہتے ہیں ۶۲۲ تقسیم ۱۹ کا باقی ماندہ ۱۴ ہے ۱۴x۱۱=۱۵۴ کو ۳۰ پر تقسیم کیا تو باقی ماندہ ۴ ہے اسے ۱۷ سے تفریق کیا تو حاصل تفریق ۱۳ برآمد ہوا صدی کا عدد ۶ ہے ۶/۳=۲ دن مزید کم کئے تو تاریخ ۱۳-۲=۱۱ برآمد ہوئی چونکہ سال ۶۲۱ء کے بالمقابل عبرانی سال ۶۲۱+۳۷۶۱=۴۳۸۲ خلیقہ کبوس سال تھا اس لیے سال ۶۲۲ء میں ستمبر کی درمیانی تواریخ میں یکم تشری کے بالمقابل ۱۱ ستمبر ۶۲۲ء کی تاریخ برآمد ہوئی چونکہ ۱۱ ستمبر ۶۲۲ء کو بدھ جمعہ یا اتوار نہیں تھا بلکہ ہفتہ تھا لہذا دور حاضر کی عبرانی تقویم کے قواعد کے مطابق بھی یہ تاریخ درست ہے۔ الغرض سالہائے ۶۰۰ و ۸۹۹ جیولین میں یکم تشری کے بالمقابل عیسوی تاریخ ۲۷ اگست سے ۲۶ ستمبر کے درمیان کی تواریخ

ہونگی اگر سال رواں سے پہلے کا سال مکبوس ہو تو تاریخ ستمبر کے اور اوخر کی برآمد ہو گی اگر سابقہ سال غیر مکبوس ہو تو تاریخ اواخر اگست یا اوائل ستمبر کی تواریخ میں آئیں گی۔

گریگورین عیسوی تقویم میں یکم تشری کے بالمقابل عیسوی تواریخ معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ عیسوی سال تقسیم ۱۹ کے باقی ماندہ کو ۱۱ سے ضرب دیں حاصل ضرب ۳۰ سے زائد ہو تو اسے ۳۰ پر تقسیم کر کے باقی ماندہ لیں اور اسے ۱۵ سے تفریق کریں کیونکہ ۱۷ ستمبر اق م کو یکم تشری تھی۔ گریگورین تقویم دو دن بعد کی محسوب کی گئی ہے۔ لہٰذا گریگورین اق م کو یکم تشری کے بالمقابل ۱۷-۲ = ۱۵ ستمبر کی تاریخ تھی۔ اب حاصل تفریق سے صدی کے عدد تقسیم ۳ کا حاصل قسمت بحذف کسر مزید کم کریں حاصل تفریق میں صدی کے عدد x ۴/۳ کا حاصل ضرب بہ تکمیل کسر جمع کر دیں تو مطلوبہ عیسوی تاریخ برآمد ہو گی اگر سال رواں سے پہلے کا سال مکبوس تھا تو تاریخ ستمبر کے اواخر یا اکتوبر کے اوائل کی ہو گی اگر سابقہ سال غیر مکبوس تھا تو تاریخ ستمبر کے اوائل کی یا ستمبر کی درمیانی تاریخوں کی ہو گی اگر برآمد کردہ عیسوی تاریخ کو اتوار بدھ یا جمعہ ہو تو تاریخ ایک دن موخر اور کبھی کبھار ایک دن مقدم ہو گی مثلاً ہم سال ۱۹۸۸ء کی یکم تشری کے مقابل عیسوی تاریخ معلوم کرنا چاہتے ہیں ۱۹۸۸ تقسیم ۱۹ کا باقی ماندہ ۱۲ ہے ۱۲ x ۱۱ = ۱۳۲ کو ۳۰ پر تقسیم کرنے سے باقی ماندہ ۱۲ حاصل ہوا اسے ۱۵ سے تفریق کیا تو ۱۵ - ۱۲ = ۳ کا عدد حاصل ہوا اب اس سے صدی کا عدد تقسیم ۳ = ۱۹ تقسیم ۳ کا حاصل ضرب بحذف کسر مزید کم کیا تو ۳-۶=-۳ کا عدد حاصل ہوا۔ اب اس میں صدی کا عدد x۳ تقسیم ۴ یعنی ۱۹ x ۴/۳ کا حاصل ضرب بہ تکمیل کسر جمع کیا تو مطلوبہ تاریخ (- ۳ + ۱۵)= ۱۲ ستمبر ۱۹۸۸ء برآمد ہوئی عبرانی سال ۱۹۸۸+۳۷۶۱=۵۷۴۹ خلیقہ تھا۔ ان قواعد کے مطابق اگر آخری میزان ۳۰ سے زائد ہو تو اسے ۳۰ پر تقسیم کر کے باقی ماندہ عدد لیں اگر میزان منفی اعداد میں ہو تو انہیں ۳۰ جمع کر کے مطلوبہ تاریخ کو مثبت سمت میں لے آئیں۔ ۱۹۰۰ء سے ۲۱۹۹ء تک کے سالوں کے لئے آسان طریقہ یہ ہے کہ سال تقسیم ۱۹ کے باقی ماندہ x۱۱ کے حاصل ضرب سے یا حسب ضرورت حاصل ضرب کو ۳۰ پر تقسیم کرنے سے جو عدد حاصل ہوا تھا اسے ۲۴ سے تفریق کر دیں۔ مثلاً مذکورہ مثال میں ۱۹۸۸ تقسیم ۱۹ کا باقی ماندہ ۱۲ ہے (۱۲x۱۱) تقسیم ۳۰ کا باقی ماندہ ۱۲ ہے اسے ۲۴ سے تفریق کیا تو ۱۲ ستمبر کی تاریخ برآمد ہوئی سال ۱۹۹۶ء:۔ (۱۹۹۶ تقسیم ۱۹) کا باقی ماندہ = ۱، ۱x۱۱=۱۱، ۲۴-۱۱=۱۳ ستمبر لیکن ۱۳ ستمبر ۱۹۹۶ء کو جمعہ تھا۔ (۱٫۲۵x۱۹۹۵ کا حاصل ضرب) + ۲۵۶ =۲۷۴۹ دن، ۲۷۴۹ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ =۵ ہے۔ سوموار سے شمار کیا تو پانچواں دن جمعہ کا برآمد ہوا۔ کیونکہ یکم جنوری ۱ھ گریگورین کو سوموار تھا۔ جمعہ سے یکم تشری کو شروع نہیں کیا جاتا لہٰذا مطلوبہ تاریخ ۱۴ ستمبر ۱۹۹۶ء ہے۔ اس طریقہ سے تقریبی عیسوی تواریخ

برآمد ہوں گی جو اکثروبیشتر حقیقی تواریخ کے مطابق ہوں گی۔ ہم ۱۹۴۰ء سے ۱۹۵۸ء تک یکم تشری کے بالمقابل حقیقی عیسوی تواریخ دے رہے ہیں۔ مذکورہ قواعد تخریج سے تاریخ برآمد کر کے اس کا حقیقی تاریخ سے موازنہ کریں تو متخرجہ تاریخ اکثروبیشتر حقیقی تاریخ کے مطابق ہو گی۔ یہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ آج کل یکم تشری کا تعین ولادت قمر کے اوقات کو ملحوظ رکھتے ہوئے کیا جاتا ہے ہر ماہ یہ اوقات چند گھنٹوں کے فرق سے بدلتے رہتے ہیں ان اوقات کے تعین کے حسابی طریقے طویل اور پیچیدہ ہیں۔ معیاری رصد گاہیں ان کا تعین کمپیوٹر سے کرتی ہیں۔

۱	۱۹۴۰ء	۱۳ اکتوبر بروز جمعرات	۱۰	۱۹۴۹ء	۲۴ ستمبر بروز ہفتہ
۲	۱۹۴۱ء	۲۲ ستمبر بروز سوموار	۱۱	۱۹۵۰ء	۱۲ ستمبر بروز منگل
۳	۱۹۴۲ء	۱۲ ستمبر بروز ہفتہ	۱۲	۱۹۵۱ء	یکم اکتوبر بروز سوموار
۴	۱۹۴۳ء	۳۰ ستمبر بروز سوموار	۱۳	۱۹۵۲ء	۲۰ ستمبر بروز ہفتہ
۵	۱۹۴۴ء	۱۸ ستمبر بروز سوموار	۱۴	۱۹۵۳ء	۱۰ ستمبر بروز جمعرات
۶	۱۹۴۵ء	۸ ستمبر بروز ہفتہ	۱۵	۱۹۵۴ء	۲۸ ستمبر بروز منگل
۷	۱۹۴۶ء	۲۶ ستمبر بروز جمعرات	۱۶	۱۹۵۵ء	۱۷ ستمبر بروز ہفتہ
۸	۱۹۴۷ء	۱۵ ستمبر بروز سوموار	۱۷	۱۹۵۶ء	۶ ستمبر بروز جمعرات
۹	۱۹۴۸ء	۴ اکتوبر بروز سوموار	۱۸	۱۹۵۷ء	۲۶ ستمبر بروز جمعرات
			۱۹	۱۹۵۸ء	۱۵ ستمبر بروز سوموار

لہٰذا اگلا دن ۲۲ ستمبر بروز سوموار لیا گیا۔ یہاں یہ یاد رہے کہ یہ قواعد دور حاضر کی عبرانی تقویم کے مطابق ہیں جس کا ابتدائی ڈھانچہ چوتھی صدی عیسوی میں تیار کیا گیا تھا۔ درمیان میں بعض تبدیلیاں ہوتی رہیں۔ حسابی تخریجات اور دیگر قرائن سے اندازہ ہوتا ہے کہ یثرب (مدینہ منورہ) کے نواح میں رہنے والے یہودی قبائل ولادت قمر کی بجائے رویت قمر کو ملحوظ رکھتے تھے۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ یکم تشری کا آغاز اتوار، بدھ یا جمعہ سے نہ کرتے ہوں۔ آج کل کبوس سالوں میں ادار کا مہینہ مکرر لایا جاتا ہے۔ جبکہ ماضی میں ایسے ادوار بھی گزرے کہ کبیسہ کے مہینہ کا تعین یہودیوں کا مذہبی پیشوا اپنے صوابدید سے کیا کرتا تھا۔ اس پیشوا کو "ناسی" کہا جاتا تھا۔

تضادات

تحویلات اور انکے متعلقات سے باخبر ہونے کے بعد توقیتی تضادات کو سمجھنا نہایت آسان ہے اس مختصر مقالہ میں سیرت طیبہ سے چند وقائع'غزوات وسرایا کا انتخاب ان توقیتی تضادات کی جانب توجہ مبذول کرانے کے لیے کیا گیا ہے ورنہ اس طرح کے واقعات وحوادث کا یہاں احاطہ واستیعاب مقصود نہیں ہے ان تضادات کی نوعیت مختلف ہے بعض واقعات معینہ موسمی صراحتوں سے مطابقت نہیں رکھتے بعض کی توقیت اس وقت کے سماجی و معاشرتی حالات سے ہم آہنگ نہیں تو بعض دیگر واقعات کی دو یا دو سے بھی زیادہ توقیتیں ہیں اسی طرح بعض واقعات و حوادث کی قمری تاریخ کے ساتھ جو دن بیان کیا گیا ہے حسابی تخریج سے بالکل غلط ثابت ہوتا ہے امثلہ ملاحظہ ہوں۔

(I) تقریباً تمام سیرت نگاروں نے واقعہ ہجرت میں ورود قبا کی تاریخ ۱۲ ربیع الاول بروز سوموار بیان کی ہے لیکن ۱۲ ربیع الاول ۱ھ کو سوموار کی بجائے جمعہ کا دن برآمد ہوتا ہے (۱.۵۳۰۵۸۸x۲)+۱۲=۱۵.۰۶=۱۵ـ۷ کا باقی ماندہ =۱= جمعہ کیونکہ یکم محرم ۱ھ کو جمعہ تھا یہی وجہ ہے کہ متاخرین نے ورود قبا کی تاریخ ۸ ربیع الاول بیان کی ہے سیرت نگاروں نے یہ بھی لکھا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ سے روانہ ہوئے تھے تو حضرت علی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بستر مبارک پر چادر اوڑھ کر سوئے تھے ربیع الاول ۱ھ کے بالمقابل عیسوی جیولین تقویم کا مہینہ ستمبر تھا مکہ مکرمہ کی گرم آب وہوا میں ستمبر کے مہینہ میں چادر اوڑھ کر سونا قرین محض نہیں اس لیے یہ توقیت موسمی حالات سے بھی مطابقت نہیں رکھتی ۔ تخریج ملاحظہ ہو یکم ربیع الاول ۱ھ =(۲x۲۹.۵) تقسیم

۳۵۴+۱)x۰۴۰۲۰۷۹.+۶۲۱.۵۶۹۲=۶۲۲.۷۰۱۱'

(۰۱۱.۷x۳۶۵)=۲۵۵.۹=۲۵۶ دن=۱۳ ستمبر ۶۲۲ء۔

(II) غزوہ بواط سے مراجعت کی تاریخ ابن حبیب بغدادی نے ۲۰ ربیع الاول ۲ ھ بروز سوموار لکھی ہے لیکن حسابی تخریج سے بدھ کا دن برآمد ہوتا ہے

(۴.۳۶۷۰۶x۱)+(۱.۵۳۰۵۸۸x۲)+۲۰=۲۷.۴۲=۲۷ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ =۶ جمعہ سے دن شمار کریں تو چھٹا دن بدھ ہوا۔

(III)غزوہ بدر کا دن بقول ابن سعد سخت گرم دن تھا یہ غزوہ رمضان ۲ھ میں ہوا روانگی ۱۰ رمضان کو ہوئی حسابی تخریج سے یہ عین موسم بہار کا واقعہ بنتا ہے (۹+۸x۲۹.۵ تقسیم ۳۵۴+۲) x.۹۷۰۲۰۴ + ۶۲۱.۵۶۹۲ = ۶۲۲.۱۸۱۰۷ ، (۳۶۶x.۱۸۱۰۷) = ۶۶.۲۷ = ۶۶ = ۶ مارچ ۶۲۴ء۔

(IV)سریہ سالم بن عمیر جس میں ابو عفک یہودی قتل کیا گیا تھا بقول ابن سعد اوائل شوال ۲ھ موسم گرما کا واقعہ ہے لیکن حسابی تخریج سے بہار کا موسم برآمد ہوتا ہے (۹x۲۹.۵ تقسیم ۳۵۴+۲)x.۹۷۰۲۰۴+۶۲۱.۵۶۹۲ = ۶۲۲.۲۳۷۲۶ ، ۳۶۶x.۲۳۷۲۶ = ۸۶.۸۳=۸۷ دن = ۲۷ مارچ ۶۲۴ء

(V)غزوہ قرقرۃالکدر بقول ابن حبیب بغدادی یکم شوال ۲ھ بروز جمعہ کا واقعہ ہے لیکن حسابی تخریج سے دن جمعہ کی بجائے منگل برآمد ہوتا(۴.۳۶۷۰۶x۱)+(۱.۵۳۰۵۸۸x۹)+۱=۱۹.۱۴ ، ۱۹ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ=۵ جمعہ سے پانچواں دن منگل برآمد ہوا بقول واقدی وابن سعد یہ نصف محرم ۳ھ کا واقعہ ہے اس طرح اسکی دو توقیتیں ہیں۔

(VI) غزوہ بنی قینقاع کی تاریخ بقول ابن سعد و واقدی ۱۵ شوال ۲ھ بروزہفتہ ہے لیکن حسابی تخریج سے منگل کا دن برآمد ہوتا ہے قبل ازیں غزوہ قرقرۃ الکدر کے بیان میں واضح کیا جاچکا ہے کہ یکم شوال ۲ھ کو منگل تھا پس ۱۵ شوال ۲ھ کو بھی منگل تھا ابن حبیب بغدادی نے اس غزوہ کی تاریخ ۷ صفر ۳ھ بروز اتوار بیان کی ہے ابن سعد اور واقدی نے غزوہ سے مراجعت کی تاریخ یکم ذی قعدہ ۲ھ بیان کی ہے۔

(VII)سریہ زید بن حارثہ بقول ابن خلدون غزوہ بدر سے چھ ماہ بعد موسم سرما کا واقعہ ہے چنانچہ ابن اسحق نے اسے ربیع الاول ۳ھ کا واقعہ قرار دیا ہے۔ لیکن حسابی تخریج سے سخت گرمی کا موسم برآمد ہوتا ہے۔ یکم ربیع الاول (۲x۲۹.۵ تقسیم ۳۵۴+۲) x .۹۷۰۲۰۴+۶۲۱.۵۶۹۲ = ۶۲۲.۶۴۱۵۱ ، (۳۶۶x.۶۴۱۵۱)=۲۳۴.۷۹=۲۳۵ دن = ۲۲ اگست ۶۲۴ء ابن سعد نے اسے اوائل جمادی الاخری ۳ھ کا واقعہ قرار دیا ہے

(VIII) نکاح ام کلثوم = بقول واقدی یہ نکاح ربیع الاول ۳ھ میں ہوا مگر رخصتی جمادی الاخری ۳ھ میں ہوئی۔ رخصتی میں یہ تاخیر قرین فہم نہیں۔

(IX) مہم رجیع= بقول ابن سعد واقعہ اوائل صفر ۴ھ کا ہے اور حضرت خبیب کو سولی حرمت کے مہینے ختم ہونے کے بعد دی گئی حالانکہ حرمت کا مہینہ رجب ۴ھ کئی ماہ بعد آرہا تھا تو قریش مکہ نے کون سے اشہر حرم کا اور کیوں خیال کیا؟ اس کے برعکس ابن اسحق نے مہم رجیع کا یہ واقعہ اواخر شوال ۳ھ کا بیان کیا ہے۔

(X) غزوہ حدیبیہ= یکم ذی قعدہ ۶ھ بروز سوموار حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور آپ کے ساتھی مدینہ منورہ سے عمرہ کے لیے روانہ ہوئے آپ قریش سے جنگ نہیں چاہتے تھے اسی لیے راستہ بدل کر مکہ کو روانہ ہوئے تاکہ قریش مکہ سے مڈبھیڑ نہ ہو حالانکہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا قریش مکہ کے نزدیک بدترین گناہ بلکہ ماں سے بدکاری سے بھی بڑھ کر شدید گناہ تھا اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ (معاذاللہ) حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم قریش مکہ کو بلاوجہ مشتعل کررہے تھے عمرہ تو کسی بھی مہینہ میں کیا جاسکتا تھا یوں ذی قعدہ کو عمرہ کے لیے منتخب کرنا اس زمانہ کے حالات سے قطعاً ہم آہنگ نہیں۔

(XI) غزوہ بدرالموعد= بقول واقدی وابن سعد یکم ذی قعدہ ۴ھ کا اور بقول ابن حبیب یکم شعبان ۴ھ اور بقول ابن ہشام شعبان ۴ھ کا واقعہ ہے۔

(XII) غزوہ خیبر= بقول واقدی و ابن سعد یکم جمادی الاولی ۷ھ کا اور بقول ابن ہشام محرم ۷ھ کا واقعہ ہے۔

(XIII) سریہ ذات السلاسل= بقول مورخین جمادی الاخری ۸ھ کا سخت موسم سرما کا واقعہ ہے چنانچہ اس سریہ میں حضرت عمروبن العاص کو غسل کی حاجت ہوئی تو سخت سردی کی وجہ سے تیمم پر اکتفا کیا لیکن حسابی تخریج سے یکم جمادی الاخری ۸ء کو موسم خزاں برآمد ہوتا ہے (5x۲۹.۵ تقسیم ۸+۳۵۴) x ۰.۹۷۰۲۰۴ + ۶۲۱.۵۹۹۲ = ۶۲۹.۷۳۵۰۸'(۰.۷۳۵۰۸ x ۳۶۵) = ۲۶۸.۳۰ = ۲۶۸ دن =۲۵ ستمبر ۶۲۹ء

(XIV) فتح مکہ کے لیے روانگی رمضان ۸ھ کی بیان کی جاتی ہے اس کے بعد وہ حنین کے لیے

روانگی بقول ابن سعد ۶ شوال ۸ھ بروز ہفتہ ہوئی اور یہ شدید گرم دن تھا لیکن حسابی تخریج سے ۱۰ رمضان ۸ھ (فتح مکہ کے لیے روانگی کا دن) سخت سردی کے موسم میں تھا (۸x۲۹.۵ تقسیم ۳۵۴ +۹ +۸) x ۹۷۰۲۰۴. + ۶۲۱.۵۶۹۲ = ۶۳۰.۰۰۲۳، ۶۳۰.۰۰۲۳ x ۳۶۵=۸۳. = ایک دن = یکم جنوری ۶۳۰ء پس غزوہ حنین اگلے ماہ فروری ۶۳۰ء میں ہوا

(XV) غزوہ تبوک قرانی تصریح کے مطابق سخت موسم گرما کا واقعہ ہے سیرت نگاروں کے بیان کے مطابق غزوہ کے لیے روانگی یکم رجب ۹ھ اور غزوہ سے مراجعت رمضان یا شوال ۹ھ میں ہوئی یہ سخت گرمی کاموسم تھا اور کھجوروں کی فصل پکی ہوئی تھی لیکن حسابی تخریج سے رجب ۹ھ سے رمضان اورشوال ۹ھ تک کے مہینے موسم سرما کے برآمد ہوتے ہیں۔

(۶x۲۹.۵ تقسیم ۳۵۴+۹) x ۹۷۰۲۰۴. + ۶۲۱.۵۶۹۲ = ۶۳۰.۷۸۶۱۳، (۶۳۰.۷۸۶۱۳ x ۳۶۵) = ۲۸۶.۹۳ = ۲۸۷ دن = ۱۴ اکتوبر ۶۳۰ء پس رجب ۹ھ سے شوال ۹ھ تک مقابل عیسوی مہینے اکتوبر نومبر دسمبر ۶۳۰ء کے برآمد ہوئے نہ ہی یہ گرمی کے مہینے ہیں اور نہ ہی ان میں کھجوروں کی فصل پکتی ہے

(XVI) آحضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ولادت باسعادت کی تاریخ ۱۲ ربیع الاول ۵۳ھ بروز سوموار مشہور ہے حالانکہ ۱۲ ربیع الاول ۵۳ق.ھ. کو سوموار کا نہیں بلکہ جمعہ کا دن برآمد ہوتا ہے (۵۳- x ۴.۳۶۷۰۶) +(۱.۵۳۰۵۸۸x۲) +۱۱ = ۲۱۷.۳۹- دن=۲۱۷- دن، ۲۱۷- تقسیم ۷ کاباقی ماندہ =صفر=جمعہ کیونکہ منفی سمت میں پہلا ہجری دن جمعرات کا تھا جمعرات سے معکوس سمت میں ساتواں دن جمعہ کا برآمد ہوا۔

(XVII) معراج نبوی کا واقعہ بقول ابن سعد رمضان کا واقعہ ہے جب کہ مشہور قول رجب کا ہے۔

(XVIII) وصال نبوی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مشہور تاریخ ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ ہے ۹ ذی الحجہ ۱۰ھ کو بالاتفاق جمعہ تھا لہٰذا حافظ ابن حجر عسقلانی ودیگر بعض حضرات کے نزدیک یہ توقیت بدیہی البطلان ہے انہوں نے تاریخ ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ بروز سوموار بیان کی ہے لیکن ۱۲ ربیع الاول کو سوموار نہیں بلکہ جمعرات کا دن برآمد ہوا ہے (۱۰ x ۴.۳۶۷۰۶) + (۱.۵۳۰۵۸۸x۲) + ۲ = ۴۸.۷۳ = ۴۹ دن، ۴۹ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ صفر= جمعرات۔

تطبیقات

توقیتی تضادات کا ازالہ اس حقیقت کے ادراک واعتراف پر موقوف ہے کہ یہ تضادات دراصل دو تقویمی التباس کا نتیجہ ہیں سیرت طیبہ کے اکثر واقعات وحوادث کی توقیت خالص قمری تقویم کی بجائے قمریہ شمسی تقویم میں ہوئی اور بعض واقعات کی توقیت خالص قمری تقویم میں ہوئی اور کئی ایک واقعات کی توقیت قمریہ شمسی اور قمری دونوں تقاویم میں ہوئی ہے حسابی تخریجات اور قمریہ شمسی و قمری مہینوں کے تقابل سے یہ ناقابل تردید حقیقت سامنے آتی ہے کہ عربوں کی اسوقت کی قمریہ شمسی تقویم کا ڈھانچہ عبرانی قمریہ شمسی تقویم کے مطابق تھا صرف مہینوں کے نام عربی تھے۔ یہودیوں کی قمریہ شمسی تقویم کے یکم تشری کے بالمقابل عربوں کے یکم محرم قمریہ شمسی کی تاریخ ہوا کرتی تھی۔ یہ تو ھم جانتے ہی ہیں کہ خالص قمری تقویم کے لحاظ سے یکم محرم اھ کو جیولین عیسوی تاریخ ۱۶ جولائی ۶۲۲ء تھی جیسا کہ عبرانی تقویم کے عنوان کے تحت پہلے مذکور ہو چکا ہے ان دنوں عبرانی یکم تشری کے بالمقابل عیسوی تواریخ اواخر اگست اور اواخر ستمبر کی تاریخوں کے درمیان ہوا کرتی تھیں۔ ۶۲۲ء کے بالمقابل عبرانی سال ۶۲۲ + ۳۷۶۱ = ۴۳۸۳ خلیقہ تھا توقیتی تضادات کو دور کرنے کے لئے ہم متعلقہ عبرانی سالوں اور انکے بالمقابل جیولین عیسوی سالوں اور مہینوں کے ساتھ عربوں کی قمریہ شمسی وقمری تقویم کے سالوں اور مہینوں کو رکھتے ہوئے جداول تیار کریں گے تاکہ متعلقہ واقعات وحوادث آسانی سے زیر بحث لائے جاسکیں ان جداول کی تیاری میں ہم یکم تشری کے بالمقابل جیولین عیسوی تاریخ حسابی تخریج سے برآمد کرکے گرین وچ کی رصدگاہ کے فراہم کردہ اوقات قران (اجتماع شمس وقمر) سے اسکا موازنہ کریں گے باقی مہینوں کی یکم تاریخ کا تعین اوقات قران سے کریں گے یہ اوقات قران بغداد کے معیاری وقت کے مطابق ہیں۔

i) عبرانی سال ۴۳۸۳ خلیقہ (۱۹ سالہ دور کے لحاظ سے ۲۳۱ ویں دور کا تیرھواں اور غیر کبوس سال) بمطابق اھ قمریہ شمسی و اھ قمری بمطابق ۲۳ - ۶۲۲ء جیولین

یکم ستمبر ۶۲۲ء = (۲۴۳ تقسیم ۳۶۵+ ۶۲۲) تقسیم ۹۷۰۲۰۴. - ۶۴۰.۶۵۲۶ = ۱.۱۳۵۸۷'

۱۳۵۸۷. x ۱۲ = ۱.۶۳۰۴۴ x ۲۹.۵۹ = ۱۸.۵۹ = ۱۹ صفر اھ یعنی اگلے مہینہ ربیع الاول کا آغاز ۳۲ - ۱۹ =

۱۳ ستمبر سے ہوا وقت قران مورخہ ۱۱ ستمبر ۶۲۲ء بوقت ۷۲-۳ تھا پس ۱۲ ستمبر کو غروب شمس کے بعد چاند نظر آیا اور ۱۳ ستمبر ۶۲۲ء کو قمری تاریخ یکم ربیع الاول اھ اور قمریہ شمسی تاریخ محرم اھ برآمد ہوئی عبرانی تاریخ یکم تشری ۴۳۸۳ خلیقہ تھی۔

جیولین عیسوی تاریخ	عبرانی مہینہ	قمریہ شمسی مہینہ	قمری مہینہ	تاریخ قران	وقت قران
۱۳ ستمبر ۶۲۲ء سوموار	تشری ۴۳۸۳ خلیقہ		محرم اھ	ربیع الاول اھ	۱۳ ستمبر
۱۲ اکتوبر منگل	حشوان	صفر	ربیع الثانی	۱۰ اکتوبر	۱۲-۴۴
۱۱ نومبر جمعرات	کسلیو	ربیع الاول	جمادی الاولی	۸ نومبر	۲۲-۴۳

ہجرت مدینہ

سیرت نگاروں نے ورود قبا کی تاریخ ۱۲ ربیع الاول اھ بروز سوموار بیان کی ہے مذکورہ جدول سے معلوم ہوا کہ یکم ربیع الاول قمریہ شمسی بمطابق ۱۱ نومبر ۶۲۲ء بروز جمعرات تھی پس ۱۲ ربیع الاول قمریہ شمسی اھ بمطابق ۲۲ نومبر ۶۲۲ء کو ٹھیک سوموار کا دن تھا پس واقعہ ہجرت کی توقیت قمریہ شمسی ہے قمریہ شمسی ربیع الاول کے بالمقابل خالص قمری تقویم کا مہینہ جمادی الاولی کا ہے اور عیسوی مہینہ نومبر کا ہے جو موسم سرما کا مہینہ ہے حضرت علی کا رسول اکرم کے بستر مبارک پر چادر اوڑھ کر سونا یا لیٹنا موسمی تقاضے کے عین مطابق ہے لہٰذا تمام تضادات اور اشکالات رفع ہو گئے دن کی تخریج ملاحظہ ہو:۔

۲۲ نومبر ۶۲۲ء = (۶۲۱ x ۱.۲۵ کا حاصل ضرب بحذف کسر) + ۳۲۶ = ۱۱۰۲ دن، ۱۱۰۲ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ = ۳، ہفتہ سے دنوں کو شمار کیا تو تیسرا دن سوموار بنا یکم جنوری اء جیولین کو ہفتہ تھا۔

ii) عبرانی سال ۶۲۳ + ۳۷۶۱ = ۴۳۸۴ خلیقہ (۲۳۱ ویں دور کا چودھواں اور کبیسہ سال) بمطابق ۲ھ قمریہ شمسی و ۳ - ۲ھ قمری بمطابق ۲۴ - ۶۲۳ء جیولین - یکم ستمبر ۶۲۳ء (۲۴۳ تقسیم ۳۶۵. + ۶۲۳) تقسیم ۹۷۰۲۰۴. - ۶۴۰.۶۵۲۶ = ۲.۱۶۶۵۹، ۱۶۶۵۹. x ۱۲ = ۱.۹۹۹۰۸، ۹۹۹۰۸. x ۲۹.۵ = ۲۹.۴۷ = ۲۹ صفر ۲ھ قمری پس اگلے ماہ ربیع الاول کی پہلی تاریخ ۳۲ - ۲۹ = ۳ ستمبر ۶۲۳ء وقت قران ۱۱-۱۷ بمورخہ ۳۱ اگست ۶۲۳ء تھا۔ پس یکم ستمبر کو غروب شمس کے بعد چاند نظر آیا اور ۲ ستمبر ۶۲۳ء کو ربیع الاول ۲ھ قمری کی پہلی تاریخ ہوئی۔ سابقہ عبرانی سال ۴۳۸۳ خلیقہ غیر کبیسہ سال تھا اسلئے یکم تشری کی تاریخ عیسوی تقویم میں اوائل ستمبر کے بالمقابل ہوئی جو قمریہ شمسی محرم کے بالمقابل ہے

جیولین عیسوی تاریخ	عبرانی مہینہ	قمریہ شمسی مہینہ	قمری مہینہ	تاریخ قران	وقت قران
۲ ستمبر ۶۲۳ء جمعہ	تشری ۴۳۸۴ خلیقہ		محرم ۲ھ	ربیع الاول ۲ھ	۳۱ اگست

۲ اکتوبر اتوار	حشواں	محرم کبیسہ	ربیع الثانی	۳۰ ستمبر	۴-۰۲
۳۱ اکتوبر سوموار	کسلیو	صفر	جمادی الاولی	۲۹ اکتوبر	۱۴-۳۰
۳۰ نومبر بدھ	تبت	ربیع الاول	جمادی ۲	۲۸ نومبر	۱-۰۶
۲۹ دسمبر جمعرات	شباط	ربیع ۲	رجب	۲۷ دسمبر	۱۲-۰۴
۲۸ جنوری ۶۲۴ء ہفتہ	ادار	جمادی ۱	شعبان	۲۵ جنوری	۲۲-۲۳
۲۶ فروری اتوار	ادار کبیسہ	جمادی ۲	رمضان	۲۴ فروری	۱۱-۰۲
۲۶ مارچ سوموار	نیساں	رجب	شوال	۲۴ مارچ	۲۳-۱۶
۲۵ اپریل بدھ	ایار	شعبان	ذی قعدہ	۲۳ اپریل	۱۳-۲۶
۲۴ مئی جمعرات	سیواں	رمضان	ذی الحجہ	۲۳ مئی	۲-۴۶
۲۳ جون ہفتہ	تموز	شوال	محرم ۳ ھ	۲۱ جون	۱۲-۰۲
۲۳ جولائی سوموار	آب	ذی قعدہ	صفر	۲۱ جولائی	۹-۳۱
۲۲ اگست بدھ	ایلول	ذی الحجہ	ربیع الاول	۲۰ اگست	۰-۳۰

غزوہ بواط :۔

ابن حبیب بغدادی نے اس غزوہ سے مراجعت کی تاریخ ۲۰ ربیع الاول ۲ھ بروز سوموار لکھی ہے یہ ربیع الاول یقیناً قمریہ شمسی ہے جسکے مقابل عیسوی تاریخ ۳۰ نومبر ۶۲۳ء ہے پس ۲۰ ربیع الاول ۲ھ قمریہ شمسی = ۱۹ دسمبر ۶۲۳ بروز سوموار ہوئی۔ دن کی تخریج ملاحظہ ہو :۔ ۱۹ دسمبر ۶۲۳ء (۱.۲۵ x ۶۲۲ کا حاصل ضرب بحذف کسر) + ۳۵۳ = ۱۱۳۰ = ۱۱۳۰ دن' ۱۱۳۰ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ = ۳ یکم جنوری ۱ء جیولین کو ہفتہ تھا ہفتہ سے تیسرا دن سوموار برآمد ہوا پس غزوہ بواط خالص قمری تقویم کے اعتبار سے ۲۰ جمادی الاخری ۲ھ قمری کا واقعہ ہے لیکن اسکی توقیت قمریہ شمسی تقویم میں ہوئی ہے

غزوہ بدر :۔

اسکی توقیت رمضان ۲ھ کی ہے جدول سے معلوم ہوا کہ یکم رمضان ۲ھ قمریہ شمسی = یکم ذی الحجہ ۲ھ قمری = ۲۴ مئی ۶۲۴ء ہے اس غزوہ کے موسم گرما میں ہونے اور اسکی توقیت قمریہ شمسی رمضان میں ہونیکا دوسرا نہایت قوی ثبوت یہ ہے کہ بقول ابن خلدون سریہ زیدبن حارثہ غزوہ بدر کے چھ ماہ بعد موسم سرما میں ہوا تھا۔ چنانچہ اسکی تفصیل اپنے موقعہ پر آئیگی۔ بقول ابن سعد بدر کا دن سخت گرم دن تھا اسلئے یہ رمضان یقیناً قمریہ شمسی ہے ورنہ جدول میں قمری رمضان کا آغاز ۲۶ فروری ۶۲۳ء کا

دکھایا گیا ہے۔

غزوہ قرقرۃ الکدر:۔

بقول ابن حبیب یہ یکم شوال ۲ھ بروز جمعہ کا واقعہ ہے جبکہ ابن سعد اور واقدی نے اسے نصف محرم ۳ھ کا واقعہ قرار دیا ہے جدول سے معلوم ہوا کہ یکم شوال ۲ھ قمریہ شمسی = یکم محرم ۳ھ قمری = ۲۳ جون ۶۲۴ء بروز ہفتہ ہے پس ابن حبیب نے اسکی توقیت قمریہ شمسی میں اور ابن سعد وواقدی نے قمری تقویم میں کی ہے۔ ابن سعد اور واقدی نے نصف محرم ۳ھ کی تاریخ بیان کی ہے ممکن ہے یہ اس غزوہ سے مراجعت کی تاریخ ہو نیز یکم شوال ۲ھ قمریہ شمسی بمطابق یکم محرم ۳ھ قمری کو ہفتہ کا دن بنتا ہے جمعہ کا نہیں۔ آئندہ غزوہ بنی قینقاع کے تذکرہ میں معلوم ہوگا کہ ۱۵ شوال ۲ھ کو ہفتہ تھا پس یکم شوال ۲ھ کو بھی ہفتہ تھا۔

سریہ سالم بن عمیر:۔

بقول ابن سعد اوائل شوال ۲ھ موسم گرما کا واقعہ ہے غزوہ قرقرۃ الکدر کے بیان میں یہ واضح کیا جاچکا ہے کہ شوال ۲ھ قمریہ شمسی = محرم ۳ھ قمری = جون ۶۲۴ء ہے پس موسمی صراحت کے لحاظ سے یہ شوال یقیناً قمریہ شمسی ہے ورنہ جدول کے مطابق خالص قمری شوال تو مارچ ۶۲۴ء یعنی موسم بہار کے مطابق ہے

غزوہ بنی قینقاع:۔

بقول واقدی وابن سعد یہ ۱۵ شوال ۲ھ بروز ہفتہ کا واقعہ ہے ابن حبیب بغدادی نے اسکی تاریخ ۷ صفر ۳ھ بروز اتوار بیان کی ہے واقدی اور ابن سعد نے اس غزوہ سے مراجعت کی تاریخ یکم ذی قعد ۲ھ بیان کی ہے جدول کے مطابق یکم شوال ۲ھ قمریہ شمسی = ۲۳ جون ۶۲۴ء ہے دن ہفتہ کا ہے پس ۱۵ شوال کو بھی ہفتہ کا دن تھا جسکے مقابل عیسوی تاریخ ۷ جولائی ۶۲۴ء تھی۔ (۶۲۳ x 1.25 کا حاصل ضرب بلاکسر) + ۱۸۹ = ۹۶۷ دن' ۹۶۷/۷ کا باقی ماندہ = ۱ = ہفتہ۔ اس سے ثابت ہوا کہ یہ شوال قمریہ شمسی ہے جسکے مقابل خالص قمری مہینہ محرم کا ہے ابن حبیب نے غالبا یہود کی جلاوطنی کی تاریخ لکھ دی ہے اور یہ توقیت یقیناً قمری ہے کیونکہ ۷ صفر ۳ھ قمری = ۲۹ جولائی ۶۲۴ء ہے دن واقعی اتوار تھا۔ (۶۲۳x1.25 کا حاصل ضرب بلا کسر) +۲۱۱=۹۸۹دن ۹۸۹ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ =۲ اتوار برآمد ہوا۔ ابن سعد اور واقدی نے مراجعت کی تاریخ یکم ذی قعدہ بیان کی ہے۔ یکم ذی قعدہ ۲ھ قمریہ شمسی کے مقابل قمری مہینہ بمطابق جدول صفر ہی کا ہے۔

(iii) عبرانی سال ۶۲۴ + ۳۷۶۱ = ۴۳۸۵ خلیقہ (۲۳۱ویں دور کا پانچواں اور غیر کبوس سال) بمطابق

۳ھ قمریہ شمسی بمطابق ۳-۴ھ قمری بمطابق ۶۲۴-۲۵ء جیولین

یکم ستمبر ۶۲۴ء = (۲۴۴ تقسیم ۳۶۶ + ۶۲۴) تقسیم ۹۷۰۲۰۴. ـ ۶۴۰.۶۵۲۶ = ۳.۱۹۸۲۳،

۲.۳۷۸۷۶، ۳۷۸۷۶. x 29.5 = ۱۱.۱۷ = ۱۱ ربیع الاول ۳ھ قمری پس یکم ربیع الثانی ۳ھ قمری = ۱۱-۳۲ = ۲۱ ستمبر ۶۲۴ء وقت قران ۱۴-۳۶ مورخہ ۱۸ ستمبر پس یکم ربیع الثانی کے بالمقابل صحیح عیسوی تاریخ = ۲۰ ستمبر ۶۲۴ء چونکہ اس سے پہلا عبرانی سال کبوس تھا لہٰذا یکم تشری = یکم محرم قمریہ شمسی کے مقابل ستمبر کے اواخر کی تاریخ ہو سکتی ہے لہٰذا تخریج درست ہے۔

جیولین عیسوی تاریخ	عبرانی مہینہ	قمریہ شمسی مہینہ	قمری مہینہ	تاریخ قران	وقت قران
۲۰ ستمبر ۶۲۴ء جمعرات	تشری ۴۳۸۵ خلیقہ		محرم ۳ھ	ربیع الثانی ۳ھ	۱۸ ستمبر
۲۰ اکتوبر ہفتہ	حشواں	صفر	جمادی الولی	۱۸ اکتوبر	۳-۴۷
۱۸ نومبر اتوار	کسلیو	ربیع الاول	جمادی الاخری	۱۶ نومبر	۱۶-۱۲
۱۸ دسمبر منگل	تبت	ربیع الثانی	رجب	۱۶ دسمبر	۳-۵۰
۱۷ جنوری ۶۲۵ء جمعرات	شباط	جمادی الاولی	شعبان	۱۴ جنوری	۱۴-۳۶
۱۵ فروری جمعہ	ادار	جمادی الاخری	رمضان	۱۳ فروری	۰-۳۴
۱۶ مارچ ہفتہ	نیساں	رجب	شوال	۱۴ مارچ	۱۰-۱۱
۱۵ اپریل سوموار	ایار	شعبان	ذی قعدہ	۱۲ اپریل	۲۰-۰۸
۱۴ مئی منگل	سیواں	رمضان	ذی الحجہ	۱۲ مئی	۷-۱۱
۱۳ جون جمعرات	تموز	شوال	محرم ۴ھ	۱۰ جون	۱۹-۴۹
۱۲ جولائی جمعہ	آب	ذی قعدہ	صفر	۱۰ جولائی	۱۰-۰۶
۱۱ اگست اتوار	ایلول	ذی الحجہ	ربیع الاول	۹ اگست	۱-۴۲

سریہ زید بن حارثہ=

بقول ابن سعد یہ اوائل جمادی الاخری ۳ھ اور بقول ابن اسحق ربیع الاول ۳ھ کا واقعہ ہے بقول ابن خلدون یہ سریہ غزوہ بدر سے چھ ماہ بعد موسم سرما میں ہوا بمطابق جدول یکم ربیع الاول ۳ھ قمریہ شمسی = یکم جمادی الاخری ۳ھ قمری = ۱۸ نومبر ۶۲۴ء ہے پس ابن سعد کی توقیت قمری اور ابن اسحق کی توقیت قمریہ شمسی ہے چونکہ ربیع الاول ۳ھ قمریہ شمسی سے ٹھیک ۶ ماہ قبل رمضان ۲ھ قمریہ شمسی تھا لہٰذا

اس سے مزید ثابت ہوا کہ غزوہ بدر کا رمضان قمری نہیں بلکہ قمریہ شمسی تھا۔

نکاح ام کلثوم =

بقول واقدی نکاح ربیع الاول ۳ھ اور رخصتی جمادی الاخری ۳ھ کی ہے لیکن یہ دو تقویمی التباس ہے ربیع الاول قمریہ شمسی = جمادی الاخری قمری ہے لہٰذا نکاح اور رخصتی کا مہینہ ایک ہی ہے

مہم رجیع

بقول ابن سعد یہ واقعہ اوائل صفر ۴ھ کا اور بقول ابن ہشام اواخر شوال ۳ھ کا ہے بمطابق جدول یکم شوال ۳ھ قمریہ شمسی = یکم محرم ۴ھ قمری = ۱۳ جون ۶۲۵ء ہے پس ابن سعد کی توقیت قمری اور ابن ہشام کی قمریہ شمسی ہے اسطرح اواخر شوال کا اوائل صفر سے ہم آہنگ ہونا واضح ہے قریش مکہ کی تقویم قمریہ شمسی تھی جس کے مطابق یہ واقعہ شوال ۳ھ قمریہ شمسی کا تھا اسکے بعد ذی قعدہ ذی الحجہ ۳ھ قمریہ شمسی اور محرم ۴ھ قمریہ شمسی ان کے نزدیک حرمت والے مہینے تھے اس لیے انہوں نے حضرت خبیب کو سولی صفر ۴ھ قمریہ شمسی میں دی جسکے مقابل خالص قمری مہینہ جمادی الاولی ۴ھ کا تھا۔

غزوہ بدر الموعد

یہ بقول واقدی وابن سعد یکم ذی قعدہ ۴ھ اور بقول ابن حبیب بغدادی یکم شعبان ۴ھ کا واقعہ ہے ہم یکم ذی قعد ۴ھ قمری کے بالمقابل عیسوی تاریخ معلوم کرتے ہیں (۲۹.۵ تقسیم ۳۵۴ x ۱۰ + ۴) x ۹۷۰۲۰۴. + ۶۲۱.۵۶۹۲ =۶۲۶.۲۵۸۵۱ ‘ ۲۵۸۵۱. x ۳۶۵ = ۹۴.۳۵ = ۹۴ دن = ۴ اپریل ۶۲۶ء جیولین۔ چونکہ قمریہ شمسی محرم کا آغاز یہودیوں کی یکم تشری کی طرح ستمبر سے ہوا کرتا تھا لہٰذا اپریل کے بالمقابل قمریہ شمسی مہینہ شعبان کا ہوا پس واقدی وابن سعد کی توقیت قمری اور ابن حبیب کی توقیت قمریہ شمسی ہے۔

غزوہ حدیبیہ =

اس غزوہ کے لئے تاریخ روانگی یکم ذی قعدہ ٦ھ ہے یکم ذی قعدہ ٦ھ قمری کے بالمقابل ہم عیسوی تاریخ معلوم کرتے ہیں۔ (۲۹.۵ تقسیم ۳۵۴ x ۱۰ + ٦) x ۹۷۰۲۰۴. + ۶۲۱.۵۶۹۲ = ۶۲۸.۱۹۸۹۲ ‘ ۱۹۸۹۲ x ۳٦٦ = ۷۲.۸ = ۷۳ دن = ۱۳ مارچ ۶۲۸ء۔ قمریہ شمسی محرم یہودیوں کی تشری کی طرح ستمبر کے بالمقابل ہوا کرتا تھا پس مارچ کے بالمقابل قمریہ شمسی مہینہ رجب کا برآمد ہوا جو قریش مکہ کے لئے عمرہ کا مہینہ تھا اس مہینہ میں عمرہ کو وہ حج اصغر اور ذی الحجہ قمریہ شمسی میں حج کو وہ حج اکبر کہتے تھے ان کے نزدیک حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا بدترین گناہ تھا اس سے ثابت ہوا کہ غزوہ حدیبیہ کی توقیت قمری،

ہے جسکے مقابل مکہ مکرمہ میں قمریہ شمسی مہینہ رجب تھا یہ بھی ثابت ہوا کہ غزوہ حدیبیہ کی توقیت قمری

ہے جسکے مقابل مکہ کرمہ میں قمریہ شمسی مہینہ رجب تھا یہ بھی ثابت ہوا کہ اہل مکہ کی تقویم قمریہ شمسی تھی۔

vi) عبرانی سال ۶۲۹ + ۳۷۶۱ = ۴۳۹۰ خلیقہ (۲۳۲ ویں دور کا دوسرا اور غیر مکبوس سال) بمطابق ۸ھ قمریہ شمسی و ۹ ـ ۸ھ قمری بمطابق ۳۰ ـ ۶۲۹ جیولین = یکم ستمبر ۶۲۹ء جیولین = یکم ستمبر ۶۲۹ء = (۲۴۳ تقسیم ۳۶۵) + ۶۲۹ تقسیم ۹۷۰۲۰۴ـ.۶۴۰.۶۵۲۶ = ۸.۳۵۰۸۵، ۳۵۰۸۵. x ۱۲ = ۴.۲۱۰۲، ۲۱۰۲. x ۲۹.۵ = ۶.۲۰ = ۶ جمادی الاولی ۸ھ قمری چونکہ اس سے پہلے عبرانی سال ۴۳۸۹ خلیقہ مکبوس سال تھا لہٰذا یکم تشری ستمبر کے اواخر میں ہو گی اور خالص قمری مہینہ جمادی الاولی کی بجائے جمادی الاخری کا ہو گا پس یکم جمادی الاخری ۸ھ قمری = ۳۲ ـ ۶ = ۲۶ ستمبر ۶۲۹ء وقت قران ۰۴ ـ ۱۹ بمورخہ ۲۲ ستمبر پس صحیح تاریخ = ۲۵ ستمبر ۶۲۹ء

جیولین عیسوی تاریخ	عبرانی مہینہ	قمریہ شمسی مہینہ	قمری مہینہ	تاریخ قران	وقت قران
۲۵ ستمبر ۶۲۹ء سوموار	تشری ۴۳۹۰ خلیقہ		محرم ۸ ھ	جمادی الاخری ۸ ھ	
۲۴ اکتوبر منگل	حشوان	صفر	رجب	۲۲ اکتوبر	۰۸ـ۷
۲۳ نومبر جمعرات	کسلیو	ربیع الاول	شعبان	۲۰ نومبر	۴۲ـ۲۱
۲۳ دسمبر ہفتہ	تبت	ربیع الثانی	رمضان	۲۰ دسمبر	۳۹ـ۱۴
۲۱ جنوری ۶۳۰ء اتوار	شباط	جمادی الاولی	شوال	۱۹ جنوری	۱۴ـ۹
۲۰ فروری منگل	ادار	جمادی الاخری	ذی قعدہ	۱۸ فروری	۱۰ـ۴
۲۲ مارچ جمعرات	نیساں	رجب	ذی الحجہ	۱۹ مارچ	۳۷ـ۲۱
۲۰ اپریل جمعہ	ایار	شعبان	محرم ۹ ھ	۱۸ اپریل	۱۸ـ۱۲
۲۰ مئی اتوار	سیواں	رمضان	صفر	۱۸ مئی	۰۷ـ۰
۱۸ جون سوموار	تموز	شوال	ربیع الاول	۱۶ جون	۴۲ـ۹
۱۸ جولائی بدھ	آب	ذی قعدہ	ربیع الثانی	۱۵ جولائی	۰۲ـ۱۸
۱۶ اگست جمعرات	ایلول	ذی الحجہ	جمادی الاولی	۱۴ اگست	۰۶ـ۲

سریہ ذات السلاسل:۔

بقول مورخین یہ جمادی الاخری ۸ھ سخت موسم سرما کا واقعہ ہے بمطابق جدول جمادی الاخری ۸ھ قمریہ شمسی = یکم ذی قعدہ ۸ھ قمری = ۲۰ فروری ۶۳۰ء ہے پس اس سریہ کی توقیت قمریہ شمسی ہے

فتح مکہ و غزوہ حنین :۔

فتح مکہ کے لئے روانگی رمضان ۸ھ کی اور غزوہ حنین کے لئے روانگی سخت گرم دن میں ۶ شوال ۸ھ بروز ہفتہ بیان کی گئی ہے بمطابق جدول رمضان ۸ھ قمریہ شمسی = صفر ۹ھ قمری = مئی ۶۳۰ء اور شوال ۸ھ قمریہ شمسی = ربیع الاول ۹ھ قمری = جون ۶۳۰ء ہے پس دونوں غزوات کی توقیت قمریہ شمسی ہے یکم شوال ۸ھ قمرہ شمسی = ۱۸ جون ۶۳۰ء بروز سوموار ہے پس ۶ شوال ۸ھ قمریہ شمسی = ۶ ربیع الاول ۹ھ قمری = ۲۳ جون ۶۳۰ء کو ٹھیک ہفتہ کا دن برآمد ہوتا ہے۔ ۲۳ جون ۶۳۰ء = (۶۲۹ x ۱.۲۵ کا حاصل ضرب۔ بحذف کسر) + ۱۷۴.دن = ۹۶۰ دن، ۹۶۰ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ = ۱ = ہفتہ کیونکہ یکم جنوری ۱ء جیولین کو ہفتہ تھا

۶ شوال ۸ھ = (۷ x ۴.۳۶۷۰۶) + (۹ x ۱.۵۳۰۵۸۸) + ۶ = ۵۰.۳۴ = ۵۰، ۵۰ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ = ۱ = جمعہ کیونکہ یکم محرم ۱ھ کو جمعہ تھا لیکن قمری تقویم میں ایک دن کا فرق معمولی بات ہے۔

vii) غزوہ تبوک :۔

اسکی تاریخ روانگی یکم رجب ۹ھ اور مراجعت رمضان یا شوال ۹ھ کی بیان کی جاتی ہے یہ سخت گرمی کا موسم تھا محرم قمریہ شمسی = تشری قمریہ شمسی = ستمبر ہوا کرتا تھا اسلئے رجب شعبان رمضان اور شوال کے مہینے بالترتیب مارچ اپریل مئی اور جون کے بالمقابل تھے عبرانی سال ۶۳۰ + ۳۷۶۱ = ۴۳۹۱ خلیقہ تھا جسکے مقابل قمریہ شمسی سال ۹ھ اور قمری سال ۱۰-۹ھ تھا اور عیسوی سال ۳۱-۶۳۰ء تھا ھم یکم مارچ ۶۳۱ء کے مقابل خالص قمری توقیت معلوم کرتے ہیں (۵۹ تقسیم ۳۶۵+ ۶۳۱) تقسیم ۹۷۰۲۰۴. ۔ ۶۳۰.۶۵۴۶ = ۱۰.۷۱۴۶، ۰.۷۱۴۶ x ۲۹.۵ = ۲۱ دن = ۲۱ ذی قعدہ ۹ھ قمری پس یکم ذی الحجہ ۹ھ قمری = ۳۲ ۔ ۲۱ = ۱۱ مارچ ۶۳۱ء = یکم رجب قمریہ شمسی ۹ھ جدول یوں بنے گی :۔ وقت قران ۴۸-۲۱ بمورخہ ۸ مارچ ہے

جیولین عیسوی تاریخ	عبرانی مہینہ	قمریہ شمسی مہینہ	قمری مہینہ	تاریخ قران	وقت قران
۱۱ مارچ ۶۳۱ء سوموار	نیساں ۴۳۹۱ خلیقہ		رجب ۹ھ	ذی الحجہ ۹ھ	۸ مارچ
۹ اپریل منگل	ایار	شعبان	محرم ۱۰ھ	۷ اپریل	۱۳-۳۸

۹ مئی جمعرات	سیواں	رمضان	صفر	۷ مئی	۵۔۵۰	
۸ جون ہفتہ	تموز	شوال	ربیع الاول	۵ جون	۱۹۔۰۸	

بمطابق جدول قمریہ شمسی رجب شعبان رمضان شوال ۹ھ کے مقابل خالص قمری تقویم کے ذی الحجہ ۹ھ محرم صفر اور ربیع الاول ۱۰ھ کے مہینے ہیں پس اس غزوہ کی توقیت قمریہ شمسی اور موسمی صراحت کے عین مطابق ہے۔ مذکورہ حسابی تخریجات اور قمری و قمریہ شمسی تقاویم کے عبرانی وعیسوی جیولین تقویم کے ساتھ تقابل سے تمام توقیتی تضادات اور اشکالات دور ہو جاتے ہیں اور یہ ناقابل تردید ٹھوس حقیقت سامنے آتی ہے کہ عربوں کی قمریہ شمسی تقویم یہودیوں کی عبرانی تقویم سے ھم آہنگ تھی اسکا مزید نہایت قوی ثبوت یہ ہے کہ مدینہ منورہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کو ۱۰ محرم کا روزہ رکھتے دیکھا آپ کے استفسار پر انہوں نے جواب دیا کہ یہ دن بنی اسرائیل کے لئے بتوسط حضرت موسی علیہ السلام فرعون سے نجات کا دن اور انکے لئے یوم تشکر ہے اسلئے وہ اس کا روزہ رکھتے ہیں اس پر آپ نے فرمایا کہ حضرت موسی علیہ السلام کے فرعون سے نجات پانے کی خوشی میں مسلمان اس دن کا روزہ رکھنے کے زیادہ مستحق ہیں چنانچہ رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے ۱۰ محرم یعنی عاشورا کا روزہ مسلمانوں پر فرض تھا صیام رمضان کی فرضیت کے بعد عاشورا کا روزہ نفلی ہو گیا فرض نہ رہا یہودیوں کا پہلا مہینہ تشری ہوتا ہے اور انکے ہاں ۱۰ تشری کا روزہ فرض ہے بلکہ انتہائی اھم ہے وہ اسے (۱۰ تشری کے روزہ کو) صوم الکفور اور اس دن کو یوم الکفور (یعنی گناہوں سے کفارہ بننے والا دن) کہتے ہیں۔ خود رسول اکرم نے ۱۰ محرم کے روزے کے متعلق فرمایا ہے کہ میں حق تعالی سے امید رکھتا ہوں کہ عاشورا کا روزہ اس سال (کے گناہوں) کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ کی روایت کے مطابق عرب عاشورا کا روزہ زمانہ جاہلیت میں بھی رکھتے تھے اور اس روز خانہ کعبہ پر غلاف چڑھایا جاتا تھا۔ البیرونی نے لکھا ہے کہ بعض لوگوں کے خیال میں لفظ عاشورا عبرانی زبان سے عربی میں منتقل ہوا ہے الغرض یہ ثابت ہو گیا کہ عربوں کا قمریہ شمسی محرم یہودیوں کے تشری کے بالمقابل ہوا کرتا تھا۔

۱۰ محرم قمریہ شمسی اور ۱۰ تشری عبرانی ہم آہنگ ہوتے تھے یہودیوں کی یہ تقویم آج بھی مروج ہے گو کچھ معمولی تبدیلیاں اس میں ہوئی ہوں لیکن اس کا ڈھانچہ وہی ہے اور یہودی آج بھی ۱۰ تشری کا روزہ رکھتے ہیں ابو ریحان البیرونی نے مزید لکھا ہے کہ یہودیوں کے ۱۰ تشری کے یوم کفور (یوم کفارہ) کا تقابل عربوں کے محرم کے ساتھ کیا جاتا ہے اور ۱۰ محرم کی تاریخ اس کے ہم آہنگ ہے البیرونی نے

یہ بھی لکھا ہے کہ زمانہ جاہلیت میں عربوں کا ربیع دراصل موسم خزاں ہوتا تھا اس طرح البیرونی عربوں میں قمری کے ساتھ قمریہ شمسی تقویم کی موجودگی اور حجتہ الوداع کے موقعہ پر اس کی منسوخی کا معترف ہے

شارٹر انسائیکلوپیڈیا آف اسلام مرتبہ ایچ اے آر گب میں محرم اور رمضان کے عنوانات کے تحت مرقوم ہے کہ زمانہ جاہلیت کا محرم موسم خزاں میں اور رمضان موسم گرما میں ہوا کرتا تھا۔

دور حاضر کے مشہور ریسرچ سکالر عبد القدوس صاحب ہاشمی نے تقویم تاریخی میں لکھا ہے کہ دور جاہلیت میں مکی تقویم قمریہ شمسی اور مدنی تقویم قمری تھی۔ ضیاء الدین لاہوری مولف جوھر تقویم نے عربوں کے دو تقویمی نظام کا ذکر کرتے ہوئے قمریہ شمسی تقویم کو مکی تقویم اور قمری تقویم کو مدنی تقویم قرار دیا ہے۔ مولانا عبدالرحمن کیلانی نے بھی اپنی کتاب ''الشمس و القمر بحسبان'' میں عربوں کی اس قمریہ شمسی تقویم کا ذکر کیا ہے اور اسے مکی تقویم قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ عربوں کا حج اسی تقویم کے مطابق ہوا کرتا تھا۔ اس تقویم کی منسوخی کا اعلان رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حجتہ الوداع کے موقعہ پر فرمایا۔

امام رازی نے تفسیر کبیر میں سورۃ توبہ کی آیت نسی کی تفسیر میں لکھا ہے کہ عربوں نے اپنے حج کا مہینہ اپنے تجارتی اور دینوی مقاصد کے لیے خاص موسم میں متعین کرلیا تھا اس مقصد کے لیے وہ بعض سالوں کے بارہ کی بجائے تیرہ مہینے قرار دیتے تھے تاکہ دیگر مہینوں کی طرح ذی الحجہ کا مہینہ بھی ایک ہی موسم میں رہے خالص قمری تقویم کا سال شمسی سال سے تقریباً ۱۱ دن چھوٹا ہوتا ہے اس لیے قمری مہینے آہستہ آہستہ تمام موسموں سے ہوکر گزرتے ہیں یہ صورت حال عربوں کے تجارتی و دینوی مقاصد کے خلاف تھی لہٰذا انہوں نے نسی کی بد رسم اختیار کی نسی کا لغوی مفہوم موخر کرنے اور جمع کرنے کا ہے عرب جب سال کے بعض مہینوں کو مکرر کرکے بارہ سے تیرہ مہینے کرتے تھے تو نہ صرف مہینوں کی معینہ فطری تعداد میں اضافہ ہوجاتا تھا بلکہ اصل قمری مہینے اپنی جگہ سے موخر بھی ہوجاتے تھے یہی حال حرمت والے مہینوں رجب ذی قعدہ اور ذی الحجہ کا ہوتا تھا اور کئی سالوں کے بعد یہ مہینے اپنی اصل ہیئت پر لوٹتے تھے۔ تفسیر ثعلبی میں بھی اس سے ملتا جلتا بیان ہے۔

بعض عربی قمری مہینوں کے ناموں کے لغوی معانی سے بھی پتہ چلتا ہے کہ زمانہ جاہلیت میں قمریہ شمسی تقویم بھی مستعمل تھی اور یہ کہ اس تقویم میں رمضان سخت گرمی میں اور جمادی الاولی و جمادی الاخری کے مہینے سخت سردی میں آیا کرتے تھے۔ رمضان کے مادہ ''رمض'' اور جمادی کے مادہ ''جمد'' سے اس کی تصدیق ہوتی ہے پس محرم قمریہ شمسی موسم خزاں میں آیا کرتا تھا۔ اس زمانہ کے عرب

عیسائی سن سکندری استعمال کرتے تھے جس کا پہلا مہینہ تشرین اول ہمیشہ جیولین عیسوی تقویم کے اکتوبر کے بالمقابل ہوا کرتا تھا۔ زمانہ جاہلیت کے عربوں نے بھی یہود و نصاریٰ کی تقلید میں اپنی قمریہ شمسی تقویم کا آغاز موسم خزاں سے کیا۔

انسائکلوپیڈیا برٹانیکا میں ہے کہ یہودیوں کا وہ مذھبی پیشوا جو مختلف سالوں میں بارہ مہینوں کے ساتھ تیرھویں مہینے کا اعلان کرتا تھا اسے ناسی کہا جاتا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ نسی (کبیسہ) کی یہ بدرسم عربوں نے یہودیوں سے حاصل کی تھی۔ ابن ہشام نے ابرھہ کے مکہ مکرمہ پر حملہ کرنے کے ضمن میں نساۃ (ناسیوں) کا تفصیلا ذکر کیا ہے ان کا تعلق بنوکنانہ سے تھا انہی میں سے ایک شخص قلمس نے سب سے پہلے عربوں میں نسی کو رائج کیا اور بعض سالوں میں تیرھویں مہینے (کبیسہ کے مہینے) کا اس رسم نسی کے تحت اعلان ہونے لگا۔ جو بنو کنانہ کا ناسی حج کے اجتماع کے موقع پر کیا کرتا تھا پہلے ناسی کا نام قلمس تھا اسی کی نسبت سے ان نساۃ یا ناسیوں کو قلامسہ کہا جاتا تھا۔ ابرھہ کا مکہ مکرمہ پر حملہ رسول اکرم کی ولادت باسعادت سے کچھ عرصہ قبل ہوا تھا جسکا سبب یہ تھا کہ ابرھہ نے صنعاء میں ایک عالیشان اور نہایت خوبصورت کینسہ (گرجا) تیار کرا کر لوگوں کو حکم دیا تھا کہ وہ خانہ کعبہ کی بجائے اس کینسہ کا حج کیا کریں حج کے موسم میں نہ صرف یہ کہ کسی نے بھی اس کینسہ کا رخ نہ کیا بلکہ نسی کی رسم رائج کرنے والے عرب قبیلہ بنو کنانہ کے کسی شخص نے اس کینسہ کو نجاست سے آلودہ کردیا جس پر ابرھہ نے مشتعل ہو کر مکہ پر چڑھائی کردی تاکہ وہ بزعم خویش خانہ کعبہ کو منہدم کردے لشکر میں ہاتھیوں کی بڑی تعداد تھی اس لئے ان لوگوں کو اصحاب الفیل (ہاتھی والے) کہا گیا ابرھہ اور اسکا لشکر خرق عادت کے طور پر مکہ مکرمہ تک پہنچنے سے پہلے ہی عجیب وغریب غیبی پرندوں کی کنکریوں کا شکار ہو کر تباہ وبرباد ہوگیا قرآن کریم میں اسکا ذکر تیسویں پارہ کی سورۃ فیل میں ہے عربوں کا محرم قمریہ شمسی بمطابق عبرانی تشری ہمیشہ ستمبر کے بالمقابل ہوا کرتا تھا پس ان کا ذی الحجہ قمریہ شمسی ہمیشہ اگست کے مہینہ پر آیا کرتا تھا ابرھہ یقیناً ذی الحجہ قمریہ شمسی بمطابق اگست کے بعد محرم قمریہ شمسی بمطابق ستمبر حملہ آور ہوا الغرض اس تفصیل سے بھی واضح ہوا کہ عربوں کا حج دور جاہلیت میں قمریہ شمسی تقویم میں موسم گرما میں ہوا کرتا تھا۔ ذی قعدہ کے مہینہ میں انکے مشہور تجارتی میلے عکاظ اور ذوالمجاز منعقد ہوا کرتے تھے جن میں وہ موسم کے مطابق کھجوروں کی اور بھیڑ بکریوں وغیرہ کی تجارت کرتے تھے اور اسی لئے انہوں نے ذی الحجہ کو کھجوروں کے موسم یعنی موسم گرما سے ھم آہنگ کررکھا تھا۔ مہم رجیع اور غزوہ حدیبیہ کے سابقہ مباحث سے بھی یہ ثابت ہوا کہ اہل مکہ کی تقویم قمریہ شمسی تھی۔ غزوہ بدر اور فتح مکہ کی توقیت موسمی صراحتوں کے مطابق قمریہ شمسی رمضان کی

ہے ہر دو غزوات میں آپ نے اور آپ کے ساتھیوں نے روزہ رکھا ہوا تھا حالت جہاد میں ہونے اور سخت گرمی کی وجہ سے آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو افطار کرنا پڑا چونکہ رسول اکرم قریشی اور مہاجر ہیں اسلئے ثابت ہوا کہ آپ اور آپ کے مکی ساتھی یعنی مہاجرین مکہ یہ قمریہ شمسی تقویم مکہ مکرمہ سے ساتھ لائے اور اسے مدینہ منورہ میں بھی رائج کردیا چونکہ سیرت طیبہ کے بعض واقعات وحوادث کی توقیت خالص قمری تقویم میں بھی ہوئی ہے لہٰذا محققین کا خیال ہے کہ مدینہ کے لوگوں کی تقویم خالص قمری تھی اپنے پڑوسی یہودیوں سے رقابت کی بنا پر اہل مدینہ عبرانی تقویم سے متاثر نہ ہوئے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے روزے بھی قمریہ شمسی تقویم میں رکھے خالص قمری رمضان میں نہیں رکھے کیونکہ خالص قمری رمضان مدنی دور میں موسم سرما میں آیا کرتا تھا تخریج ملاحظہ ہو:۔

یکم رمضان ۲ھ = (۲۹.۵ تقسیم ۳۵۴ x ۸ + ۲) x ۰.۹۷۰۲۰۴ + ۶۲۱.۵۶۹۲ = ۶۲۴.۱۵۶۴۱‘

۰.۱۵۶۴۱ x ۳۶۶ = ۵۷.۲۴ = ۵۷ دن = ۲۶ فروری ۶۲۴ء

یکم رمضان ۱۰ھ = (۲۹.۵ تقسیم ۳۵۴ x ۸ + ۱۰) x ۰.۹۷۰۲۰۴ + ۶۲۱.۵۶۹۲ = ۶۳۱.۹۱۸۰۴‘

۰.۹۱۸۰۴ x ۳۶۵ = ۳۳۵.۰۸ = ۳۳۵ دن = یکم دسمبر ۶۳۱ء پس مدنی دور میں اصل رمضان المبارک دسمبر جنوری اور فروری کے مہینوں کے مقابل رہا۔ اسکے برعکس قمریہ شمسی رمضان مئی کے بالمقابل ہوا کرتا تھا۔

یکم مئی ۶۲۴ء = (۱۲۱ تقسیم ۳۶۶+۶۲۴) تقسیم ۰.۹۷۰۲۰۴ ـ ۶۴۰.۶۵۲۶ = ۲.۸۵۱۸۵‘۰.۸۵۱۸۵ x ۱۲=

۱۰.۲۲۲۲‘۰.۲۲۲۲ x ۲۹.۵ = ۶.۵۵ = ۷ ذیقعدہ ۲ھ قمری۔ اسی طرح یکم مئی ۶۳۱ء=

(۱۲۰ تقسیم ۳۶۵ + ۶۳۱) تقسیم ۰.۹۷۰۲۰۴ ـ ۶۴۰.۶۵۲۶ = ۱۰.۰۶۴۹۳‘ ۰.۰۶۴۹۳ x ۱۲=

۰.۷۷۹۱۶‘۰.۷۷۹۱۶x۲۹.۵=۲۲.۸۸=۲۳ محرم ۱۰ ھ قمری۔ پس قمریہ شمسی رمضان کے بالمقابل اصل قمری مہینے ذی قعدہ ذی الحجہ اور محرم کے تھے اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور اصحاب خالص قمری رمضان میں روزے رکھتے تو مخالفین کو یہ کہنے کا موقعہ مل جاتا کہ رسول اکرم صلی علیہ والہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں نے مدنی دور میں خود تو موسم سرما میں روزے رکھے لیکن بعد میں آنے والے مسلمانوں کو موسم گرما میں بھی روزے رکھنے پڑے غالبا اس قمریہ شمسی تقویم کی فوری منسوخی نہ ہونے میں یہی حکمت تھی روزے تو ہر سال کے فرض ہیں لیکن حج عمر بھر میں صرف ایک مرتبہ فرض ہے جبکہ عمرہ مسنون ہے اس لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حج اور عمرہ کے لیے خالص قمری توقیت اختیار فرمائی غزوہ حدیبیہ 'عمرۃ القضا' حج ابی بکر صدیق اور حجۃ الوداع یہ سب کے سب خالص

قمری مہینوں میں ہوئے۔ حج ابی بکر پہلے ہوا اور غزوہ تبوک بعد میں ہوا۔ غزوہ تبوک کی توقیت چونکہ قمریہ شمسی ہے اس لیے سیرت نگاروں نے دو تقویمی التباس کی وجہ سے غزوہ تبوک کو مقدم اور حج ابی بکر صدیق کو موخر کردیا۔ اگرچہ حضور اکرم صلی علیہ والہ وسلم اور اصحاب نے مدنی دور میں روزے قمریہ شمسی رمضان میں رکھے لیکن انکا اجر یقیناً اصل رمضان المبارک میں روزے رکھنے کے برابر ملا بعینہ جس طرح تحویل قبلہ سے پہلے بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے سے اجر میں کوئی کمی واقع نہ ہوئی جہاں تک لیلتہ القدر کا تعلق ہے تو اسکا ہمیشہ رمضان المبارک میں ہی ہونا ضروری نہیں بلکہ بہ روایت حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ رات سال کے کسی بھی مہینے میں ہوسکتی ہے۔

اس قمریہ شمسی تقویم کی تنسیخ کا اعلان رسول اللہ صلی علیہ والہ وسلم نے خطبہ حجتہ الوداع کے موقعہ پر فرمایا اور اس تقویم کو ہمیشہ کے لیے ختم کرکے خالص قمری تقویم کو بحال رکھا گیا رسم نسی کی مذمت کی گئی آپ نے فرمایا کہ زمانہ گھوم پھر کر اپنی اس ہیئت پر آگیا ہے جس دن اللہ نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق فرمائی تھی پھر آپ نے سورۃ توبہ کی آیات کی تلاوت فرمائی جن کا مفہوم یہ ہے کہ جب سے اللہ تعالی نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا ہے اسکے نزدیک مہینوں کی تعداد بارہ ہی رہی ہے ان میں چار مہینے حرمت والے ہیں رسم نسی کفر (کے کاموں میں ایک اور) اضافہ ہے جسکے ذریعہ کافر لوگوں کو گمراہ کیا جاتا ہے کہ وہ کسی سال حرمت والے مہینے کو حلال کرلیتے ہیں تو کسی سال اسے حرام ٹھہراتے ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اس خطبہ سے بعض حضرات کو یہ غلط فہمی ہوئی ہے کہ حجتہ الوداع کے موقعہ پر قمری ذی الحجہ اور قمریہ شمسی ذی الحجہ اکٹھے ہوگئے تھے یوں ان حضرات نے محرم قمریہ شمسی کو عیسوی مہینہ مارچ کے بالمقابل ٹھرایا اورذی الحجہ قمریہ شمسی کو فروری سے ہم آہنگ کردیا کیونکہ خالص قمری ذی الحجہ ۱۰ھ واقعی فروری میں ہی تھا۔ یکم ذی الحجہ ۱۰ھ

=(۲۹.۹ تقسیم ۳۵۴ x ۱۱ + ۱۰) x .۹۷۰۲۰۴ + ۶۲۱.۵۶۹۲

=۶۳۲.۱۶۰۵۹‘ .۱۶۰۵۹ x ۳۶۶ = ۵۸.۷۷ =۵۹ = ۲۸ فروری ۶۳۲ء۔

اس طرح محرم ۱۱ھ اگلے ماہ مارچ میں آرہاتھا ان حضرات کی غلط فہمی کا سبب یہ ہے کہ انہوں نے خطبہ کے الفاظ "یوم خلق السموات والارض" پر غور نہیں کیا۔ یہود ونصاری اور مجوس و ہنود کا یہ خیال تھا کہ کائنات کی تخلیق اعتدال ربیعی میں ہوئی تھی ابو ریحان البیرونی نے لکھا ہے کہ ایرانیوں کے خیال میں نوع انسانی کے پہلے فرد کی تخلیق فروردین کے مھینہ میں موسم بہار میں ہوئی تھی یہ بھی لکھا ہے

کہ یہودیوں میں کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ آفتاب کی تخلیق برج حمل کے پہلے درجہ میں ہوئی تھی آفتاب برج حمل میں اعتدال ربیعی میں ہوا کرتا ہے نیز لکھا ہے کہ ہندوؤں کے ہاں کل جگ دور کی کل مدت چار لاکھ بتیس ہزار سال ہے اور اس دور کے آغاز کے وقت تمام سیارگان برج حمل میں تھے۔ انسائیکلو پیڈیا آف ریلیجنز میں کرسمس کے عنوان کے تحت لکھا ہے کہ پیچیدہ حسابات کے ذریعہ یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ دنیا کی تخلیق ۲۵ مارچ کو ہوئی تھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خطبہ حجتہ الوداع میں اس امر کی توثیق فرما دی ہے کہ فی الواقع کائنات کی تخلیق اعتدال ربیعی میں یعنی مارچ میں ہوئی تھی اور پہلا مہینہ محرم موسم بہار میں آیا تھا۔ طویل گردش زمانہ کے بعد اب محرم ۱۱ھ کا مہینہ پھر موسم بہار میں آرہا تھا اسی کے متعلق آپ نے فرمایا تھا کہ زمانہ گھوم پھر کر اپنی اصل ہیئت پر آگیا ہے الغرض ذی الحجہ ۱۰ھ کا قمری مہینہ قمریہ شمسی مہینے جمادی الاخری اور محرم ۱۱ھ کا قمری مہینہ قمریہ شمسی مہینے رجب کے بالمقابل تھا۔ یہ خیال ہرگز درست نہیں کہ قمری ذی الحجہ قمریہ شمسی ذی الحجہ کے مقابل آگیا تھا۔

اس غلط فہمی کا دوسرا سبب یہ ہے کہ ان حضرات نے توقیتی تضادات اور دو یا دو سے زیادہ توقیت والے حوادث و واقعات پر گہری نظر نہ ڈالی اگر محرم قمریہ شمسی کو مارچ کے بالمقابل لایا جائے تو توقیتی تضادات ہرگز دور نہیں ہوتے مثلاً غزوہ تبوک سے مراجعت موسم گرما میں رمضان رشوال ۹ھ میں ہوئی اگر محرم قمریہ شمسی کو مارچ سے محسوب کیا جائے تو رمضان اور شوال کے مہینے نومبر اور دسمبر میں آئیں گے سریہ ذات السلاسل جمادی الاخری ۸ھ قمریہ شمسی سخت موسم سرما کا واقعہ ہے۔ اگر محرم کو مارچ سے شمار کیا جائے تو جمادی الاخری اگست کے مہینہ (سخت موسم گرما) میں ہوگا سریہ زید بن حارث غزوہ بدر کے چھ ماہ بعد موسم سرما ربیع الاول ۳ھ کا واقعہ ہے اگر یہ ربیع الاول خالص قمری لیا جائے تو عیسوی مہینہ اگست ۶۲۴ء کا برآمد ہوگا جیسا کہ قبل ازیں متعلقہ توقیتی جدول سے واضح کیا جاچکا ہے اگر محرم قمریہ شمسی کو مارچ کے بالمقابل قرار دیکر ربیع الاول قمریہ شمسی لیا جائے تو مہینہ مئی کا بنے گا حالانکہ اگست اور مئی کے مہینے موسم گرما کے ہیں سرما کے نہیں لہٰذا ان حضرات کا محرم قمریہ شمسی کو مارچ یا موسم بہار کے بالمقابل قرار دینا سراسر غلط ہے اس غلط فہمی کی تیسری وجہ یہ ہے کہ احادیث عاشورا سے تو یہ معلوم ہوا تھا کہ ۱۰ محرم بنی اسرائیل کے لیے فرعون سے نجات کا دن ہے حالانکہ بائبل کی تصریحات اور یہودیوں کی عملی روایات کے مطابق بنی اسرائیل کا خروج مصر سے ماہ نیسان اور موسم بہار میں ہوا تھا اس لیے ان حضرات نے عربوں کے قمریہ شمسی کے متعلق یہ غلط نظریہ قائم کر لیا کہ یہ موسم بہار سے ہم آہنگ ہوا کرتا تھا یہاں قابل غور امر یہ ہے کہ احادیث عاشوراء کی

رو سے یہودی ۱۰ محرم کا روزہ رکھتے تھے اور یہودی تقویم میں ۱۰ تشری کا روزہ تو ہے ۱۰ نیساں کا کوئی روزہ نہیں ہوتا۔ نیساں کا مہینہ موسم بہار اور تشری کا مہینہ موسم خزاں سے ہم آہنگ ہوتا ہے لہٰذا ان کا ۱۰ تشری عربوں کے ۱۰محرم کے بالمقابل ہوا کرتا تھا البتہ یہ اشکال اب بھی بحال ہے کہ جب فرعون سے نجات کامہینہ یہودیوں کے ہاں نیساں کا مہینہ ہے تو انہوں نے ۱۰ تشری کے روزہ کے متعلق کیسے کہہ دیا کہ یہ فرعون سے نجات کا دن ہے اس لیے انکا یوم تشکر ہے قرائن و شواہد سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ واقعی کسی زمانہ میں بالخصوص حضرت موسی علیہ السلام کے زمانہ میں یہودی سال کا آغاز نیساں سے کرتے تھے ان دنوں یہ مہینہ ابیب کے نام سے موسوم تھا اور اسی مہینہ میں بنی اسرائیل کا مصر سے خروج ہوا اور فرعون غرق ہوا یہودیوں کی اصل تقویم خالص قمری تقویم تھی جہاں یہودیوں نے اور تحریفات کا ارتکاب کیا انہوں نے خالص قمری تقویم میں بھی تحریف کرکے اسے قمریہ شمسی تقویم میں بدل ڈالا اناجیل اربعہ اور عیسائی روایات کے مطابق حضرت عیسی کی مفروضہ مصلوبیت ماہ نیساں میں یہودیوں کی عیدالفسح سے تین روز قبل ہوئی عیدالفسح ۱۵ر۱۴ نیساں کو ہوتی ہے مروجہ عبرانی تقویم میں نیساں کا مہنہ مارچ راپریل میں ہوتا ہے لیکن ان دنوں سخت سردی تھی اور پطرس حواری دوسرے لوگوں کے ساتھ آگ تاپ رہا تھا اس سے ثابت ہوا کہ ان دنوں یہودیوں کا نیساں مارچ میں نہیں بلکہ موسم سرما میں آیا تھا مارچ میں فلسطینی علاقے میں اتنی سردی ہرگز نہیں ہوتی کہ آگ تاپنے کی ضرورت پیش آئے اگر موسم خلاف معمول سرد ہوگیا ہوتا تو اناجیل میں اس کا یقیناً تذکرہ ہوتا اس سے ثابت ہوا کہ اس زمانہ میں یہودیوں کی تقویم خالص قمری تھی اور نیساں موسم سرما میں آیا تھا ہمارے نزدیک حضرت عیسی علیہ السلام کی ولادت باسعادت اور رفع سماوی کی صحیح توقیت البیرونی نے کی ہے جو موسمی صراحت کے عین مطابق ہے البیرونی نے ولادت ۳۰۴ سکندری اور رفع سماوی ۳۳۶ سکندری کا بیان کیا ہے سکندری سال کا پہلا مہینہ تشرین اول جیولین عیسوی تقویم کے اکتوبر سے مکمل ہم آہنگ ہوا کرتا تھا اس لیے اکتوبر سے پہلے کے مہینوں میں ۳۱۱ اور اکتوبر سے دسمبر تک کے مہینوں میں ۳۱۲ سال اگر سکندری سے کم کیے جائیں تو عیسوی تقویم کے سال برآمد ہونگے اس طرح حضرت عیسی کی ولادت ۸-۷ ق م اور رفع سماوی ۲۵-۲۴ ء کے واقعات بنتے ہیں - یہ چونکہ یہودی تقویم میں نیساں سال کا پہلا مہنہ ہوا کرتا تھا اس لیے اصولا عربوں کا خالص قمری محرم یہودیوں کے خالص قمری نیساں کے مطابق ہوا کرتا تھا یکم دسمبر ۲۴ جیولین بروز جمعۃ المبارک خالص عربی قمری تقویم کی تاریخ ۱۱ر۱۰ محرم ۶۱۶ ق ھ برآمد ہوتی ہے اناجیل نے یہ مہینہ مصلوبیت کا دن جمعہ قرار دیا ہے (۱.۲۵x۲۳ کا حاصل ضرب .بحذف کسر)+۳۶۶=۳۶۴'۷ر۳۶۴ کا باقی

ماندہ=صفر=جمعہ (کیونکہ یکم جنوری ا جیولین کو ہفتہ تھا)۔ یکم دسمبر ۲۴ء =(۳۳۵ تقسیم ۳۶۶+ ۲۴) تقسیم .۹۷۰۲۰۴ ـ ۶۴۲.۶۵۵۷ = ـ ۶۱۶.۹۷۵۲۳ ‘(ـ.۹۷۵۲۳ x ۱۲) = ـ ۱۱.۷۰۲۷۶ ‘ پس قمریہ مہینہ ۱۲ ـ ۱۱ = ۱ محرم‘ (ـ.۷۰۲۷۶ x ۲۹.۵) + ۳۰.۵ = ۹.۷۶ = ۱۰ محرم ۶۱۶ قبل ھجرت قمری۔ قمری تقویم میں ایک دن کا فرق معمولی بات ہے یہ تاریخ ۱۱ محرم بھی ہو سکتی ہے قرائن وشواہد سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مصر سے بنی اسرائیل کا خروج عبرانی نیساں اور عربی محرم میں ہوا تھا گڈنیوز بائبل کے آخر میں دیئے گئے چارٹ کے مطابق بنی اسرائیل کے مصر سے خروج کا تقریبی زمانہ ۱۲۱۰ق م سے ۱۲۵۰ق م تک کا ہے مولانا حفظ الرحمن سیو ہاروی نے قصص القرآن میں فرعون (جسکا مقابلہ حضرت موسی سے تھا) کا نام منفتاح اور اسکا دور حکومت ۱۲۹۲ق.م. سے ۱۲۲۵ق.م. تک بتایا ہے۔ بالفاظ دیگر فرعون ۱۲۲۵ق.م. میں غرق ہوا۔ ۷ اپریل ۱۲۲۵ق.م. کو قمری تاریخ ۱۰ محرم ۱۹۰۳ق.ھ. برآمد ہوتی ہے۔ (۹۶ تقسیم ۳۶۵ ـ ۱۲۲۵) تقسیم .۹۷۰۲۰۴ ـ ۶۴۱.۶۲۴۷ = ـ ۱۹۰۳.۹۷۴۶ ‘(ـ.۹۶۴۷ x ۱۲ = ـ ۱۱.۶۹۵۲

پس مثبت سمت میں قمری مہینہ ۱۲ـ۱۱=۱= محرم‘(ـ۰۶۹۵۲x۲۹.۵)+۳۰.۵=۹.۹۹=۱۰ محرم ۱۹۰۳ق.ھ. اس سے واضح ہوا کہ مصر سے بنی اسرائیل کا خروج عبرانی خالص قمری تقویم کے نیساں اور عربی خالص قمری تقویم کے محرم میں ہوا۔ اس سے پہلے سال کے ساتویں مہینہ تشری کو بنی اسرائیل کے لئے توبہ و استغفار کا مہینہ قرار دیا گیا تھا اور اس کا دس تاریخ کا روزہ فرض کیا گیا تھا۔ فرعون سے نجات کے بعد بنی اسرائیل کی مسلسل نافرمانیوں اور حکم عدولیوں کی وجہ سے انہیں بمطابق قرائن وشواھد ۱۰ تشری کو توبہ واستغفار کے ساتھ ساتھ فرعون سے نجات کے واقعہ کو یاد کرنے اور تجدید شکر کا بھی حکم ملا چنانچہ یہودیوں کے ہاں یکم تشری سے ۱۰ تشری تک کے دن توبہ‘ ندامت‘ دروں بینی ومراقبہ ومحاسبہ نفس کے دن ہیں۔ ۱۲ اکتوبر ۱۲۲۶ق.م. کی قبل ھجرت تاریخ ۱۰ رجب ۱۹۰۴ق.ھ. بنتی ہے (۲۸۴ تقسیم ۳۶۵ ـ ۱۲۲۶) .۹۷۰۲۰۴ ـ ۶۴۱.۶۲۴۷ = ـ ۱۹۰۴.۴۷۴۵ ‘(ـ.۴۷۴۵ x ۱۲) = ـ ۵.۶۹۴ ‘ پس مثبت سمت میں قمری مہینہ میں اسرائیلی تاریخ میں دوسرا اہم واقعہ طویل جلا وطنی کے بعد بابل سے بیت المقدس میں واپسی کا ہے ان قافلوں کے ساتھ جب حضرت عزرا (عزیر علیہ السلام) بیت المقدس میں سال کے پانچویں مہینہ میں تشریف لائے تو ہیکل سلیمانی کی دوبارہ تعمیر ہو چکی تھی جسکا زمانہ گڈنیوز بائبل کے چارٹ کے مطابق ۴۴۳ـ۴۴۵ق.م. کا ہے۔ یکم اکتوبر ۴۴۵ق.م. کے بالمقابل قبل ھجرت قمری تاریخ ۱۰ رجب ۱۰۹۹ق.ھ. بنتی ہے۔ (۲۷۳ تقسیم ۳۶۵ ـ ۴۴۵) تقسیم .۹۷۰۲۰۴ ـ ۶۴۱.۶۲۴۷ = ـ ۱۰۹۹.۴۷۵ ‘ (ـ.۴۷۵ x ۱۲) = ـ ۵.۷ پس مثبت سمت میں قمری مہینہ ۱۲ ـ ۵ = ۷ رجب‘ (ـ.۷ x ۲۹.۵) + ۳۰.۵ = ۹.۸۵ = ۱۰ رجب ۱۰۹۹ق.ھ۔ ان تخریجات سے ایک بات یہ معلوم ہوئی کہ خروج

کے زمانہ میں قمری نیساں (ابیب) اتفاقاً موسم بہار میں اور قمری تشری اتفاقاً موسم خزاں میں آئے جن دنوں حضرت عزیر بیت المقدس واپس پہنچے تو ان دنوں بھی قمری تشری اتفاقاً موسم خزاں میں آیا بعد میں یہودیوں نے جب تحریف کرکے اپنی قمری تقویم کو قمریہ شمسی بنا لیا تو انہوں نے تشری کو پہلا مہینہ قرار دیکر اسے موسم خزاں میں رکھا اور عربوں نے اپنے پہلے مہینہ محرم کو اسکے بالمقابل کردیا۔

سعادات

ولادت باسعادت:۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی وامی) کی ولادت مبارکہ کے سلسلہ میں تمام سیرت نگاروں کا اس امر پر اتفاق ہے کہ آپ سوموار کے دن مکہ مکرمہ پر ابرہہ کے ناکام حملہ کے کچھ عرصہ بعد پیدا ہوئے۔ جیسا کہ تطبیقات کے حصہ میں بتایا جاچکا ہے اس حملے کا سبب یہ تھا کہ ابرہہ کے تعمیر کرائے گئے کینسہ کا کسی نے بھی حج نہ کیا بلکہ عرب قبیلہ بنو کنانہ کے ایک شخص نے اس کینسہ کو چوری چھپے نجاست سے آلودہ کردیا۔ جس پر ابرہہ نے غضبناک ہو کر مکہ مکرمہ پر حملہ کیا۔ بنو کنانہ کے ہی ایک شخص قلمس نے سب سے پہلے عربوں میں رسم نسی کو رائج کرتے ہوئے بعض سالوں کے ۱۲ کی بجائے ۱۳ ماہ کردیے تھے۔ تاکہ ذی الحجہ کا مہینہ دوسرے قمری مہینوں کی طرح سال کے مخصوص موسم میں ہی آتا رہے ذی الحجہ جیولین عیسوی تقویم کے ماہ اگست کے بالمقابل اور عبرانی تقویم کے ایلول کے بالمقابل کردیا گیا۔ اسطرح تقویم کو قمری کی بجائے عبرانی تقویم کی مانند قمریہ شمسی بنا دیا گیا۔ ابرہہ کے کینسہ کو اسی قبیلہ کے ایک فرد نے نجاست سے آلودہ کیا جس سے اس امر کی مزید شہادت ملتی ہے کہ قمریہ شمسی ذی الحجہ کے بعد قمریہ شمسی محرم میں ابرہہ حملہ آور ہوا تھا اس سے پہلے بھی توقیتی جدول کی روشنی میں مختلف غزوات و سرایا کو زیر بحث لا کر ثابت کردیا گیا ہے کہ اہل مکہ کی تقویم قمریہ شمسی تھی اور یہ امر ہر طرح کے شک وشبہ سے بالاتر ہے کہ ابرہہ کا حملہ قمریہ شمسی محرم میں ہوا تھا اور مورخین کی تصریحات کے مطابق اس حملہ سے ۵۰ یا ۵۵ روز کے بعد رسول اکرم کی ولادت باسعادت ہوئی مہینہ ربیع الاول کا تھا پس یقیناً یہ ربیع الاول قمریہ شمسی تھا۔ قمریہ شمسی سال اور شمسی سال کی مدت نہایت معمولی فرق کے ساتھ یکساں ہوتی ہے۔ مشہور قول کے مطابق آپ کی عمر مبارک ۶۳ سال ہے۔ ۶۳ قمریہ شمسی یا شمسی سالوں کے قمری سال تقریبا ۶۵ بنتے ہیں۔ (۶۳ x ۳۶۵.۲۵) کا حاصل ضرب بحذف کسر تقسیم ۳۵۴.۳۶۷۰۶ = ۶۴.۹۳ = ۶۵ سال ہوئے چنانچہ روایات میں آپ کی عمر مبارک کا ۶۵ سال ہونا بھی مذکور ہے آپ کا وصال مبارک بالاتفاق ربیع الاول ۱۱ھ کا واقعہ ہے اسکے بالمقابل جیولین عیسوی سال ۶۳۲ء تھا۔ یکم ربیع الاول ۱۱ھ = (۲۹.۵ x ۲ تقسیم ۳۵۴ + ۱۱) x ۰.۹۷۰۲۰۴ + ۶۲۱.۵۶۹۲ = ۶۳۲.۴۰۳۱۴، ۰.۴۰۳۱۴ x ۳۶۶ = ۱۴۷.۵۴ = ۱۴۸ دن۔ ۲۷ مئی ۶۳۲ء

ہے سال وفات سے ۶۳ سال کم کرنے سے ولادت مبارکہ کا عیسوی سال ۶۳۲ ـ ۶۳ = ۵۶۹ء برآمد ہوتا ہے جیسا کہ بارہا بتایا جاچکا ہے عربوں کا قمریہ شمسی محرم اور یہودیوں کا تشری ان دنوں اواخر اگست میں یا ستمبر میں آیا کرتا تھا۔ یکم ستمبر ۵۶۹ء = (۲۴۳ تقسیم ۳۶۵ + ۵۶۹) تقسیم ۴۰۲۰۴ ‎.۹۷ ـ ۶۴۲.۶۵۵۷ = ـ ۵۵.۴۹۴۹۱، ـ ۱۲.۴۹۴۹۱ = ـ ۵.۹۳۸۹۲

پس قمری مہینہ ۱۲ ـ ۵ = ۷ = رجب، (ـ۹۳۸۹۲ x ۲۹.۵) + ۳۰.۵ = ۲.۸۰ = ۳ رجب ۵۵ء ق ھ قمری۔ تاریخ قران ۲۸ اگست ۵۶۹ء بوقت ۴۵ـ۳ ہے ۲۹ اگست کو غروب شمس کے وقت چاند نظر آیا اور ۳۰ اگست کو خالص قمری تاریخ یکم رجب ۵۵ قبل ہجرت تھی۔ اسطرح یکم ستمبر کو واقعی رجب کی تیسری تاریخ تھی عبرانی سال ۵۶۹ + ۳۷۶۱ = ۴۳۳۰ خلیقہ برآمد ہوا پس عبرانی تشری اور قمریہ شمسی محرم کے بالمقابل خالص قمری مہینہ رجب کا تھا۔

جیولین عیسوی تاریخ	عبرانی مہینہ	قمریہ شمسی مہینہ	قمری مہینہ و	تاریخ قران
۳۰ اگست ۵۶۹ء جمعہ	تشری ۴۳۳۰ خ	محرم ۵۳ ق.ھ.	رجب ۵۵ ق.ھ.	۲۸ اگست ۴۵ ـ ۳
۲۸ ستمبر ہفتہ	حشواں	صفر ۵۳ ق.ھ.	شعبان ۵۵ ق.ھ.	۲۶ ستمبر ۵۳ ـ ۱۲
۲۸ اکتوبر سوموار	کسلیو	ربیع الاول ۵۳ ق.ھ.	رمضان ۵۵ ق.ھ.	۲۵ اکتوبر ۴۰ ـ ۲۲
۲۶ نومبر منگل	تبت	ربیع الثانی ۵۳ ق.ھ.	شوال ۵۵ ق.ھ.	۲۴ نومبر ۳۱ـ۹

پس قمریہ شمسی ربیع الاول کے بالمقابل خالص قمری مہینہ رمضان کا تھا۔ ۸ ربیع الاول قمریہ شمسی بروز سوموار کے بالمقابل قمری مہینہ رمضان تھا ۸ ربیع الاول ۵۳ ق.ھ. قمریہ شمسی = ۸ رمضان المبارک ۵۵ق ھ قمری = ۴ نومبر ۵۶۹ء کو سوموار تھا دن کی تخریج ملاحظہ ہو (۵۶۸ x ۱.۲۵) + ۳۰۸ = ۱۰۱۸ دن ۱۰۱۸ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ = ۳ = سوموار کیونکہ یکم جنوری ۱ء جیولین کو ہفتہ تھا۔ اس تحقیق کے مطابق یہی ولادت باسعادت کی تاریخ ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ علماء کا تاریخ ولادت میں اور مہینہ میں اختلاف ہے ایک قول یہ بھی ہے کہ گو آپ کی ولادت سوموار ربیع الاول کے مہینہ کی ہے لیکن تاریخ متعین نہیں مگر بعض کے خیال میں یہ تاریخ ۲ ربیع الاول ہے اور بعض کا ۸

ربیع الاول کا قول ہے شیخ قطب الدین عسقلانی فرماتے ہیں کہ اکثر محدثین کا یہی (۸ ربیع الاول) کا قول ہے اور یہی تاریخ حضرت ابن عباس اور حضرت جبیر بن مطعم سے مروی ہے اس تاریخ کے قائل وہ حضرات ہیں جو نسب اور ایام عرب کے ماہر ہیں جنھیں اس صورت حال کی معرفت حاصل ہے اسی کو حمیدی اور انکے استاد ابن حزم نے اختیار کیا ہے قضاعی نے عیون المعارف میں لکھا ہے کہ اہل سیر کا اس قول پر اجماع ہے۔اور زہری نے اس قول کی روایت محمد بن جبیر بن مطعم سے کی ہے جو ایام عرب کے ماہر تھے۔دس ربیع الاول کا بھی قول ہے اور ۱۲ ربیع الاول کی تاریخ بھی بیان کی گئی ہے اور یہی مشہور ہے۔

طیبی کا قول ہے کہ لوگوں کا اس امر پر اتفاق ہے کہ آپ ۱۲ ربیع الاول بروز سوموار پیدا ہوئے تھے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی اس صراحت کے مطابق سوموار کا دن متفق علیہ ہے اور تاریخ ولادت کے متعلق چار اقوال ۲، ۸، ۱۰ اور ۱۲ ربیع الاول کے ہیں جن میں ۸ کا قول نہایت مستند اور ۱۲ کا مشہور ہے اور محض اسکی شہرت کی بناء پر بعض حضرات نے اس پر اہل سیر کا اتفاق نقل کردیا ہے حالانکہ دیگر کئی حضرات نے ۸ ربیع الاول پر اجماع نقل کیا ہے۔ ابن حبیب بغدادی نے لکھا ہے کہ سال ولادت میں یکم محرم کو جمعہ تھا اور ابرہہ کا حملہ ۱۷ محرم کو ہوا تھا اور اسکے ۵۰ دن کے بعد آپ کی ولادت ہوئی۔ تو جدول سے واضح ہے کہ واقعی یکم محرم ۵۳ء ق ھ = یکم رجب ۵۵ ق ھ قمری = ۳۰ اگست ۵۶۹ء کو جمعہ کا ہی دن تھا قمریہ شمسی محرم ۲۹ دن کا ہو تو ۱۷ محرم قمریہ شمسی کے بعد اس کے ۱۲ دن بچے اس پر ۳۰ دن صفر کے جمع کرکے ۵۰ سے تفریق کریں تو ربیع الاول کی آٹھ تاریخ ٹھیک سوموار کو برآمد ہوتی ہے پس یہی توقیت درست ہے باقی اقوال کا صحیح نہ ہونا حسابی تخریج سے بخوبی ثابت ہو گیا۔

یکم محرم قمریہ شمسی ۵۳ ق ھ= یکم محرم قمری ۵۵ ق ھ = ۳۰ اگست ۵۶۹ء کو ٹھیک جمعۃ المبارک کا ہی دن تھا لہٰذا ابن حبیب کی توقیت درست ہے (۱٫۲۵ x ۵۶۸) + ۲۴۲ = ۹۵۲ دن، ۹۵۲ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ = صفر =جمعۃ المبارک کیونکہ یکم جنوری ا جیولین کو سنیچر تھا

مذکورہ تحقیق سے ثابت ہو گیا کہ رسول اللہ کی ولادت مبارکہ کا خالص قمری مہینہ رمضان المبارک ہے چنانچہ اہل سیر نے ولادت مبارکہ کا مہینہ رمضان المبارک بھی بیان کیا ہے۔ سیرۃ ابن

ہشام عربی کے حاشیہ پر ہے کہ آپ کی ولادت مبارکہ کے مہینہ میں اختلاف ہے۔ مشہور قول کے مطابق ربیع الاول کا مہینہ ہے جبکہ زبیر کا قول رمضان المبارک کا ہے اور یہ قول ان لوگوں کے قول کے مطابق ہے جو کہتے ہیں کہ آپ کی والدہ ماجدہ کو آپ کا حمل ایام تشریق میں ہوا تھا لوگ کہتے ہیں کہ اصحاب فیل مکہ پر محرم میں حملہ آور ہوئے تھے اور اسکے پچاس دن کے بعد آپ کی ولادت ہوئی۔ محمد حسین ہیکل لکھتے ہیں کہ بعض کے نزدیک محرم صفر رجب رمضان ولادت کے مہینے ہیں۔ تو قیتی جدول سے معلوم ہوگا کہ محرم قمریہ شمسی، رجب قمری کے اور ربیع الاول قمریہ شمسی، رمضان قمری کے بالمقابل تھا۔ ۵۶۹ء عبرانی سال ۴۳۳۰ خلیقہ تھا جو ۲۲۸ ویں دور کا سترہواں اور کبوس سال تھا اس لئے اگر محرم کے بعد اگلا مہینہ محرم کبیسہ کا ڈالا جائے تو قمریہ شمسی صفر کا مہینہ قمری رمضان کے اور قمریہ شمسی مہینہ ربیع الثانی قمری شوال کے بالمقابل ہوگا چنانچہ بعض مستشرقین نے تاریخ ولادت بحساب کبیسہ ۹ دسمبر ۵۶۹ء بروز سوموار بیان کی ہے۔

مشہور ریسرچ سکالر مولانا عبد القدوس ہاشمی نے ”چند یادگار تاریخیں“ کے عنوان سے ولادت مبارکہ ”دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول ۵۳ء قبل ہجرت حسب حساب کبیسہ (مکی کیلنڈر) ۹ دسمبر ۵۶۹ء موافق ۲۰ نیسان ۴۳۳۲ خلیقہ (یہودی)، ۲۰ نیسان ۸۸۲ سکندری“ بیان کی ہے۔ ہاشمی صاحب عبرانی تقویم سے متعارف نظر نہیں آتے ۵۶۹ء کے بالمقابل عبرانی سال ۵۶۹ + ۳۷۶۱ = ۴۳۳۰ خلیقہ تھا نہ کہ ۴۳۳۲ خلیفہ تھا بلکہ ۱۴ ستمبر ۱۹۹۶ء سے شروع ہونے والا سال بھی ۵۷۵۷ خلیقہ ہے عبرانی تقویم کا مہینہ تبت ہوتا ہے جبکہ عبرانی مہینہ ہمیشہ مارچ/اپریل کے بالمقابل ہوتا ہے اور سکندری نیسان ہمیشہ اپریل کے بالمقابل ہوا کرتا ہے۔ البتہ ۲۰ نیسان ۸۸۲ سکندری کے بالمقابل جیولین عیسوی تاریخ ۲۰ اپریل ۵۷۱ کی بنتی ہے۔ محمود پاشا فلکی مصری نے توقیتی تضادات کو یکسر نظر انداز کرتے ہوئے غلطی سے ولادت مبارکہ کے مہینے کو خالص قمری ربیع الاول سمجھ لیا اور حسابی تخریج سے چونکہ ۱۲ ربیع الاول ۵۳ ق.ھ. قمری کو سوموار کا دن ہرگز برآمد نہیں ہوتا بلکہ ۹ ربیع الاول کو برآمد ہوتا ہے لہٰذا انہوں نے ۹ ربیع الاول ۵۳ ق ھ قمری کو ولادت مبارکہ کی تاریخ خیال کرلیا۔ جسکے مقابل جیولین عیسوی تاریخ ۲۰ اپریل ۵۷۱ء تھی تخریج ملاحظہ ہو:۔

۹ ربیع الاول ۵۳ ق ھ قمری = (۲۹.۵ x ۲ + ۸ تقسیم ۳۵۴- ۵۳) x ۰.۹۷۰۲۰۴ + ۶۲۲.۵۳۹۷=

۵۷۱.۳۰۲۵۳' (۳۶۵ x .۳۰۲۵۲) = ۱۱۰.۴۱ = ۱۱۰ دن = ۲۰ اپریل ۵۷۱ء اسی طرح ۲۰ اپریل ۵۷۱ء = (۱۰۹ تقسیم ۳۶۵ + ۵۷۱) تقسیم ۹۷۰۲۰۴ - ۶۴۲.۶۵۵۷ = - ۵۳.۸۱۱۸۸' - ۸۱۱۸۸. x ۱۲ = - ۹.۷۴۲۵۶ پس قمری مہینہ = ۱۲ - ۹ = ۳ = ربیع الاول' (۷۴۲۵۶.- x ۲۹.۵) + ۳۰.۵ = ۸.۵۹ = ۹ ربیع الاول ۵۳ قبل ھجرت قمری وقت قران ۱۲ - ۱۰ بجے مورخہ ۱۰ اپریل ۵۷۱ ہے پس ۱۱ اپریل کو چاند نظر آیا اور ۱۲ اپریل کو ربیع الاول ۵۳ ق ھ کی پہلی تاریخ تھی اور ۲۰ اپرل ۵۷۱ بروز سوموار ربیع الاول کی ۹ تاریخ تھی الغرض ہاشمی صاحب دسمبر کا نیساں سے تقابل کرنے میں غلط فہمی کا شکار ہوئے تاھم اس سے یہ ضرور پتہ چلتا ہے کہ ۹ دسمبر ۵۶۹ء کی تاریخ ان مستشرقین میں سے کسی کی ہے جنھوں نے کیبسہ کا محرم ڈال کر قمریہ شمسی ربیع الاول کو قمری شوال کے بالمقابل کیا ہے لیکن سلف وخلف میں سے کسی نے بھی ولادت مبارکہ کا مہینہ شوال بیان نہیں کیا ۹ دسمبر ۵۶۹ء کو واقعی سوموار تھا لیکن قمری تاریخ بارہ برآمد نہیں ہوتی بلکہ ۱۴ برآمد ہوتی ہے بمطابق جدول یکم ربیع الثانی قمریہ شمسی وبصورت کیبسہ یکم ربیع الاول قمریہ شمسی = یکم شوال قمری = ۲۶ نومبر بروز منگل ہے اسطرح ۹ دسمبر ۵۶۹ء کو ۱۴ تاریخ برآمد ہوتی ہے وقت قران ۳۱۔۹ مورخہ ۲۴ نومبر ہے۔ اس سے بھی چاند کی پہلی تاریخ ۲۶ نومبر ظاہر ہوئی۔ جہاں تک کیبسہ کی وجہ سے محرم کوکو مکرر لانے کا مسئلہ ہے تو یہ ضروری تو نہیں کہ قلامسہ ہمیشہ محرم ہی کو مکرر کریں۔ سال کے آخر میں ذی الحجہ کو بھی مکرر لایا جاسکتا ہے شارٹر انسائکلو پیڈیا آف اسلام میں ہے کہ کہ ذی الحجہ کو مکرر لایا جاتا تھا پہلا ذی الحجہ حرمت کا مہینہ تصور ہوتا تھا لیکن کیبسہ ذی الحجہ حرمت کا خیال نہیں کیا جاتا تھا یوں ربیع الاول قمریہ شمسی ٹھیک رمضان قمری کے بالمقابل آتا ہے اور کتب سیر میں یہ دونوں مہینے ولادت مبارکہ کے بیان کئے گئے ہیں۔ولادت باسعادت کے متعلق یہاں ان حضرات کی توقیت قطعا خارج از بحث ہے جنھوں نے غلطی سے عربوں کے قمریہ شمسی محرم کو موسم خزاں کی بجائے موسم بہار سے وابستہ ہے اور یہ غلطی پہلے ہی زیر بحث لائی جاچکی ہے۔

تاریخ ولادت ۴ نومبر ۵۶۹ء سے تاریخ وصال ۸ جون ۶۳۲ء کا درمیانی عرصہ ۶۲ سال ۷ ماہ اور کچھ دن بنتا ہے چنانچہ بقول شیخ عبدالحق محدث دہلوی آپ کی عمر ساڑھے باسٹھ سال بھی بیان کی گئی ہے ابن حبیب بغدادی نے بھی بروایت ابن کلبی عمر ساڑھے باسٹھ سال اور عام روایات کے مطابق ۶۳ سال لکھی ہے ساڑھے باسٹھ سال کی کسر کو نظر انداز کر کے عمر ۶۳ سال ہو جاتی ہے جس کے قمری

سال ۶۵ بنتے ہیں۔ یوں ۶۳ ۶۵ اور ساڑھے باسٹھ کے اقوال میں مکمل تطبیق ہوجاتی ہے البتہ جن حضرات نے عمر ۶۰ یا ۶۱ سال بیان کی ہے بقول شیخ عبدالحق محدث دہلوی ان کا قول مجروح ہے اور یہ لوگ اس معاملہ میں شک میں پڑے اور یقین حاصل نہ کرسکے۔

الغرض بحمد للہ ناقابل تردید شواہد سے ثابت ہوا کہ ولادت مبارکہ کا قمری مہینہ رمضان المبارک ہے جسکے مقابل ربیع الاول قمریہ شمسی تقویم کا چل رہا تھا اور یہ قمریہ شمسی تقویم تو جناب رسالتماب کی طرف سے حجتہ الوداع میں ہمیشہ کے لئے منسوخ کردی گئی اور دلچسپ امر تو یہ ہے کہ پورے ذخیرہ احادیث پر ہمارے علم کے مطابق ربیع الاول کی فضیلت میں کوئی موضوع حدیث تک بھی نہیں۔ آپ بلاشبہ رمضان المبارک کے مقدس مہینہ میں پیدا ہوئے۔ واللہ علم بالصواب

معراج النبی

بقول ابن سعد بروایت ابوبکر بن عبداللہ یہ ۱۷ رمضان بروز شنبہ کا واقعہ ہے اور ہجرت مدینہ سے کوئی ڈیڑھ سال پہلے کا واقعہ ہے مگر معراج کی مشہور تاریخ ۲۷ رجب ہے مہینوں کا یہ اختلاف دو تقویمی التباس ہے ہجرت کا عیسوی مہینہ نومبر ۶۲۲ء ہے اسلئے ڈیڑھ سال قبل معراج کا عیسوی سال ۶۲۱ء ہوا اور مہینہ مارچ، اپریل کا ہو سکتا ہے کیونکہ قمریہ شمسی رجب بمطابق عبرانی نیسان موسم بہار میں ہوا کرتا تھا عبرانی سال ۶۲۱ + ۳۷۶۰ = ۴۳۸۱ء خلیقہ ہوا جو ۱۹ سالہ ۲۳۱ ویں دور کا گیارہواں یعنی کبوس سال ہے پس کبیسہ کی وجہ سے اگر محرم کو مکرر لائیں تو قمریہ شمسی رجب اور عبرانی نیساں اپریل کے بالمقابل ہونگے۔ ھم یکم اپریل ۶۲۱ء کی خالص قمری تقویم معلوم کریں گے (۹۰ تقسیم ۳۶۵ + ۶۲۱) تقسیم ۹۷۰۲۰۴. ـ ۶۴۲.۶۵۵۷ = ـ ۲.۳۲۹۹۹، (۴ x .۳۲۹۹۹) = ـ ۳.۹۵۹۸۸، پس مثبت سمت میں قمری مہینہ ۱۲ ـ ۳ = ۹ = رمضان المبارک، (۲۹.۵ x .۹۵۹۸۸) + ۳۰.۵ = ۲.۸۱ = ۲ = رمضان المبارک ۲ قبل ہجرت قمری۔ پس یکم رمضان المبارک ۲ ق ھ = ۳۱ مارچ ۶۲۱ء وقت قران ۱۔۴۵ مورخہ ۲۹ مارچ ہے اگر اجتماع شمس و قمر کے کوئی اٹھارہ گھنٹہ بعد چاند نظر آیا ہو تو یکم رمضان ۳۰ مارچ کے مطابق ہو گی اور ۲۷ رمضان ۲ ق.ھ. قمری کو عیسوی تاریخ ۲۵ اپریل ۶۲۱ء برآمد ہوئی۔ دن ہفتہ تھا (۶۲۰ x ۱.۲۵) + ۱۱۵ = ۸۹۰ دن، ۸۹۰ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ = ۱ = ہفتہ پس قمری شمسی تاریخ

۲۷ رجب ۲ ق.ھ. اور خالص قمری تاریخ ۲۷ رمضان ۲ ق.ھ. برآمد ہوئی اگر ھم معراج کے اس واقعہ کو مزید ایک سال پیچھے لے جائیں تو ۲۶ اپریل ۶۲۰ کو خالص قمری تاریخ ۱۷ رمضان ۳ ق.ھ. برآمد ہوئی ۱۱۶- تقسیم ۳۶۶ + ۶۲۰ تقسیم ۹۷۰۲۰۴. - ۶۴۲.۶۵۷۷ = ۳.۲۸۸۱۸ (۰.۲۸۸۱۸ x ۱۲) = -۳.۴۵۸۱۶ پس مثبت سمت میں قمری مہینہ = ۱۲ - ۳ = ۹ = رمضان المبارک' (۰.۹۵۸۱۶ x ۲۹.۵) + ۰.۵ = ۳۰.۵ = ۱۶.۹۸ = ۱۷ یعنی ۱۷ رمضان المبارک ۳ ق.ھ. قمری = ۲۶ اپریل ۶۲۰ء جیولین بروز سنیچر' (۶۱۹ x ۱.۲۵ کا حاصل ضرب .بحذف کسر) + ۱۱۷ = ۸۹۰ دن' ۸۹۰ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ = ۱ ہفتہ۔ اس صورت میں گو ابن سعد کے قول کے مطابق ۱۷ رمضان بروز شنبہ کی تاریخ تو برآمد ہو گئی لیکن اسکے بالمقابل قمریہ شمسی مہینہ رجب کا نہیں بلکہ شعبان تھا نیز اس صورت میں واقعہ معراج کو ہجرت نبوی سے کوئی ڈھائی سال پہلے کا ماننا پڑیگا جبکہ بقول ابن سعد یہ کوئی ڈیڑھ سال پہلے کا واقعہ ہے لہذا پہلی توقیت ہی قابل ترجیح ہے الغرض معراج بھی قمری رمضان کا واقعہ ہے رجب کا مشہور مہینہ قمری نہیں بلکہ قمریہ شمسی ہے۔

وصال مبارک :۔

اکثر متقدمین مثلا ابن سعد اور واقدی نے تاریخ وصال ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ بروز سوموار بیان کی ہے لیکن متاخرین مثلا حافظ ابن حجر عسقلانی کے لئے یہ اشکال پیدا ہوا کہ یوم عرفہ ۹ ذی الحجہ ۱۰ھ کو بالاتفاق جمعہ تھا ذی الحجہ محرم اور صفر کے مہینے خواہ ۳۰ دن کے ہوں یا ۲۹ دن کے ہوں یا ملے جلے محسوب کئے جائیں ۱۲ ربیع الاول کو سوموار کا دن نہیں بنتا انکے خیال میں تاریخ ۲ ربیع الاول ہے۔ ثانی شھر ربیع الاول کو ثانی عشر ربیع الاول پڑھ لیا گیا۔ لیکن جدید تحقیق کے مطابق ۲ ربیع الاول تو کیا یکم ربیع الاول ۱۱ھ کو بھی ہرگز سوموار کا دن برآمد نہیں ہوتا۔ ربیع الاول ۱۱ھ کے مہینہ کے لئے جیولین عیسوی تقویم میں تاریخ قران ۲۴ مئی ۶۳۲ء بوقت ۲۱-۴۶ ہے اس لئے چاند اصولا ۲۶ مئی کو غروب شمس کے بعد نظر آنا چاہیے اور ۲۷ مئی ۶۳۲ء کو یکم ربیع الاول ہونی چاہیئے ۲۷ مئی کو بدھ تھا تخریج ملاحظہ ہو (۶۳۱ x ۱.۲۵ کا حاصل ضرب .بحذف کسر) + ۱۴۸ دن = ۹۶۳ دن' ۹۳۶ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ = ۵ = بدھ اگر تاریخ ایک دن مقدم کی جائے اور اصولا اسکی گنجائش موجود نہیں ہے تو یکم ربیع الاول کو منگل کا دن ہو گا۔ اگر یہ تاریخ ایک دن موخر کر دی جائے اور اصولا اس کی گنجائش موجود ہے تو یکم

ربیع الاول کو جمعرات کا دن اور ۱۲ ربیع الاول کو ٹھیک سوموار کا دن ہوگا۔ ایک دن کی یہ تاخیر حیران کن یا ناممکنات سے نہیں اس سائنسی دور میں بھی مثلاً گرین وچ اوقات کے مطابق ۳۱ اگست ۱۹۸۹ء بوقت ۴۵۔۵ اور پاکستانی معیاری وقت کے مطابق بوقت ۴۵۔۹ قران واقع ہوا اب اصولاً یکم ستمبر کو چاند نظر آنا چاہئے اور ۲ ستمبر کو چاند کی پہلی تاریخ ہونی چاہئے لیکن پاکستانی رویت ہلال کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق صفر ۱۴۱۰ھ کا چاند ۲ ستمبر ۱۹۸۹ء کو نظر آیا اور ۳ ستمبر کو پہلی تاریخ ہوئی اگلے ماہ بھی اسی طرح ہوا پاکستانی وقت کے مطابق ۳۰ ستمبر کو بوقت ۴۸۔۲ قران واقع ہوا اصولاً ۲ اکتوبر کو ربیع الاول کی پہلی تاریخ ہونی چاہئے تھی لیکن یکم ربیع الاول ۱۴۱۰ھ پاکستان میں مورخہ ۳ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو واقع ہوئی۔ خطبہ حجتہ الوداع کے موقع پر مکی رویت کا اعتبار کرنے کی وجہ سے ۹ ذی الحجہ کو جمعہ تھا۔ مگر مدنی رویت کے مطابق ۸ ذی الحجہ تھی۔ محرم، صفر اور ربیع الاول کے مہینوں میں بھی ایسا ہوا۔ حجہ الوداع کے ضمن میں واقدی نے لکھا ہے کہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یوم ترویہ یعنی ۸ ذی الحجہ کو جمعہ تھا۔ نیز اس اختلاف رویت کی تائید حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت انس کی روایات سے بھی ہوتی ہے حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجتہ الوداع کے لئے مدینہ سے نکلے تو ذی قعدہ کے ختم ہونے میں ۵ دن باقی تھے اور بروایت انس آپ ظہر کی چار رکعت پڑھ کر مدینہ سے نکلے تھے اور ذوالحلیفہ پہنچ کر عصر کی دو رکعات پڑھیں ان دونوں روایتوں سے معلوم ہوا کہ آپ کی روانگی جمعرات یا جمعہ کو نہیں بلکہ سنیچر کو ہوئی لہٰذا مدینہ میں جمعرات کے دن غروب شمس کے وقت چاند نظر آیا اور جمعتہ المبارک کو چاند کی پہلی تاریخ ہوئی بقول واقدی آنحضور حجتہ الوداع کے لئے ۲۵ ذی قعدہ ۱۰ھ کو روانہ ہوئے اس دن ہفتہ تھا اور بقول ابن سعد ۴ ذی الحجہ بروز سوموار مکہ میں داخل ہوئے اس لحاظ سے ۹ ذی الحجہ کو بحساب مدنی رویت ہفتہ کا دن برآمد ہوا۔ میدان عرفات مدینہ منورہ کی نسبت مکہ مکرمہ سے قریب تر ہے لہٰذا رسول اکرم نے مکی رویت کا اعتبار فرمایا مدنی و مکی رویت کے اعتبار سے تو قیتی جدول یوں بنے گی :۔ اوقات قران بغداد کے معیاری وقت کے ہیں

جیولین عیسوی تاریخ	قمری تاریخ بلحاظ مدنی رویت	قمری تاریخ بلحاظ مکی رویت	تاریخ قران	وقت قران
۲۸ فروری ۶۳۲ء جمعہ	یکم ذی الحجہ ۱۰ھ	۲ ذی الحجہ ۱۰ھ	۲۶ فروری	۶۔۰

۲۹ مارچ اتوار	یکم محرم ۱۱ھ	۲ محرم ۱۱ھ	۲۶ مارچ	۱۰-۱۵
۲۸ اپریل منگل	یکم صفر ۱۱ھ	۲ صفر ۱۱ھ	۲۵ اپریل	۶-۳۰
۲۸ مئی جمعرات	یکم ربیع الاول ۱۱ھ	۲ ربیع الاول ۱۱ھ	۲۴ مئی	۲۱-۴۶

مذکورہ جدول سے معلوم ہوا کہ محرم صفر ربیع الاول ۱۱ھ کے تینوں مہینے اور ذی الحجہ ۱۰ھ کا مہینہ اسطرح چاروں مہینے لگاتار ۳۰' ۳۰ دن کے ہوئے اہل ہیئت کے نزدیک تین قمری مہینے مسلسل ۳۰ دن کے اور ۲ مہینے مسلسل ۲۹ دن کے ہو سکتے ہیں مطلع ابر آلود ہونے یا کسی اور وجہ سے چاند نظر نہ آنے کی صورت میں چار ماہ بھی مسلسل ۳۰ دن کے ہو سکتے ہیں مثلاً پاکستانی رویت ہلال کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق یکم ذی قعدہ ۱۴۰۸ھ یکم ذی الحجہ ۱۴۰۸ھ یکم محرم ۱۴۰۹ یکم صفر ۱۴۰۹ھ یکم ربیع الاول ۱۴۰۹ھ بالترتیب ۱۶ جون' ۱۶ جولائی' ۱۵ اگست' ۱۴ ستمبر اور ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۸ء کے بالمقابل تواریخ تھی اسی طرح یکم ذی الحجہ ۱۴۱۵ھ' یکم محرم' یکم صفر' یکم ربیع الاول' اور یکم ربیع الثانی ۱۴۱۶ھ کی تواریخ بالترتیب یکم مئی' ۳۱ مئی' ۳۰ جون' ۳۰ جولائی اور ۲۹ اگست ۱۹۹۵ء کے بالمقابل تھیں یعنی چاروں مہینے دونوں مرتبہ لگا تار ۳۰'۳۰ دن کے ہوئے۔ الغرض آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک بلحاظ مدنی رویت ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ قمری وبلحاظ مکی رویت ۱۳ ربیع الاول ۱۱ھ قمری بمطابق ۸ جون ۶۳۲ء بروز سوموار ہوا وللہ الحمد فی الاولی والاخرۃ ولہ الحکم والیہ ترجعون

مراجع ومصادر

(1) القرآن الکریم

(2) تفسیر کبیر امام رازی الطبعتہ الثالثہ دارالاحیاء التراث العربی بیروت

(3) تفسیرالثعالبی الموسوم بجواہرالحسان فی تفسیر القرآن۔ موسستہ الاعلمی للمطبوعات بیروت (لبنان) ص۔ب ۷۱۲۰

(4) جمع الفوائد من جامع الاصول ومجمع الزوائد تالیف الامام محمد بن محمدبن سلیمان الفاسی المغربی (م ۱۰۹۴ھ) المکتبتہ الاسلامیتہ سمندری (لائل پور)

(5) رحمتہ للعالمین قاضی محمد سلیمان منصورپوری طباعت ذوالحجہ ۱۴۱۱ھ دارالاشاعت اردو بازار۔ کراچی

(6) احسن الفتاوی فقیہ العصر حضرت مفتی رشید احمد طبع سوم ۱۴۰۰ھ ایچ ایم سعید کمپنی ادب منزل پاکستان چوک کراچی

(7) السیرۃ النبویہ لابن ہشام مطبوعہ مصطفیٰ البانی الحلبی واولاد ۔ بمصر طبع ۱۳۵۵ھ / ۱۹۳۶ء

(8) المغازی لمحمدبن عمربن واقدی المتوفی ۲۰۷ھ تحقیق دکتور مارسدن جولنس نشر دانش اسلامی ایران طبع رمضان ۱۴۰۵ھ

(9) کتاب المحبرلابی جعفر محمد بن حبیب بغدادی م ۲۴۵ھ دارنشرالاسلامیہ ۲۔ شارع شیش محل لاہور

(10) البدایہ والنہایتہ لابی الفداء الحافظ ابن کثیر الدمشقی م ۷۷۴ھ تحقیق احمد عبدالوہاب فتیح دارالحدیث القاہرہ طبع ۱۹۹۲ء / ۱۴۱۳ھ

(11) تاریخ ابن خلدون اردو ترجمہ حکیم احمد حسین الہ آبادی طبع ۱۹۶۸ء نفیس اکیڈمی کراچی

(12) سیرۃالنبی علامہ شبلی نعمانی محمد سعید اینڈ سنز قرآن محل مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی

(13) (طبقات ابن سعدعربی)

(14) جوہر تقویم ضیاء الدین لاہوری طبع ۱۹۸۶ء الحقائق آصف بلاک علامہ اقبال

ٹاؤن لاہور
(15) تقویم تاریخی عبدالقدوس ہاشمی طبع دوم ۱۹۸۷ء ادارہ تحقیقات اسلامی
(16) الشمس والقمر بحسبان مولانا عبدالرحمن کیلانی طبع اول ۱۹۹۰ء مکتبہ السلام وسن پورہ لاہور
(17) قصص القرآن مولانا حفظ الرحمن سیوھاروی مکتبہ مدینہ اردو بازار لاہور
(18) ماثبت بالسنتہ فی اعمال ایام السنتہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی دارالاشاعت اردوبازار کراچی
(19) دی کرنولوجی آف دی اینشینٹ نیشنز انگریزی ترجمہ الاثارالباقیہ ابوریحان محمد بن احمد البیرونی ہجرہ انٹرنیشنل پبلیشرز طبع ۱۹۸۳ء
(20) انسائیکلوپیڈیا آف اوسٹرولوجی مصنفہ نکولس ڈی وورے لٹل فیلڈ آدمز اینڈ کمپنی ٹوٹوا نیوجرسی طبع ۱۹۷۷ء
(21) دی ورلڈ المانک (مختلف سالوں کی) نیوز پیپر انٹرپرائز ایسوسی ایشن نیویارک
(22) شارٹ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام مرتبہ ایچ اے آرگب وجے ایچ کریمرز طبع ۱۹۵۳ء
(23) انسائیکلوپیڈیا آف ریلجین مرتبہ ورجیلیس فرم طبع ۱۹۴۵ء دی فلاسفیکل لائبریری نیویارک
(24) انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا طبع ۷۴۔۱۹۷۳
(25) انسائیکلوپیڈیا امیریکانہ طبع ۱۹۸۳ء
(26) کولیرز انسائکلوپیڈیا طبع ۱۹۸۶ء
(27) دی گڈنیوز بائبل یونائیٹڈ بائبل سوسائٹی
(28) کتاب مقدس (یعنی پرانا اور نیاعہد نامہ) طبع ۱۹۸۹ء بائبل سوسائٹی انار کلی لاہور
(29) سیرۃ الرسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم محمد حسین ہیکل اردو ترجمہ بنام "حیات محمد" ترجمہ ابو یحیی امام خاں طبع ۱۹۸۸ء ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور
(30) نقوش سیرت نمبر جلد دوم کا مضمون توقیت السیرۃ النبویتہ اسحاق النبی علاوی مدیر محمد طفیل طبع دسمبر ۱۹۸۲ء ادراہ فروغ اردو۔ لاہور

مراجع سے ماخوذ حوالہ جات بہ ترتیب حروف تہجی

(1) اوقات قران (اجتماع شمس و قمر(I)از ۵۶۹ء تا ۶۳۲ء جوہر تقویم صفحات ۱۰۵ تا ۱۱۲ (II) از ۱۹۸۰ء تا ۲۰۰۳ء احسن الفتاوی ۲ / ۵۲۳ - ۵۲۹

(2) بنی اسرائیل حضرت موسی کی قیادت میں مصر سے خروج یابالفاظ دیگر اس وقت کے فرعون منفتاح کی موت کا سال (قصص القرآن ۱/۳۶۱) سال ۱۲۲۵ قبل مسیح، فرعون کا دور حکومت از ۱۲۹۰ ق م تا ۱۲۲۵ ق م

بنی اسرائیل کا مصر سے خروج ۱۲۵۰ - ۱۲۱۰ ق م تقریباً گڈنیوز بائبل کے عہد نامہ جدید کا آخرمیں ملحقہ چارٹ صفحہ ۳۵۵

بنی اسرائیل کی بابل میں طویل جلاوطنی کے بعد یروشلم میں حضرت عزرا(عزیر علیہ السلام) کی زیر قیادت مراجعت سال ۴۴۵ - ۴۴۳ ق.م. ایضا

(3) تقویم (I)عیسوی (جیولین) وعیسوی (گریگورین) انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا ۳ / ۶۰۱، ۶۰۳ انسائکلوپیڈیا امریکانہ ۵ / ۱۸۸، ۱۸۷ کولیز انسائکلوپیڈیا ۱۳۹ - ۱۴۰

جو ہر تقویم صفحہ ۹ احسن الفتاوی ۲ / ۳۷۰ تقویم تاریخی تمہیدی صفحات ص (ث) رحمتہ للعالمین ۲ / ۴۰۲

(II) دور مطیونی = انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا ۳ / ۵۹۷ الاثار الباقیہ صفحہ ۵۴ انگریزی متن صفحہ ۶۳

(III)ہجری تقویم= انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا ۳ / ۶۰۰ رحمتہ للعالمین ۲ / ۳۸۹ کولیز انسائیکلوپیڈیا ۵ / ۱۴۰ - (۱۶ جولائی ۶۲۲ء = یکم محرم اھ بروز جمعہ

۱۸ ستمبر ۱۹۹۶ء بروز بدھ = ۴ جمادی الاولی ۱۴۱۷ھ بحوالہ روز نامہ جنگ و نوائے وقت مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۹۶ء قمری سال ۳۵۵ دن سے زائد کا اور ۳۵۳ دن سے کم کا نہیں ہوسکتا زیادہ سے زیادہ تین ماہ متواتر ۲۹ دن کے اور زیادہ سے زیادہ ۴ ماہ متواتر ۳۰ دن کے ہوسکتے ہیں نقوش سیرت نمبر ۲ / 119

(IV) عبرانی تقویم = انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا ۳ / ۵۹۸ - ۶۰۰، ۱۰ / ۲۱۸ انسائیکلوپیڈیا امیریکانہ ۵ / ۱۸۶، ۱۶ / ۲۰۱، کولیرز انسائیکلوپیڈیا ۵ / ۱۳۹ - ۱۴۰، رحمتہ للعالمین ۲ /

یہودیوں کی قمریہ شمسی تقویم میں محض سالوں میں تیرہویں مہینے کا اضافہ کرنے والا "ناسی" کہلاتا تھا انائیکلوپیڈیا برٹانیکا ۱۰ / ۲۱۸ بعنوان جیوئش کیلنڈر

یہودیوں کی اصل تقویم خالص قمری تھی حضرت سلیمان کی اثریات میں Gezer کلینڈر برآمد ہوا یہ بارہ قمری ماہ کا کیلنڈر تھا انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا ۳ / ۵۹۸ - ۶۰۰

عربوں کی قمریہ شمسی تقویم = جو ہر تقویم صفحات ۹۱-۹۲ تقویم تاریخی کے تمہید صفحات از ص تا ت- الشمس والقمر بحسبان صفحات ۱۹-۲۳ الاثار اباقیہ صفحات ۶۳-۶۲ انگریزی متن ۷۳-۷۴ عبرانی تقویم کا پہلا مہینہ (ابیب رنیساں) کتاب خروج (بائبل) ۱۲:۱ ساتواں مہینہ تشری اور ۱۰ تشری کا روزہ (بائبل) احبار ۲۳:۲۳-۲۴'۲۶-۲۷ پہلا مہنہ نیساں ہوا کرتا تھا انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا ۳ر۵۹۸-۶۰۰

عربوں کی زمانہ جاہلیت کی قمریہ شمسی تقویم یہودی طرز تھی الا ثارالباقیہ صفحہ ۶۳-۶۴ انگریزی متن ۷۳-۷۴' کولیرز انسائیکلوپیڈیا ۵ر۴۰۵' تفسیر کبیر (تفسیر سورۃ توبہ آیات ۳۶-۳۷) ۱۶ر۴۹-۵۷ تفسیر ثعالبی ۲ر۱۲۸ (و تجئی السنہ من ثلثہ عشر شہرا)

یہودیوں کا دس تشری یوم کبور (کفارہ) توبہ ندامت مراقبہ دروں بینی ومحاسبہ نفس کے ان دس ایام میں شامل ہے جن کا آغاز یکم تشری سے ہوتا انسائیکلوپیڈیا امیریکانہ ۱۶ / ۲۰ عیدالفصح (Pass-over) (یہ عید ۱۴ نیساں کو ہوتی ہے) ۱۹۴۰ سے ۱۹۵۸ء کے سالوں میں یکم تشری کے مقابل عیسوی تواریخ انسائیکلوپیڈیا آف اوسٹرلوجی میں وہ کیلنڈر عربوں کے قمریہ شمسی محرم کی ۱۰ تاریخ یہودیوں کی ۱۰ تشری سے ہم آہنگ ہوا کرتی تھی اور عاشوراء کا لفظ بعض لوگوں کے نزدیک عبرانی سے ماخوذ ہے الاثارالباقیہ انگریزی متن صفحہ ۳۲۴

عربوں کا ربیع الاول کا مہینہ دراصل خزاں میں ہوتا تھا الاثارالباقیہ صفحہ ۶۰ انگریزی متن صفحہ ۷۱ احادیث عاشورا جمع الفوائد ۱ / ۲۷۳ حدیث ۲۹۷۶'۲۹۷۸'۲۹۷۹-۸۱'۲۹۸۴ عربوں کا دور جاہلیت کا محرم خزاں میں اور رمضان موسم گرما میں ہوا کرتا تھا شارٹر انسائیکلوپیڈیا آف اسلام (ماہ محرم- رمضان) صفحات ۴۰۹'۴۶۸ کبیسہ (لیپ) کا مہینہ ذی الحجہ کے بعد ڈالا جاتا تھا- ایضا- صفحہ ۴۰۹- عرب نسی کے ذریعہ بعض سالوں کے مہینے بارہ کی بجائے تیرہ بناتے تھے-

القرآن الکریم سورہ توبہ آیات ۳۶۔۳۷ جن میں یہ فرمایا گیا ہے کہ اللہ کے نزدیک مہینوں کی تعداد ۱۲ ہی ہے

(V)سن سکندری= رحمتہ للعالمین ۲ر۳۱۹

(۴) تخلیق کائنات= تخلیق کائنات موسم ربیع میں ہوئی تھی انسائیکلوپیڈیا آف ریلجن صفحہ ۱۶۴، وہ کرسمس الاثارالباقیہ صفحہ ۱۸۵ انگریزی متن ۱۶۸

(۵) توقیت السیرۃالنبویہ= (I) ولادت باسعادت کا گو مشہور مہینہ ربیع الاول ہے لیکن کچھ لوگ رمضان کا مہینہ بناتے ہیں سیرت ابن ہشام صفحہ ۱۱ / ۱۶۷ کا حاشیہ ربیع الاول کے علاوہ محرم صفر رجب اور رمضان کے مہینے بھی ولادت کے مہینے بتائے گئے ہیں حیات محمد اردو ۱۲۰

تاریخ ولادت مبارکہ ۹ ربیع الاول ۵۳ ق ھ بحساب محمود پاشا فلکی مصری سیرۃالنبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ا / ۱۷۱۔۱۷۲(حاشیہ) ولادت باسعادت کی تواریخ ۲، ۸، ۱۰، ۱۲ ربیع الاول دن پیر= ماثبت بالسنۃ فی اعمال ایام السنتہ صفحہ ۲۸۸

(II)ہجرت مدینہ= ورود قبا طبقات ۲ / ۶ المغازی ا / ۲ سیرت ابن ہشام ۳ / ۲۴۰، ۲ / ۱۳۷ حضرت علی کا رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ہجرت کے موقعہ پر آپ کے بستر مبارک پر چادر اوڑھ کر سونا رلیٹنا طبقات ا / ۲۲۸

(III)غزوہ بواط سے مراجعت=۔ الحبہ صفحہ ۱۱۲

(IV)غزوہ قرقرۃالکدر= الحبہ صفحہ ۱۱۱ طبقات ۲ر۳۱ المغازی ار۱۸۲ سیرت ابن ہشام ۳ر۴۶

(V)غزوہ بدر=طبقات ۲ر۱۲، ۲ر۲۱، المغازی ار۱۹ اس غزوہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور اصحاب روزہ رکھے ہوتے تھے مہینہ رمضان کا تھا اور سخت گرمی جی وجہ سے آپ نے افطار کی اور صحابہ کرام کو بھی اسکا حکم دیا المغازی ار۷ ۴۸۴

(VI)غزوہ بنی قینقاع=۔ طبقات ۲ر۲۸۔۲۹ المغازی ار۱۷۶ المحبر صفحہ ۱۱۲

(VII)سریہ زید بن حارثہ۔ تاریخ ابن خلدون اردو ار۹۷ المغازی ار۱۹۷ طبقات ۲ر۳۶۲ البدایہ والنہایہ ۴ ر ۵

(VIII) نکاح ام کلثوم= نقوش سیرت نمبر ۲/ ۱۶۴ البدایہ والنھایہ ۴/ ۶
(IX) مہم رجیع= المحبر ۱۱۸ طبقات ۲/ ۵۵ المغازی ا/ ۴، ا/ ۳۵۴ حضرت خبیب کو سولی حرمت کے مہینوں کے بعد دی گئی تھی المغازی ا/ ۳۵۸
(X) غزوہ بدر الموعد طبقات ۲/ ۵۹ المغازی ا/ ۳۸۴ المحبر صفحہ ۱۱۳
(XI) عمرۃ الحدیبیہ=۔ طبقات ۲ / ۹۵ قریش مکہ حج کے مہینوں میں عمرہ کو سخت معیوب سمجھتے تھے جمع الفوائد ا / ۳۰۵ حدیث نمبر ۳۳۴۹
(XII) غزوہ خیبر= طبقات ۲ / ۱۰۶، المغازی ۲ / ۶۳۴ سیرت ابن ہشام ۳ / ۳۴۲
(XIII) سریہ ذات السلاسل= طبقات ۲ / ۱۳۱ یہ سریہ سخت موسم سرما میں ہوا المغازی
(XIV) فتح مکہ و غزوہ حنین= طبقات ۲ / ۱۳۵، ۱۵۰ المغازی ۲ / ۷۷۷، ۸۸۹، ۱۱ / ۶ حنین کا دن سخت گرم دن تھا طبقات ۲ / ۱۵۶
(XV) غزوہ تبوک= المتحبر صفحہ ۱۱۶ طبقات ۲ / ۱۶۷ یہ سخت گرمی کا موسم تھا قرآن کریم سورۃ توبہ کی آیت ۸۱ المغازی ۱۰۵۶
(XVI) تاریخ وصال۔ ابن سعد ۲ / ۱۹۱ ماثبت بالسنہ صفحہ ۳۱۱ بارہ ربیع الاول کی تاریخ ابن حجر عسقلانی کا اعتراض کیونکہ ۹ ذی الحجہ ۱۰ھ کو جمعہ تھا احسن الفتاوی ۲ / ۳۶۸ قصص القرآن ۴ / ۵۱۸۔۵۱۹ البدایہ والنہایہ ۵ / ۲۴۳

(۶) مسیح = ولادت مسیح ۳۰۴ سکندری اور رفع سماوی ۳۳۶ سکندری الاثارالباقیہ صفحہ ۱۷ انگریزی متن صفحہ ۲۰ (مفروضہ) مصلوبیت مسیح کا دن جمعہ تھا اگلا دن ہفتہ کاتھا یہودیوں کا عید الفصح والا مہینہ نیساں تھا انجیل متی ۲۷: ۶۲ مرقس ۱۴: ۵۳ یوحنا ۱۸: ۱۸، ۲۵

طریق استفادہ

سال ہجری ۱۰۹ سے زائد ہو تو ۱۰۹ پر تقسیم کرکے باقی ماندہ حاصل کریں مثلا ہمیں ۲۲ جمادی الاخری ۱۴۱۷ھ کا دن مطلوب ہے ۱۴۱۷ھ سال ۱۰۹ سے زائد ہے لہٰذا اسے ۱۰۹ پر تقسیم کیا تو تقسیم پوری ہو گئی پس باقی ماندہ ۱۰۹ ہی متصور ہو گا۔جدول نمبر۱ میں ۱۰۹ کے بالمقابل بائیں جانب افقی سمت میں کیلنڈر کا نمبر (III) ہے۔ جدول نمبر۲ میں کیلنڈر III کی بائیں جانب افقی سمت میں دئے گئے مہینوں کے چوتھے خانہ میں جمادی ۲ ہے اس خانہ میں اپنے بائیں ہاتھ کی انگلی رکھیں اور اسی جدول نمبر۲ کی نچلی دائیں جانب میں دی گئی تواریخ میں سے ۲۲ تاریخ پر دائیں ہاتھ کی انگلی رکھیں اب ان دونوں انگلیوں کو افقی و عمودی سمت میں سیدھ میں ملائیں تو مقام اتصال پر منگل کا دن برآمد ہو گا پس ۲۲ جمادی الاخری ۱۴۱۷ھ کو منگل تھا۔

(نوٹ) ہجری تقویم ایام ہفتہ معلوم کرنے میں دو دشواریاں حائل ہیں ایک تو یہ کہ اختلاف مطالع اصولا رویت کی وجہ سے تواریخ میں ایک دن کا فرق ممکن ہے دوسرے یہ کہ ہجری سال اگرچہ ۳۵۴ یا ۳۵۵ دن کا محسوب ہوتا ہے لیکن اس کی اوسط مدت کے ایام صحیح اعداد میں نہیں بلکہ اوسط مدت ۳۵۴.۳۶۷۰۶ دن ہے اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہجری سالوں کا دور صغیر اور دور کبیر اس طرح متعین کیا جائے کہ دنوں کی تعداد ۷ پر مساوی تقسیم ہوجائے اور سالوں کی اوسط مدت بھی اصل مدت سے قریب تر ہے اہل فن نے اس مقصد کے لیے ایک قاعدہ تو یہ وضع کیا ہے کہ ۸ سالوں کو دور صغیر قرار دیکر ان میں ۵ کو ۳۵۴ دن کا اور تین سالوں کو ۳۵۵ دن کا محسوب کیا جائے دنوں کی کل تعداد ۲۸۳۵ دن بنے گی جو ۷ پر مساوی تقسیم ہوجاتی ہے لیکن اس دور میں قمری سال کی اوسط مدت ۲۸۳۵ تقسیم ۸ = ۳۵۴.۳۷۵ دن برآمد ہوتی ہے جو اصل مدت سے ۰۰۷۹.۰ دن فی سال زائد ہے بالفاظ دیگر ۱ تقسیم ۰۰۷۹.۰ = ۱۲۵.۹۴ یا کوئی ۱۲۶ سالوں کے بعد ایک دن گھٹتاہو گا بلکہ اگر نصف سے زائد کسر اعشاریہ کو پورا دن شمار کیا جائے تو ۱۲۶ سالہ دور میں پہلا دور ۶۴ سال کااور اسکے بعد باقی ادوار ۱۲۶ سال کے لینے ہونگے دوسرا قاعدہ اہل فن کے نزدیک ہے کہ ۳۰ سالہ دور میں ۱۹ سال ۳۵۴ دن کے اور ۱۱ سال ۳۵۵ دن کے لیے جائیں کل دن ۱۰۶۳۱ ہونگے اوسط مدت فی سال ۳۰ تقسیم ۱۰۶۳۱ = ۳۵.۳۶۶۶۶ دن ہونگی جو اصل اوسط مدت سے فی سال ۰۰۰۴. دن کم ہے لہٰذا ۱ تقسیم ۰۰۰۴. = ۲۵۰۰

سالوں کے بعد ایک دن بڑھانا ہوگا اور اگر نصف سے زائد کسر اعشاریہ کو پورا دن شمار کیا جائے تو کوئی ۱۳۰۰ سال کے بعد ایک دن بڑھانا ہوگا البیرونی نے یہی دوسرا طریقہ اختیار کیا ہے بعض مستشرقین اور انکی تقلید میں پاکستانی ماہرین تقویم نے بھی زیادہ تر اسی طریقہ میں برداشت کرنا پڑتا ہے پہلا طریقہ ۱۲۶ سالہ دور والا بہتر ہے تاہم اگر سالوں کا ایسا دور کبیر لیا جائے جس کے ایام سات پر مساوی تقسیم بھی ہوجائیں اور سال کی اوسط مدت بھی اصل اوسط مدت سے انتہائی قریب رہے تو دن بڑھانے یا گھٹانے کی درد سری سے بچا جاسکتا ہے چنانچہ راقم الحروف (پروفیسر ظفر احمد) نے تیسرا طریقہ یہ وضع کیا ہے کہ ۱۰۹ سالوں کے دور میں ۶۹ سال ۳۵۴ دن کے اور ۴۰ سال ۳۵۵ دن کے لیے جائیں تو دنوں کی کل تعداد ۳۸۶۲۶ دن ہوگی جو سات پر مساوی تقسیم ہوجاتی ہے نیز اوسط مدت فی سال ۱۰۹ تقسیم ۳۸۶۲۶ = ۳۵۴.۳۶۶۹۷۲۴ دن ہوگی جو اصل اوسط مدت سے بقدر ۰۰۰۰۸۷۶. دن فی سال کم ہے۔ بالفاظ دیگر ا تقسیم ۰۰۰۰۸۷۶. = ۱۱۴۱۵.۵۲ = ۱۱۴۵۳سال کے بعد ایک دن بڑھانا ہوگا اگر نصف سے زائد کسر اعشاریہ کو پورا دن شمار کیا جائے تو بھی کوئی ۵۸۰۰سالوں کے بعد ایک دن بڑھانا ہوگا یعنی طویل مدت تک کے لیے ہجری تقویم کا بنانا آسان ہوگا ہر ۱۰۹ سال کے بعد ایام ہفتہ عود کریں گے اور کم از کم ۵۸۰۰ سالوں تک اسی طرح رہے گا اسکے بعد ایک دن کا اضافہ کرنا ہوگا اسی ۱۰۹ سالہ دور کبیر اور ۸ سالہ دور صغیر کی بنیاد پر دائمی ہجری تقویم آپ کے سامنے ہے اس طریقہ میں انشااللہ کبھی بھی ایک دن سے زیادہ کا فرق نہ ہوگا۔

دائمی عیسوی کیلنڈر

تیار کردہ ۔ پروفیسر ظفر احمد صدر شعبہ علوم اسلامیہ گورنمنٹ ایس کالج بہاول پور

دائمی عیسوی جیولین و گریگورین کیلنڈر

جدول نمبر ۱

سال ہائے عیسوی

از ۱ تا ۱۰۰

جیولین صدیوں کے اعداد	۵ ۱۲ ۱۹	۰ ۷ ۱۴	۲ ۹ ۱۶	۴ ۱۱ ۱۸	۱ ۸ ۱۵	۳ ۱۰ ۱۷	۶ ۱۳
گریگورین صدیوں کے اعداد (موجودہ مروجہ عیسوی تقویم گریگورین ہے)	۰ ۴ ۸ ۱۲ ۱۶ ۲۰ ۲۴ ۲۸ ۳۲ ۳۶ ۴۰	۱ ۵ ۹ ۱۳ ۱۷ ۲۱ ۲۵ ۲۹ ۳۳ ۳۷	۲ ۶ ۱۰ ۱۴ ۱۸ ۲۲ ۲۶ ۳۰ ۳۴ ۳۸	۳ ۷ ۱۱ ۱۵ ۱۹ ۲۳ ۲۷ ۳۱ ۳۵ ۳۹	×	×	×

۱	۷	۱۲	۱۸	×	۲۹	۳۵	۴۰	۴۶	×	۵۷	۶۳	۶۸	۷۴	×	۸۵	۹۱	۹۶	۳	۱	۶	۴	۷	۵	۲
۲	×	۱۳	۱۹	۲۴	۳۰	×	۴۱	۴۷	۵۲	۵۸	×	۶۹	۷۵	۸۰	۸۶	×	۹۷	۴	۲	۷	۵	۱	۶	۳
۳	۸	۱۴	×	۲۵	۳۱	۳۶	۴۲	×	۵۳	۵۹	۶۴	۷۰	×	۸۱	۸۷	۹۲	۹۸	۵	۳	۱	۶	۲	۷	۴
×	۹	۱۵	۲۰	۲۶	×	۳۷	۴۳	۴۸	۵۴		۶۵	۷۱	۷۶	۸۲	×	۹۳	۹۹	۶	۴	۲	۷	۳	۱	۵
۴	۱۰	×	۲۱	۲۷	۳۲	۳۸	×	۴۹	۵۵	۶۰	۶۶	×	۷۷	۸۳	۸۸	۹۴	×	۷	۵	۳	۱	۴	۲	۶
۵	۱۱	۱۶	۲۲	×	۳۳	۳۹	۴۴	۵۰	×	۶۱	۶۷	۷۲	۷۸	×	۸۹	۹۵	لیپ سال	۱	۶	۴	۲	۵	۳	۷
۶	×	۱۷	۲۳	۲۸	۳۴	×	۴۵	۵۱	۵۶	۶۲	×	۷۳	۷۹	۸۴	۹۰	×	عام سال	۱	۷	۵	۳	۶	۴	۱

طریق استفادہ :۔ مثلاً ہمیں ۴ نومبر ۱۹۹۶ء کا دن مطلوب ہے ۔ جدول ہذا یعنی جدول نمبر ۱ کے دائیں حصہ میں عیسوی سال دیئے گئے ہیں ۔ ۹۶ کے عدد پر اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی رکھیں ۔ جدول ہذا کی بائیں جانب افقی سمت میں گریگورین صدیوں کے خانوں میں چوتھے خانہ میں صدی کا عدد "۱۹" موجود ہے اس خانہ میں اپنے بائیں ہاتھ کی انگلی رکھیں اور ان انگلیوں کو افقاً و عموداً سیدھ میں لائیں نقطۂ اتصال پر "۴" کا عدد ہے یعنی سال ۱۹۹۶ء کا ذیلی کیلنڈر نمبر ۴ ہے اب جدول نمبر ۲ میں ذیلی کیلنڈر نمبر ۴ بائیں جانب افقی سمت میں مہینے دیئے گئے ہیں نومبر کا مہینہ آخری یعنی ساتویں خانے میں ہے ۔ اس پر بائیں ہاتھ کی [illegible] تو نقطۂ اتصال پر سوموار برآمد ہوگا ۔

مثلاً ہمیں ۲۰ اپریل ۱۵۷۱ء جیولین کا دن مطلوب ہے ، جیولین صدیوں کے پہلے خانہ میں "۵" ہے اس پر اپنے بائیں ہاتھ کی انگلی رکھیں اور سالوں کے خانہ میں ۷۱ پر دائیں ہاتھ کی انگلی رکھیں ۔ دونوں کو افقاً و عموداً سیدھ میں ملائیں تو نقطۂ اتصال پر کیلنڈر کا عدد "۶" برآمد ہوگا ۔ اب جدول نمبر ۲ میں کیلنڈر نمبر ۶ کے مہینوں میں اپریل کے خانہ میں بائیں ہاتھ کی اور تواریخ میں ۲۰ کے خانہ میں دائیں ہاتھ کی انگلی رکھیں دونوں کو افقاً و عموداً ایک سیدھ میں لائیں مقام اتصال پر "سوموار" برآمد ہوگا ۔

تیار کردہ :- پروفیسر ظفر احمد
صدر شعبہ علوم اسلامیہ گورنمنٹ ایس ای کالج بہاولپور

دائمی ہجری کیلنڈر (جدول نمبر ۱)

نوٹ :- ہجری تقویم میں بعض اوقات اختلاف مطالع و رویئت کی بنا پر ایک دن کا فرق ممکن ہے

سال	متعلقہ کیلنڈر	سال ÷ ۱۰۰ کا باقی نمبر			متعلقہ کیلنڈر	سال ÷ ۱۰۰ کا باقی نمبر		متعلقہ کیلنڈر	سال ÷ ۱۰۰ کا باقی نمبر		متعلقہ کیلنڈر	سال ÷ ۱۰۰ کا باقی نمبر		متعلقہ کیلنڈر	سال ÷ ۱۰۰ کا باقی نمبر		متعلقہ کیلنڈر	سال ÷ ۱۰۰ کا باقی نمبر		متعلقہ کیلنڈر
۱	VII	۹	۱۷	۲۵	VII	۳۳	۴۱	VII	۴۹	۵۷	VII	۶۵	۷۳	VI	۸۱	۸۹	VI	۹۷	۱۰۵	VI
۲	IV	۱۰	۱۸	۲۶	IV	۳۴	۴۲	IV	۵۰	۵۸	IV	۶۶	۷۴	IV	۸۲	۹۰	IV	۹۸	۱۰۶	IV
۳	II	۱۱	۱۹	۲۷	II	۳۵	۴۳	I	۵۱	۵۹	I	۶۷	۷۵	I	۸۳	۹۱	I	۹۹	۱۰۷	I
۴	VI	۱۲	۲۰	۲۸	VI	۳۶	۴۴	VI	۵۲	۶۰	VI	۶۸	۷۶	VI	۸۴	۹۲	V	۱۰۰	۱۰۸	V
۵	III	۱۳	۲۱	۲۹	III	۳۷	۴۵	III	۵۳	۶۱	III	۶۹	۷۷	III	۸۵	۹۳	III	۱۰۱	۱۰۹	III
۶	I	۱۴	۲۲	۳۰	I	۳۸	۴۶	I	۵۴	۶۲	VII	۷۰	۷۸	VII	۸۶	۹۴	VII	۱۰۲	×	VII
۷	V	۱۵	۲۳	۳۱	V	۳۹	۴۷	V	۵۵	۶۳	V	۷۱	۷۹	IV	۸۷	۹۵	V	۱۰۳	×	IV
۸	III	۱۶	۲۴	۳۱	II	۴۰	۴۸	II	۵۶	۶۴	II	۷۲	۸۰	II	۸۸	۹۶	II	۱۰۴	×	II

(جدول نمبر ۲)

ذیلی کیلنڈرز

I	محرم شوال	جمادی ۲ - ذی قعدہ	صفر رجب	ربیع ۱ ذی الحجہ	شعبان	ربیع ۲ رمضان	جمادی الاولیٰ
II	جمادی الاولیٰ	محرم شوال	جمادی ۲ ذی قعدہ	صفر رجب	ربیع ۱ ذی الحجہ	شعبان	ربیع ۲ رمضان
III	ربیع ۲ رمضان	جمادی الاولیٰ	محرم شوال	جمادی ۲ ذی قعدہ	صفر رجب	ربیع ۱ ذی الحجہ	شعبان
IV	شعبان	ربیع ۲ رمضان	جمادی الاولیٰ	محرم شوال	جمادی ۲ ذی قعدہ	صفر رجب	ربیع ۱ ذی الحجہ
V	ربیع ۱ ذی الحجہ	شعبان	ربیع ۲ رمضان	جمادی الاولیٰ	محرم شوال	جمادی ۲ ذی قعدہ	صفر رحب
VI	صفر رجب	ربیع ۱ ذی الحجہ	شعبان	ربیع ۲ رمضان	جمادی الاولیٰ	محرم شوال	جمادی ۲ ذی قعدہ
VII	جمادی ۲ ذی قعدہ	صفر رجب	ربیع ۱ ذی الحجہ	شعبان	ربیع ۲ رمضان	جمادی الاولیٰ	محرم شوال

تواریخ

۱	۸	۱۵	۲۲	۲۹		ہفتہ	اتوار	سوموار	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
۲	۹	۱۶	۲۳	۳۰		اتوار	سوموار	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ
۳	۱۰	۱۷	۲۴	×		سوموار	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار
۴	۱۱	۱۸	۲۵	×		منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار	سوموار
۵	۱۲	۱۹	۲۶	×		بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار	سوموار	منگل
۶	۱۳	۲۰	۲۷	×		جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار	سوموار	منگل	بدھ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

دائمی عیسوی تقویم — جدول نمبر ۲

...ویں صدیوں میں ... پر ... ہو یوائی صدی لیپ

جدول نمبر ۲

سال متصور نہیں ہوگی مثلاً ۱۷۰۰ء، ۱۸۰۰ء تا ۱۹۰۰ء لیپ کے سال نہیں)

ذیلی کیلنڈرز

۱	جنوری اکتوبر	مئی	فروری لیپ اگست	فروری مارچ نومبر	جون	ستمبر دسمبر	جنوری لیپ اپریل جولائی
۲	جنوری لیپ اپریل جولائی	جنوری اکتوبر	مئی	فروری لیپ اگست	فروری مارچ نومبر	جون	ستمبر دسمبر
۳	ستمبر دسمبر	جنوری لیپ اپریل جولائی	جنوری اکتوبر	مئی	فروری لیپ اگست	فروری مارچ نومبر	جون
۴	جون	ستمبر دسمبر	جنوری لیپ اپریل جولائی	جنوری اکتوبر	مئی	فروری لیپ اگست	فروری مارچ نومبر
۵	فروری مارچ نومبر	جون	ستمبر دسمبر	جنوری لیپ اپریل جولائی	جنوری اکتوبر	مئی	فروری لیپ اگست
۶	فروری لیپ اگست	فروری مارچ نومبر	جون	ستمبر دسمبر	جنوری لیپ اپریل جولائی	جنوری اکتوبر	مئی
۷	مئی	فروری لیپ اگست	فروری مارچ نومبر	جون	ستمبر دسمبر	جنوری لیپ اپریل جولائی	جنوری اکتوبر

تواریخ

۱	۸	۱۵	۲۲	۲۹	ہفتہ	اتوار	سوموار	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
۲	۹	۱۶	۲۳	۳۰	اتوار	سوموار	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ
۳	۱۰	۱۷	۲۴	۳۱	سوموار	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار
۴	۱۱	۱۸	۲۵	×	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار	سوموار
۵	۱۲	۱۹	۲۶	×	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار	سوموار	منگل
۶	۱۳	۲۰	۲۷	×	جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار	سوموار	منگل	بدھ
۷	۱۴	۲۱	۲۸	×	جمعہ	ہفتہ	اتوار	سوموار	منگل	بدھ	جمعرات

اَلشَّمۡسُ وَالۡقَمَرُ بِحُسۡبَانٍ

تیار کردہ پروفیسر ظفر احمد
صدر شعبہ علوم اسلامیہ
گورنمنٹ ایس ای کالج بہاولپور

سالہائے عیسوی از ۱۹۰۱ء تا ۲۱۹۹ء (۳۰۰ سال)

یکم جنوری سے یکم دسمبر کی عیسوی تاریخ کے بالمقابل قمری تواریخ کی جدول

عیسوی سال ÷ ۱۹ کے باقی ماندہ سے حاصل ہونے والا سال نمبر ↓	یکم جنوری قمری تواریخ	یکم فروری قمری تواریخ	یکم مارچ قمری تواریخ	یکم اپریل قمری تواریخ	یکم مئی قمری تواریخ	یکم جون قمری تواریخ	یکم جولائی قمری تواریخ	یکم اگست قمری تواریخ	یکم ستمبر قمری تواریخ	یکم اکتوبر قمری تواریخ	یکم نومبر قمری تواریخ	یکم دسمبر قمری تواریخ
۱	۱۰	۱۱	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۷	۱۷	۱۹	۱۹
۲	۲۱	۲۲	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۸	۲۸	۳۰	۳۰
۳	۲	۳	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۹	۹	۱۱	۱۱
۴	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۲۰	۲۰	۲۲	۲۲
۵	۲۴	۲۵	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۱	۱	۳	۳
۶	۵	۶	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۲	۱۲	۱۴	۱۴
۷	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۳	۲۳	۲۵	۲۵
۸	۲۷	۲۸	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۱	۲	۴	۴	۶	۶
۹	۸	۹	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۵	۱۵	۱۷	۱۷
۱۰	۱۹	۲۰	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۶	۲۶	۲۸	۲۸
۱۱	۳۰	۱	۲۹	۱	۲	۳	۴	۵	۷	۷	۹	۹
۱۲	۱۱	۱۲	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۸	۱۸	۲۰	۲۰
۱۳	۲۲	۲۳	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۹	۲۹	۱	۱
۱۴	۳	۴	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۱۰	۱۰	۱۲	۱۲
۱۵	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۱	۲۱	۲۳	۲۳
۱۶	۲۵	۲۶	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۲	۲	۴	۴
۱۷	۲	۷	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۳	۱۳	۱۵	۱۵
۱۸	۱۷	۱۸	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۴	۲۴	۲۶	۲۶
۱۹	۲۸	۲۹	۲۸	۲۹	۳۰	۱	۲	۳	۵	۵	۷	۷

طریقِ استفادہ:- مثلاً ہم معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ یکم اگست ۱۹۴۷ء کو چاند کون سی تاریخ تھی؟ ۱۹۴۷ کو ۱۹ پر تقسیم کیا تو باقی ۹ بچے اب نمبر ۹ کی بائیں جانب افقی سمت میں یکم اگست کے نیچے تاریخ دیکھی تو تاریخ ۱۳ برآمد ہوئی۔ ہم یکم جنوری ۱۹۹۷ء کو چاند کی تاریخ معلوم کرنا چاہتے ہیں ۱۹۹۷ ÷ ۱۹ کا باقی ماندہ ایک ہے نمبر ایک کے بالمقابل بائیں جانب یکم جنوری کے نیچے ۱۰ کا عدد ہے یہی قمری تاریخ ہے۔ ان تواریخ کا اصل تواریخ سے کبھی کبھی ایک دن کا اور شاذ و نادر دو دن کا فرق ہوتا ہے کسی بھی عیسوی سال کی یکم جنوری سے یکم دسمبر تک کے مقابل کی ان قمری تواریخ اگر بالترتیب ۳۲ اور ۳۱ سے تفریق کرتے جائیں تو عیسوی مہینوں کی وہ تواریخ برآمد ہوں گی جب اگلے چاند کی پہلی تاریخ ہو گی مثلاً یکم جنوری ۱۹۹۶ء کو قمری تاریخ ۱۰ تھی اسے ۳۲ سے تفریق کیا تو معلوم ہوا کہ ۳۲-۱۰-۲۲ جنوری کو اگلے چاند کی پہلی تاریخ تھی